

مُبلّغات کے لئے سیرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے متعلق ۱۲ بیانات کا حسین مدنی گلدستہ

شانِ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہا

- خاتونِ جنّت کے لئے فرِشتے کی بِشارت
- خاتونِ جنّت کے چلنے اور گفتگو کرنے کا انداز
- خاتونِ جنّت کا ذَوقِ نماز
- خاتونِ جنّت کا نکاح و جہیز
- کاشانۂ فاطمہ میں فاقہ کشی کا عالَم
- خاتونِ جنّت کی وَصیّتیں
- خاتونِ جنّت کے کفن کا بھی پردہ
- خاتونِ جنّت کو کس نے غُسل دیا؟

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ صحابیات

سیّدہ فاطمہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ طیّبہ سے
متعلِّق 12 بیانات پر مشتمل حسین گلدستہ

شانِ خاتونِ جنّت

مُرَتِّبِیْن: مدنی علما

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ صحابیات سردار آباد

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : شانِ خاتونِ جنّت

مرتّبین : مدنی علما (شعبہ فیضانِ صحابیات)

سِن طباعت : ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ---------------- حوالہ نمبر: ------------

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"شانِ خاتونِ جنّت"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

0 - 0 - 2012

E.mail:ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"شانِ خاتونِ جنّت" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "11 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی: مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲،ج۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و صلوٰۃ اور ﴿۲﴾ تعوُّذ و تَسمِیَہ سے آغاز کروں گی (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۳﴾ رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گی۔ ﴿۴﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ ﴿۵﴾ جہاں جہاں "اللّٰہ" کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۶﴾ جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گی۔ ﴿۷﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ ﴿۸﴾ اس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، الحدیث ۱۷۳۱،ج۲، ص ۴۰۷) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گی۔ ﴿۹﴾ اپنی اصلاح کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش کروں گی۔ ﴿۱۰﴾ سیرتِ فاطمہ پر عمل کی کوشش کروں گی۔ ﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اِجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔

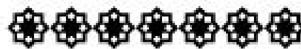
تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول **''المدینۃ العلمیہ''** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



پہلے اِسے پڑھئے!

اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں صحابیات وصالحات کا کردار مشعلِ راہ ہے۔ تبلیغِ اسلام اور خدمتِ دین کے معاملے میں ان کی خدمات سے چنداں انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن بدقسمتی سے آج کے دَور میں اس موضوع پر مُثبت و مستند مواد بہت کم ملتا ہے اور اسلامی بہنیں اس حوالے سے کمی محسوس کرتی نظر آتی ہیں چُنانچہ اسلامی بہنوں کی اس انتہائی اہم ضرورت اور ان کے دیرینہ مطالبے کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے چینل **''مدنی چینل''** پر ایک سلسلہ بنام **''فیضانِ صحابیات''** شروع کیا گیا، جس میں رکنِ شوریٰ، نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ، حاجی ابورجب **محمد شاہد عطاری** مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اپنے ایمان افروز انداز میں صحابیات رضی اللہ عنہن کی سیرتِ طیبہ کے درخشندہ پہلوؤں کو اُجاگر فرماتے ہیں اور مدنی چینل کے ناظرین کیلئے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں۔

مجلس **''المدينة العلميه** (دعوتِ اسلامی)**''** کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں قائم شعبہ فیضانِ صحابیات نے اس سلسلے کو اسلامی بہنوں کے لئے مفید جانتے ہوئے ضروری ترمیم، اضافے اور تخریج کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اسکی پہلی کڑی زیرِ نظر کتاب **''شانِ خاتونِ جنّت''** ہے۔

بارگاہ ربُّ العزت میں دعا ہے کہ اس سعیِ سعید کی تکمیل میں معاون تمام

اسلامی بھائیوں کی کاوشیں اپنی عالی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

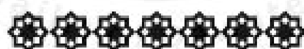
اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتاب ’’**شانِ خاتونِ جنّت**‘‘ کو خود بھی مکمَّل پڑھئے اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کے مطالعہ کی تَرغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمایئے۔ **اللہ** تعالٰی سے دُعا ہے کہ ہمیں ’’اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش‘‘ کرنے کے لئے **مَدَنی انعامات** پرعمل اور **مَدَنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مَجالس بَشُمُول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ فیضانِ صحابیات (سردار آباد)

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ بمطابق 5 جنوری 2013ء

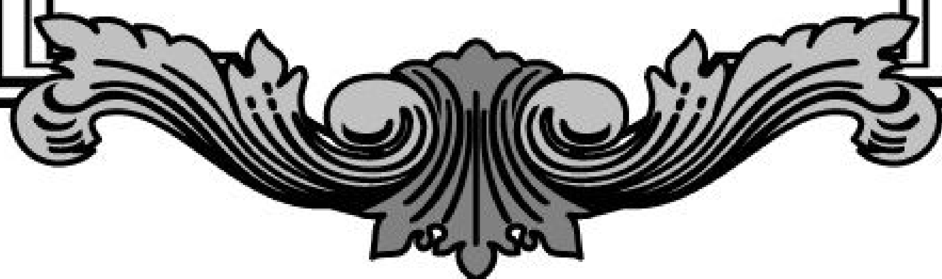


فرمان مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہلِ بیت۔

(سنن الترمذی، ص۸۵۸، حدیث۳۷۹۲)



خاتونِ جنّت
کی
شان وعظَمت



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

خاتونِ جنّت کی شان وعظمت

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ وِلایت، مولائے کائنات، مولا علی، مشکل کُشا، علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم فرماتے ہیں: ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ سیِّدُ نا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آلِ محمد پر دُرودِ پاک پڑھے۔

(المعجم الاوسط، ج۱،ص ۲۱۱،الحدیث ۷۲۱)

علّامہ کفایت علی کافی شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَحِید فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرود شریف ۔۔۔ نہ ہووے حشر تلک بھی برآور حاجات
قبولیت ہے دُعا کو دُرود کے باعِث ۔۔۔ یہ ہے دُرود کہ ثابتِ کرامت وبرکات

(کافی کی نعت از علّامہ کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! ۔۔۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

فِرشتے کی بِشارت برائے خاتونِ جنّت

حضرتِ سیِّدُ نا حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”میں

نے اپنی والِدۂ ماجِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عَرض کی: آپ مجھے اِجازت عطا فرمائیں کہ میں نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتِدا میں نمازِ مغرِب ادا کروں اور عرض کروں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اور تمہارے لئے دُعائے مغفِرت فرمائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''میں نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتِدا میں نمازِ مغرِب پڑھی؛ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشاء کی ادائیگی سے بھی فارِغ ہو گئے اور تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ نبیِ غیب داں، رسولِ ذیشاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آواز سُنی تو فرمایا: کون؟ کیا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ؟ عرض کی: جی ہاں! اِرشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ **غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ یعنی اللّٰہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفِرت فرمائے!** پھر فرمایا: یہ ایک فِرِشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اِس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بِشارت دے کہ ''**بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی فاطمہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **جنّتی عورتوں کی**

سردار ہیں اور حسن وحسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(سُنَنُ التِّرمِذِی،ابواب المناقب عن رسولِ اللّٰہ، باب مناقب حسن بن علی بن ابی طالب، ص۸۵۷، حدیث۳۷۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ رِسالت، مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نورِ نُبُوَّت سے حضرتِ سیِّدُ نا حُذَ یفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچان بھی لیا اور اِن کی دِلی حاجت بھی معلوم کر لی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر اُن کے کہے اُن کے لئے اور اُن کی والِدہ کے لئے دُعائے مغفِرت بھی فرمادی۔

ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کچھ پوشیدہ نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو پتھروں کی حالت بھی عِیاں ہے، چُنانچہ **"بخاری شریف"** میں ہے، سرکارِ مدینہ مُنوَّرہ، سردارِ مکہ مُکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ یعنی اُحد پہاڑ ہم سے مَحبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔"** (صَحِیحُ البُخَارِی، کتاب الزکاۃ، باب خرص التمر ص٤١٤، حدیث١٤٨٢)

سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت "حدائقِ بخشش شریف"

میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تُم پہ کروڑوں دُرود

(حَدائِقِ بَخْشِش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزّت)

شَرحِ کلامِ رضاؔ:

یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی شانِ عَظْمت نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل وکرم سے آپ پر ظاہر وآشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نِہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں بار دُرود وسلام کا نُزول ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایمان افروز حدیثِ پاک سے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی کی شانِ عظمت نِشان کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے حَسنَینِ کریمَین، طَیِّبَین، طاہِرَین، سَیِّدَین، جَلِیلَین، قَمَرَین، شہیدَین کی شان وشوکت بھی ظاہر ہوئی کہ یہ دونوں شہزادے حسن وحسین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا جنّتی

جوانوں کے سردار ہیں۔

کیا بات رضؔا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضؔا:

اے رضؔا! اس کرم و رحمت کے گلشن کی کیا بات و مثال ہے جس کی کلی و غنچہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا طیّبہ طاہرہ اور جس کے پھول جنّتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطِمہ کا مُختصرتعارُف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 872 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''سیرتِ مصطفٰی'' صفحہ 697 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا شَہَنْشاہِ کونَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زِیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں،[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ''فاطمہ'' اور لقب ''زہراء'' اور ''بتول'' ہے۔ امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی

(1)...... یاد رہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 3 شہزادے اور 4 شہزادیاں.....

جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِعلانِ نُبُوَّت سے 5 سال قبل حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پیدائش ہوئی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة مع شَرْحُ الزُّرْقَانِی، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام ج ٤، ص ٣٣١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلقابات

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بے شمار القابات ہیں جیسے اُمُّ السّادات، مخدومۂ کائنات، دُخترِ مصطفٰے، بانوئے مرتضٰی، سردارِ خواتینِ جہاں وجِناں، حضرتِ سیِّدہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، فاطمہ زہراء اور بتول، زاکِیہ، راضِیہ، مرضیہ، عابِدہ، زاہِدہ، مُحدِّثہ، مُبارَکہ، ذَکِیَّہ، عذراء، سیِّدۃُ النِّساء، خَیرُ النِّساء، خاتونِ جنّت، مُعظَّمہ، اُمُّ الہاد، اُمُّ الْحَسَنَیْن وغیرہ[1] جیسی عظیم کُنْیَتیں اور کثیر القابات

..... تھیں، شہزادوں کے نام حضرتِ سیِّدُنا قاسم، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور شہزادیوں کے نام حضرتِ سیِّدَتُنا زینب، حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا شہزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ (اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة مع شَرْحُ الزُّرْقَانِی، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ج ٤، ص ٣١٣، ٣١٤ ملتقطاً)

(1)..... اُمُّ السّادات یعنی سادات کی اصل۔ مخدومۂ کائنات یعنی تمام کائنات کے لئے قابلِ.....

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شخصِیّت کو ہی موزوں ہو سکتے ہیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک خاص کُنْیَت "اُمِّ اَبِیْھَا" بھی ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ذکر سن فاطمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا، ج۹، ص۳۶۱، حدیث۱۸۴۱۸)

فاطمہ کی وجہ تسمیہ

خاتونِ جنّت کے بابا جان، رحمتِ عالَمِیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّمَا سُمِّیَتْ فَاطِمَۃُ لِاَنَّ اللّٰہَ فَطَمَھَا

..... تعظیم۔ دُخترِ مصطفٰے یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی۔ بانوئے مرتضٰی یعنی حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ۔ سردارِ خواتین جہاں وجِناں یعنی تمام دُنیا اور جنّت کی عورتوں کی سردار۔ حضرتِ سیِّدہ یعنی سردار۔ طیّبہ یعنی پاکیزہ۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ فاطمہ زہرا یعنی روشن۔ بتول (کا معنٰی ہے منقطع ہونا، کٹ جانا چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھلگ تھیں۔ لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب بَتُول ہوا)۔ زاکِیہ یعنی نیک۔ راضِیہ یعنی راضی رہنے والی، مرضیہ یعنی پسندیدہ۔ عابدہ یعنی عبادت گزار۔ زاہدہ یعنی دنیا سے بے رغبت۔ محدِّثہ یعنی احادیث بیان کرنے والی۔ مُبارکہ یعنی بابرکت۔ ذکِیّہ یعنی پاک۔ عذراء یعنی پاک دامن دوشیزہ۔ سیِّدۃُ النِّساء یعنی تمام عورتوں کی سردار۔ خیرُ النِّساء یعنی عورتوں میں سب سے بہتر۔ خاتونِ جنّت یعنی جنّتی عورت۔ مُعظّمہ یعنی عظمت والی۔ اُمُّ الہاد، اُمُّ الحَسَنَین یعنی ہدایت یافتگان سیِّدانا حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ماں۔

وَمُحِبِّیْهَا عَنِ النَّارِ ترجمہ: اس (یعنی میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس کو اور اس کے مُحِبِّیْن کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (کَنْزُ الْعُمَّال،کتاب الفضائل،الفصل الثانی فضل اھل البیت مفصلا، ج۱۲، ص۵۰، حدیث۳۴۲۲۲)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ ترجمہ: بے شک فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا ہے۔ (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم،کتاب معرفة الصحابه ،باب فاطمة احصنت فرجها...الخ، ج٤، ص١٣٥، حدیث٤٧٧٩)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدہ سے حضرتِ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُتَعَلِّق پوچھا تو فرمایا: "كَانَتْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ یعنی سیِّدہ چودھویں رات کے چاند کی طرح حسین وجمیل تھیں۔" (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، کتاب معرفة الصحابه،ذکر ما ثبت عندنا من اعقاب فاطمة...الخ، ج٤، ص١٤٩، حدیث٤٨١٣)

بَتُول وفاطمہ، زَہرا لقب اِس واسطے پایا
کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نِکہت[1] کا

(دیوانِ سالِك از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)......خوشبو۔

2 اَلقابات کی وجہ تسمیہ

﴿1﴾ ...... زہراء (یعنی جنّت کی کلی)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام اور لقب کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی نے جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُحِبّین کو دوزخ کی آگ سے دُور کیا ہے اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ''فاطمہ'' ہوا۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہٰذا ''بَتُول'' لقب ہوا، ''زہرا'' بمعنٰی کلی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّت کی کلی تھیں حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی تھی جسے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُونگھا کرتے تھے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب ''زہرا'' ہوا۔'' (مِراٰۃُ الْمَنَاجِیْح، کتاب المناقب، باب مناقب اھل بیت النبی، ج۸ ص۴۵۲ نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿2﴾ ...... طاہِرہ و زاکیہ

اس کا مطلب ہے: ''پاک وصاف''۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بچپن ہی سے اپنے باباجان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ

رحمت اور فیضان سے ظاہری اور باطنی طہارت و پاکی حاصل کر چکی تھیں حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حیض ونفاس سے بھی مُنَزَّہ و مُبَرَّا (مُ۔نَز۔زَہ۔مُ۔بَر۔را یعنی پاک صاف) تھیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علاءُالدِّین علی مُتّقی ہندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی خاتونِ جنّت کی شانِ عظمت نشان میں حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ شاہِ ہر دوسرا، مکّی مَدَنی آقا، والدِ ماجدِ زَہراء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے۔''

(کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب الفضائل، الفصل الثانی: فضل اهل البیت مفصّلًا، ج۶ الجزء الثانی عشر، ص ۵۰، حدیث ۳۴۲۲۱)

صادِقہ صالحہ صائمہ صابِرہ صاف دل نیک خُو پارسا شاکِرہ
عابِدہ زاہِدہ ساجِدہ ذاکِرہ سیِّدہ زاہِرہ طیِّبہ طاہِرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضائلِ بتول بزبانِ رسول

(1)...... مذکورہ اَشعار میں بیان کردہ مشکل الفاظ کے معانی: صادقہ یعنی سچ بولنے والی صالحہ یعنی نیک۔ صائمہ یعنی روزے رکھنے والی۔ صابرہ یعنی صبر کرنے والی۔ نیک خُو یعنی اچھی خصلت والی۔ پارسا یعنی نیک۔ شاکرہ یعنی شکر کرنے والی۔ عابدہ یعنی عبادت کرنے والی۔ زاہدہ یعنی دُنیا سے بے رغبت۔ ساجدہ یعنی سجدے کرنے والی۔ ذاکرہ یعنی ذکر کرنے والی.....

﴿1﴾...... جو کچھ تِری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ''**تمہارے غضب سے غضبِ الٰہی ہوتا ہے اور تمہاری رِضا سے رِضائے الٰہی**۔'' (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحَاکِم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب نداء یوم المحشر......الخ، ج ٤، ص ۱۳۷، حدیث ٤۷۸۳)

﴿2﴾...... ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تُو پسند

دِلبرِ آمِنہ، سرتاجِ عائشہ، والِدِ فاطمہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا) میرے جسم کا حصّہ (ٹکڑا) ہے۔ **جو اِسے ناگوار، وہ مجھے ناگوار جو اِسے پسند وہ مجھے پسند**، روزِ قیامت سِوائے میرے نَسَب، میرے سبب اور میرے ازدواجی رشتوں کے تمام نَسَب مُنْقَطِع (یعنی ختم) ہوجائیں گے۔'' (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحَاکِم، کتابُ معرفۃ الصحابۃ، باب دعاء دفع الفقر......الخ، ج ٤، ص ۱٤٤، حدیث ٤۸۰۱)

﴿3﴾...... جگر گوشۂ رسول

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: ''فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا) تمام جہانوں کی عورتوں اور

..... طیبہ یعنی پاک وصاف۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ شہزادیِ کونین، اُمُّ الْحَسَنَین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا جنّتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کلی کی طرح پاکیزہ طہارت والی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کی ذات حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے راحتِ جان ہے۔

سب جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔'' مزید فرمایا: ''فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ یعنی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا) میرا ٹکڑا ہے جس نے اِسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔'' اور ایک رِوایت میں ہے، ''یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَھَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا یعنی ان کی پریشانی میری پریشانی اور ان کی تکلیف میری تکلیف ہے۔'' (مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح،کتاب المناقب،باب مناقب اھل بیت النبی ...الخ، ج ۲، ص۴۳۶، حدیث ۶۱۳۹)

سیّدہ ، زاہرہ ، طیّبہ ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ رِوایات سے پتا چلا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سیِّدَۃُ النِّساء، والِدۂ اُمِّ کلثوم و زینب و رُقَیّہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی ذاتِ مُقَدَّسہ کو فضائلِ حمیدہ و کمالاتِ کثیرہ سے سرفراز فرمایا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خوشی کو اپنی خوشی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ناراضی کو اپنی ناراضی قرار دیا یہاں اُن بدنصیبوں کے لئے مقامِ غور ہے جو سیِّدۂ کائنات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا یا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولادِ پاک کی گستاخیاں کرتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ناراضی مول لے کر اُخروی تباہی

کا سامان کرتے ہیں۔

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذَوقِ نعت از شَہَنْشَاہِ سُخَن مولانا حَسَن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن)

یعنی اہلِ بیت کی تعریف وتوصیف کرنے والوں کے لئے جنت کے باغات ہیں اوراے اہلِ بیت کے دُشمنو! تمہارے لئے دوزخ کی بشارت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اَہلِ بَیت ِکرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے **مَحَبَّت** کرتے ہیں اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پاتے ہیں کیونکہ شاہِ ہر دوسرا، والِدِ فاطِمۃُ الزَّہراصَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوخوش کرنے والی چیز حضرتِ فاطِمۃُ الزَّہراء وآلِ فاطِمہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحبت وعقیدت ہے اور جسے خوش قسمتی سے رسولِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصِل ہوگئی اُسے ربّ تعالٰی کی رِضا مل گئی کیونکہ

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضاؔ:

دونوں جہاں دنیا و آخرت خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اور ربّ تعالیٰ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش رکھنا چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے: ''وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ۵ (پ ۳۰، الضحٰی: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تصویرِ مصطفٰی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ، صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل وشباہَت (رنگ رُوپ) اور بات چیت میں فاطمہ عفیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے بڑھ کر کسی کو حُضور نبیِّ اَکرم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مُشابِہ نہیں دیکھا اور جب حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتیں تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے اِستِقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ہاتھ تھام کر اُن کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

زہراء جدوں وی آئیاں کھڑے ہو گئے رسول

اینھوں کہواں شفقت یا پیار فاطمہ

اور جب حُضُور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

(سُنَنِ اَبُودَاؤد، کتاب الادب ،باب ما جاء فی القیام، ص۸۱۲، حدیث۵۲۱۷)

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نُبُــــوّت[1] کا

(دیوانِ سالِك از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَہ فاطِمہ روئیں پھر ہنس پڑیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: آقا کی شہزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوئیں ان کا چلنا ہو بہو (یعنی بالکل) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُشابِہ تھا، جب محبوبِ ربّ، شہنشاہِ عرب وعجم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے میری بیٹی! مرحبا! پھر ان کو بٹھایا، پھر ان

(1)......یعنی سیِّدَہ فاطمۃ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

سے سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات کہی) جس کو سن کر شہزادی بہُت روئیں۔ جب محبوبِ ربّ، شہنشاہِ عرب وعجم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے آپ ہنس پڑیں (حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:) جب حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوگئے تو میں نے خاتونِ جنّت سے پوچھا: آپ سے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا سرگوشی کی تھی؟ خاتونِ جنّت نے کہا: میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز اِفشا (یعنی ظاہر) نہیں کروں گی، (حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:) جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے (یعنی محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہوگیا) تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں، مجھے بتایئے: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟ خاتونِ جنّت نے کہا: ہاں! اب میں بتاتی ہوں، پہلی بار حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرگوشی کی تو مجھے یہ خبر دی کہ ہر سال جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) مجھ سے ایک بار قرآنِ پاک کا دَور کیا کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے 2 بار دَور کیا ہے، اب میرا یہی گمان ہے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے، تم **اللّٰہ** تعالیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا، بے شک میں تمہارا اچھا

پیشوا ہوں، خاتونِ جنّت نے کہا: یہ سن کر مجھ پر گریہ طاری ہوا (یعنی میں رونے لگی)۔ جب بابا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری بے قراری دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا: ''یَا فَاطِمَۃُ اَلاَ تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَوْنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتیوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔'' خاتونِ جنّت نے فرمایا: پھر مجھے ہنسی آ گئی۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب ،باب مناقب اھل بیت النبی ،الفصل الاوّل، ج ٢، ص ٤٣٥، الحدیث٦١٣٨)

10 فضائل فاطمہ

﴿1﴾......خاتونِ جنت حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سر سے پاؤں تک ہم شکلِ مصطفےٰ تھیں۔

﴿2﴾......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی چال ڈھال ہر وضع قطع حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُشابہ تھی۔

﴿3﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔

﴿4﴾......مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اُمُّ الْحَسَنَیْن شہزادیٔ کونین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں عرض کرتے ہیں:

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوّت کا

(دیوانِ سالِک از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾......حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزَّہراءرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آتا دیکھتے تو خوشی سے کھڑے ہوجاتے اور اپنی جگہ بٹھا لیتے۔

﴿6﴾......جب خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزَّہراءرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئیں تو تمام اُمَّہاتُ المؤمنین موجود تھیں مگر شاہِ بحروبر، رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راز کی بات صرف اپنی لاڈلی شہزادی سے کی۔

﴿7﴾......ماہِ رَمَضان میں قراٰن کا دَور کرنا سنّتِ رسولی بھی ہے اور سنّتِ جبریلی بھی (قراٰنِ پاک کا دَور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک پڑھے اور دوسرا سنے، پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے، معلوم ہوا حبیبِ خدا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے وِصالِ مُبارَک کا پہلے سے ہی علم تھا کہ اگلے رَمَضان سے پہلے ہی ہماری وفاتِ ظاہری ہوجائے گی)۔

﴿8﴾......اے فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! جیسے تم ہماری حَیات شریف میں طَیِّبہ، طاہِرہ، مُتَّقِیہ، صابِرہ رہی ہو ایسے ہی ہماری وفات کے بعد بھی رہنا، تمہارے پائے اِستِقلال (اِس۔تِق۔لال یعنی مستقل مزاجی) میں جُنْبِش (جُم۔بِش یعنی حرکت) نہ

آنے پائے، خاتونِ جنّت نے اس پر عمل کر کے دکھا دیا، رونا صَبْر کے خلاف نہیں، نوحہ، پیٹنا وغیرہ صَبْر کے خلاف ہے یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کبھی نہیں کیا۔

﴿9﴾......تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی کو جنّتی لوگوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہونے کی بشارت دی۔

﴿10﴾......حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: طہارتِ نَفْس اور شرفِ نسب میں خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔ (**مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل، باب مناقب اھل بیت النبی، ج ۸، ص۴۵۳ تا ۴۵۵**)

ایک اور رِوایت میں ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بلایا اور کان میں کوئی بات فرمائی وہ بات سن کر خاتونِ جنّت رونے لگیں، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات فرمائی) تو خاتونِ جنّت ہنسنے لگیں، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے خاتونِ جنّت سے کہا: آپ کے باباجان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے کان میں کیا فرمایا جو آپ روئیں

اور دوبارہ سرگوشی میں کیا فرمایا جو آپ ہنسیں؟ خاتونِ جنّت نے کہا: میرے بابا جان رحمتِ عالَمِیّان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی بار سرگوشی میں اپنی وفاتِ ظاہری کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری بار سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ کے اہل میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ص ۹۲۰، حدیث ۳۶۲۵، ۳۶۲۶ ملتقطاً)

اس حدیث میں کئی غیبی خبریں ہیں:

﴿1﴾......خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا وقتِ وفات۔

﴿2﴾......نوعیتِ وفات کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا خاتمہ ایمان، تقویٰ اور پرہیز گاری کے اعلیٰ درجہ پر ہوگا۔

﴿3﴾......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا قبر وحشر میں اوّل نمبر کامیاب ہونا۔

﴿4﴾......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا پُل صراط سے بخوبی گزر جانا۔

﴿5﴾......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا جنّت کے اعلیٰ مقام پر حتّٰی کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنا۔ **(مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل بیت النبی، ج۸، ص ۴۵۵)**

جن کا نامِ مُبارک ہے بی فاطمہ　　جو خواتینِ عالَم میں ہیں عالیہ

عابِدہ ، زاہِدہ ، ساجِدہ ، صالحہ سیّدہ ، زاہرہ ، طیّبہ ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ رِوایت اور اس کی شرح فضائلِ فاطمہ اور کمالاتِ مصطفٰی کا حسین اِمتِزاج (اِم۔تِ۔زاج یعنی آمیزش) ہے، ایک طرف حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ عظمت نشان کے پھول کھلتے ہیں تو دوسری طرف علوم وکمالاتِ مصطفٰی کے گلشن مہکتے ہیں، ایک طرف لاڈلی شہزادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملنے والا قربِ الٰہی، ان کی بقیہ دُنیوی زندگی اور اُخروی انعام واِکرامات کی خبر دی جارہی ہے تو دوسری طرف فضل وکمالِ مصطفٰی کے باب بھی روشن تر ہوتے جارہے ہیں جن کو حکیمُ الْاُمَّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سمیت ہر صاحبِ بصیرت (یعنی عقل مند) نے اپنی بِساط (یعنی ہمت) کے مُطابق سمجھا اور عشقِ رسول وعقیدتِ بتول کو فُزُوں (فُ۔زُوں یعنی زیادہ) کرنے والے خوشنما پھولوں کا مدَنی گلدستہ ہماری طرف بڑھایا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تسبیحِ فاطِمہ کی فضیلت

سیّدِکونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری لاڈلی صاحبزادی،

خاتونِ جنّت، بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود تنور میں روٹیاں لگایا کرتیں، گھر میں جھاڑو دیتیں اور چکی پیستی تھیں جس سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے، رنگ مُبارَک مُتَغَیَّر اور کپڑے گَرد آلود ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ خادِم کی طلب میں بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہوئیں تو تسبیحِ فاطمہ کا تحفہ ملا چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آقائے نامدار، دوعالَم کے مالِک ومُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خادم کا سوال کیا: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تمہیں ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو خادِم سے بہتر ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو 33 بار سُبْحٰنَ اللّٰہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔'' (صَحِیح مُسلِم، کتاب الذکر والدعائو التوبۃ والاستغفار، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، ص۱۰۴۸، حدیث۲۷۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ اسلامی بہنوں کیلئے بنام 63 مدَنی انعامات بصورت

سوالات عطا فرمایا ہے، اس میں مدنی انعام نمبر (3) ہے کہ کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟

تو آیئے! نیت کر لیجئے کہ اس مدنی انعام پر ضرور عمل کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں کے لئے سیرتِ صالحاتِ اُمّت

مخدومۂ کائنات حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ذکر کردہ واقِعہ سے پتا چلتا ہے کہ تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی لاڈلی شہزادی کے لئے یہی پسند فرماتے ہیں کہ وہ گھر کے کام کاج خود ہی کریں، اس سے اسلامی بہنوں کے لئے ایک راہِ عمل مُتعیَّن ہوتی ہے، چُنانچہ

سیرتِ صالحات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمِل کتاب ''جنّتی زیور'' صفحہ 60 پر شیخُ الحدیث علامہ مفتی عبدالمصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس طرف توجُّہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: عورت کے

فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا کام کاج خود کرلیا کرے اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سے رِوایتوں سے پتا چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس صاحبزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں، کنوئیں سے پانی بھر کر اور اپنی مُقدّس پیٹھ پر مَشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مُبارَک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے اسی طرح امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُتَعَلِّق بھی رِوایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرتِ سیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرلیا کرتی تھیں یہاں تک کہ اُونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں سے کھجوروں کی گٹھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی مالش بھی کرتی تھیں۔

مزید فرماتے ہیں: ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اَخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ

عزّت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بے جا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے اس لئے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی مَحبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا اور خدا عَزَّوَجَلَّ نہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی کی زندگی تنگ ہو جائے گی اس لئے ہر عورت کو لازِم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مُطابِق خرچ کرے اور گھر کے اَخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

(جنّتی زیور، ص ۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھریلو کام کاج کرنے کے 11 فوائد

گھریلو کام کاج کرنے کے بہت فوائد ہیں، یہاں ان میں سے چند بیان کئے جاتے ہیں:

(1)......26 شَعبانُ الْمُعظَّم 1432ھ کو اِجتماعِ رِدا پوشی کے سلسلے میں ہونے والے مدَنی مذاکرے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا سنّتِ مصطفیٰ ہے۔ اسلامی بہنوں کو اس پیاری پیاری سنّت پر عمل کرنا

چاہئے۔گھر کے کام کاج وغیرہ کرنے سے ہاتھوں کی رگیں متحرک رہیں گی اور نسیں سخت نہیں ہوں گی۔

(2)......اپنے گھر کے کام کاج خود کرنا اور بوقتِ نماز دیگر تمام مصروفیات ختم کر دینا سنّتِ مصطفٰی ہے۔(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب النفقات،باب خدمة الرجل فی اهله ، ص۱۳۷۵، حدیث۵۳۶۳)

(3)......گھر میں رہتے ہوئے اسلامی بہنوں کا دست کاری کرنا اور کسبِ حلال کے ذرائع اپنانا سنّتِ اُمُّ المؤمنین و سنّتِ صحابیات ہے۔

(سُنَن نَسَائِی ،کتاب الزینة،لبس البرود، ص۸۴۳، حدیث۵۳۳۱)

(4)......گھر کے کام کاج کرنا سنّتِ سیّدہ فاطمہ ہے۔اس کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ آڈیو کیسٹ **''شہزادیٔ کونین کی سادگی''** میں مل جائے گی۔

(5)......گھریلو کام کاج کرنے والی اسلامی بہن کی گھر میں اَہَمِیَّت ہوتی ہے یوں اسے گھر میں مدنی ماحول بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔

(6)......گھر کے کام کاج پر توجُّہ دینے سے سُسرالی جھگڑے خصوصاً ساس بہو کی چپقلشیں ختم ہونے کی اُمید واثق ہے۔پھر بھی اگر یہ جھگڑے ختم نہ ہوں تو مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ بنام **''ساس بہو میں صلح کا راز''** حاصل کیجئے اور اس میں دیئے ہوئے نسخے پر عمل کیجئے۔

(7)......بے کار شخص شیطان کا آلۂ کار بنتا اور تفکُّرات کے ہجوم میں گھر جاتا ہے

جبکہ گھر کے کام کاج کرنا بے کاری، سستی اور کاہلی کو دور کرتا اور شیطانی خیالات وہجومِ تفکُّرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(8)......خود کو جسمانی طور پر اسمارٹ اور ذہنی طور پر چاق وچوبند رکھنے کی خواہش ہوتی ہے اور یہ چیز گھریلو کام کاج کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

(9)......گھریلو کام کاج میں ورزش ہے اور ورزش بیماریوں سے بچاتی اور صحت کی بہاریں لاتی ہے۔

(10)......اگر گھریلو کام کاج تھکا دیں تو سیرتِ فاطمہ کے مطالعہ اور تسبیحِ فاطمہ کے وِرد سے اس کا علاج کیجئے۔

(11)......آج کل ڈپریشن اور ٹینشن کی شکایت عام ہے، اس سے بچنے کا بہترین نسخہ مصروفیّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِبادت ہو تو ایسی......!

نورِ نظرِ مصطفٰے، دلبرِ علیُّ المرتضٰی، راحتِ فاطمۃُ الزَّہراء حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا کہ رات کو **مسجدِ بَیت کی محراب** (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) **میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو**

جاتا، میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں، فرمایا: **"پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔"** (مَدارِجُ النُّبُوَّت (مترجم)، ج ۲، قسم پنجم باب اوّل در ذکر اولاد کرام ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس واقِعہ میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے کئی **نصیحت آموز مدَنی پھول** ہیں جو نوافِل تو دَرکنار فرائض سے بھی غفلت برتتی ہیں، دو جہاں کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے تو راتیں عِبادتِ الٰہی میں گزاریں مگر ان کی راتیں غفلت میں گزرتی ہیں، کبھی **"گناہوں بھرے چینلز"** کے سامنے **"فلمیں ڈرامے"** دیکھتے، **کبھی مہندی کی تقریب میں بے حیائی** کرتے اور کبھی شادی کے موقع پر **خوب ڈھول پیٹتے، باجے بجاتے اور ڈانس** کرتے گزرتی ہیں، بے حیائی کو عار سمجھتی ہیں نہ بے پردگی سے خار کھاتی ہیں، حالانکہ نورِ نگاہِ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا پردے کا اس قدر مدَنی ذِہن کہ جیتے جی ہی نہیں بلکہ سفرِ آخرت پر گامزن ہوتے وقت بھی اس کے بارے میں مُتَفَکِّر تھیں اور اس کی پابندی کی تاکید فرمائی، چُنانچہ

بی بی فاطمہ کے جنازہ کا بھی پردہ

مولیٰ مشکل کشا حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''حضرتِ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے موت کے وقت وصیَّت فرمائی تھی کہ جب میں دنیا سے رخصت ہوجاؤں تو رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔'' (مَدَارِجُ النُّبُوَّت (مترجم)، ج ٢، قسم پنجم باب اول در ذکر اولاد کرام ص ٦٢٤)

تمام اسلامی بہنیں دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے، باپردہ و باعزّت زندگی گزارنے اور شرم وحیا کے ساتھ جینے کا ڈھنگ سیکھنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کا معمول بنائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوتا محسوس کریں گی، آیئے! اپنا ایمان تازہ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت کی عظیم الشّان مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب **''فیضانِ سنّت''** (جلداوّل)، صفحہ **561** پر ہے:

70 دن پُرانی لاش

3 رَمَضانُ المبارَک **1426**ھ بروز ہفتہ پاکستان کے مشرِقی حصّے میں

خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے انہیں میں **مُظفّر آباد** (کشمیر) کے عَلاقہ ''میر اتسولیاں'' کی مُقیم 19 سالہ **نسرین عطاریہ** بنتِ غلام مُرسلین جوکہ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، **شہید** ہوگئیں۔ مرحومہ کے والِد اور دیگر گھر والوں نے 8 ذوالقعدۃُ الحرام **1426ھ شبِ پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قَبْر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دِماغ مُعَطّر ہو گئے! شہادت کو 70 ایّام گزر جانے کے باوُجود نسرین عطاریہ کا کفن سلامت اور بدن بالکل تروتازہ تھا!**

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول (1) ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے بدنظر سے سدا مَدَنی ماحول
اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُنو ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سُنّتوں اور پردے کے اَحکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول
قِیامت تلک یا الٰہی سلامت رہے تیرے **عطّار** کا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۶۰۲ تا ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)......دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اور نیکیوں سے لبریز ماحول کو ''مَدَنی ماحول'' کہا جاتا ہے۔

خاتونِ جنّت کا وصالِ باکمال

وِصالِ نَبَوِی کے 6 ماہ بعد 3 رَمَضانُ المبارَک سِنِ 11 ہجری منگل کی رات سیِّدَہ، طیِّبہ، طاہِرہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے داعیِ اَجَل کو لبَّیک کہا۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی یا حضرتِ سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّتُ البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مَدارِجُ النُّبُوَّت (مترجم) قسم پنجم باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ج۲، ص۶۲۴)

مَنقَبتِ خاتونِ جنّت

ہے رتبہ اس لئے کونین (1) میں عصمت (2) کا عِفّت کا
شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا

جو جانا خلد (3) میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ
جسے کہتے ہیں جنّت مُلک ہے خاتونِ جنّت کا

نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں
بیاں کس سے ہو ان کی پاک طینت پاک طلعت (4) کا

انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں
یہ ہی ہیں مجمعِ بحرین (5) سرچشمہ ہدایت کا

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوّت کا

بتول و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا
کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نکہت (6) کا

نبی کی لاڈلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوّت کا وِلایت کا شہادت کا

(1)......دو جہاں (2)......پارسائی (3)......جنّت (4)......رُخِ پاک (5)......دو سمندر، اِشارہ ہے حضراتِ حَسَنَینِ کریمین یعنی حَسَن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف (6)......خوشبو۔......

تَعَالٰی اللہ اس سعدَین (7) کے جوڑے کا کیا کہنا
کہ رحمت کی دلہن زہرہ، علی دولہا وِلایت کا

وہ عترت (8) جو کہ اُمّت کے لئے قرآنِ ثانی ہے
نبی کا ہے چمن یعنی شجر اس پاک مَنبت (9) کا

وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا
بنے گی حشر میں پردہ گنہ گارانِ اُمّت کا

اگر سالِک بھی یاربّ دعویٰ جنّت کرے، حق ہے
جو وہ زَہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنّت کا

(دیوانِ سالِک از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آواز بیٹھ جائے تو تین علاج

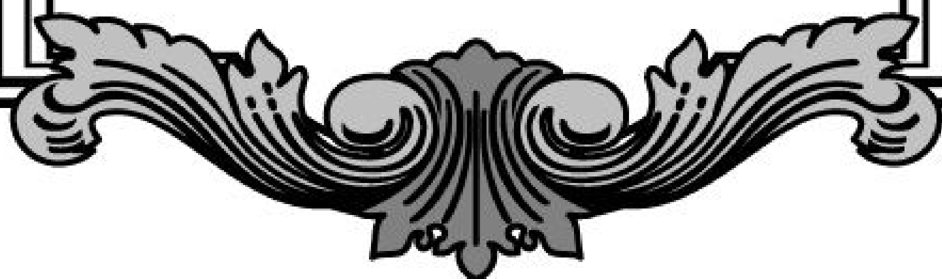
﴿1﴾ نمک کا چھوٹا سا ٹکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر فوراً ٹھنڈے پانی کے گلاس میں بجھا دیجئے، پھر وہ نمک کی ڈلی پانی سے نکال کر اس پانی کو پی جائیے۔ دو تین بار یہ علاج کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! فائدہ ہو جائے گا۔ ﴿2﴾ ایک چمچ جو شریف کے دانے چبائیے اور چوسئے پھر آخر میں نگل جائیے۔ ﴿3﴾ خشخاش کے چھلکے اور اجوائن ہم وزن لیجئے اور پانی میں اُبال کر برداشت کے قابل ہو جانے کے بعد اس پانی سے غرارے کیجئے۔ (نیکی کی دعوت، ص۶۰۱)

---

(7)......دو مُبارَک سیارے، یہاں مراد مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں (8)......نسلِ پاک (9)......جائے پیدائش۔



خاتونِ جنّت کی کرامات



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاتونِ جنّت کی کرامات

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **419** صفحات پر مشتمِل کتاب ''**مدنی پنج سُورہ**'' صفحہ **164** پر ہے: شہنشاہِ کون ومکاں، غمخوارِ بیکساں، شفیعِ مجرِماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشاں ہے: اے لوگو! بے شک تم میں سے بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے **جلد نجات پانے والا** وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر **کثرت سے دُرُود** پڑھا ہوگا۔

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الیاء، ج ۹، ص ۱۲۹، الحدیث ۲۷۶۸۶)

دُنیا و آخِرت میں جب میں رہوں سلامت ۔۔۔ پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم
کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو ۔۔۔ تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت از شہنشاہِ سُخَن مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہی دعوت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **346** صفحات پر مشتمِل کتاب ''**کراماتِ صحابہ**'' صفحہ **330** تا **333** پر شیخُ الحدیث حضرتِ

علامہ عبدُ المصطفیٰ اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: روایت ہے کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حُضور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! میری تمنا ہے کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک ایک قدم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم وتکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان تک جس قدر حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم پڑے تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَأَثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: اے فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! آج میرے دینی بھائی حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنا

ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جوشِ تأثر سے مُتَأَثِّر ہو کر کہا: بہت اچھا، جایئے، آپ بھی حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔

چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خلوت (یعنی تنہائی) میں تشریف لے جا کر خداوندِ قدُّوس عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سربسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اَصحابِ محبوب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسہ ہے لہٰذا اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنتِظام فرما۔''

یہ دُعا مانگ کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ خداوند تعالیٰ کا دَریائے کرم ایک دم جوش میں آ گیا اور

اس رَزَّاقِ مُطلَق (بغیر کسی قید کے رزق عطا فرمانے والے) نے دَم زَدَن میں (یعنی فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔

حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہو گئے لیکن خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو مُتَحَیِّر (مُ۔تَ۔حَ۔یِّر۔یعنی حیران) دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عَرض کیا: نہیں، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیج دیا ہے۔

پھر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گوشۂ تنہائی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو اتنی اِستِطاعت نہیں ہے لہٰذا اے خداوند

عالَم عَزَّوَجَلَّ! جہاں تو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے وہاں تو میری خاطِر اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرما دے۔

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم ناگہاں (یعنی اچانک) حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بارگاہِ رِسالت میں اُتر پڑے کہ یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک **1000** گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔

(جامِعُ المُعْجِزات (مصری)، ص۶۵، بحوالہ سچّی حکایات)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ رِوایت محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عِلْمِیَّت، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ سخاوت اور ملکۂ جنّت کی عظمت و کرامت کی بیِّن (یعنی واضح) دلیل ہے۔ نبیِّ غیب داں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہچان لیا کہ یہ آج کی دعوت کا کھانا

کہاں سے آیا، حضرتِ سیِّدُنا عثمان ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دولت کدہ (یعنی مکانِ عالیشان) کی طرف بڑھنے والے ہر قدمِ نبی پر غلام آزاد کئے، اور **اللّٰہُ مُعْطِی** عَزَّوَجَلَّ نے بنتِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کواپنے مہمانوں کی میزبانی کے لئے جنّت کا کھانا بھیج کراور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دعا کوشرفِ قَبولیّت عطا فرما کر اس دعوت کی طرف اٹھنے والے ہر قدمِ نبی کے صدقے ہزار ہزار گناہ گاروں کی شفاعت کا وعدہ فرما کر خاتونِ جنّت کوتاجِ کرامت سے نواز دیا۔

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت حق ھے

اہلِ سنّت کا مُتَّفِقہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اوراَولیاءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں **اللّٰہ** والوں کی کرامات کاصُدور وظُہور رہوتا رہااور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ مُنقطِع (مُن۔قَ۔طِع یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ سے کرامات صادِر وظاہر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحَہ 58 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کرامت کی **تعریف** کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: "**ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔**"

قرآن سے کرامات کا ثبوت

قرآن وسنّت میں کئی مقامات پر اولیاء کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے اس سلسلے میں دو قرآنی واقعات پیش کیے جاتے ہیں:

﴿1﴾......وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَا ذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا

تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَ اۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِیۡ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ۚ مَا كُنۡتُ قَاطِعَةً

اَمۡرًا حَتّٰی تَشۡهَدُوۡنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوۡا نَحۡنُ اُولُوۡا قُوَّةٍ وَّ اُولُوۡا بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ ۬ۙ وَّ الۡاَمۡرُ اِلَیۡكِ

فَانۡظُرِیۡ مَا ذَا تَاۡمُرِیۡنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡكَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَةً اَفۡسَدُوۡهَا وَ جَعَلُوۡۤا اَعِزَّةَ

اَهۡلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیۡ مُرۡسِلَةٌ اِلَیۡهِمۡ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرۡجِعُ

الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیۡمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیۡرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمۡ ۚ

بَلۡ اَنۡتُمۡ بِهَدِیَّتِكُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اِرۡجِعۡ اِلَیۡهِمۡ فَلَنَاۡتِیَنَّهُمۡ بِجُنُوۡدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمۡ بِهَا

وَ لَنُخۡرِجَنَّهُمۡ مِّنۡهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اَیُّكُمۡ یَاۡتِیۡنِیۡ بِعَرۡشِهَا

قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ

مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡهِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ

قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ۖ

لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ

كَرِیۡمٌ ﴿۴۰﴾ (پ۱۹، النمل:۲۲تا۴۰) ترجمۂ کنزالایمان: (ہُد ہُد نے کہا) اور میں شہرِ سبا

سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی

ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا بڑا تخت ہے میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ

اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان

کو سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ راہ نہیں پاتے۔ کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے

آسمانوں اور زمین کی چُھپی چیزیں اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو، اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچّا معبود نہیں، وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا: اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے، میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ عورت بولی اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزّت والا خط ڈالا گیا، بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔ بولی: اے سردارو! میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو، میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔ وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے بولی: بیشک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر پلٹے پھر جب وہ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا بلکہ تم اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہو گی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر

حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا: میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پر قوت والا، امانتدار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے ربّ کے فضل سے ہے تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا ربّ بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔

﴿2﴾...... اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰىؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰىۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًاۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّاؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًاۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَاؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پ۳، اٰلِ عِمْرٰن: ۳۵ تا ۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: جب عمران کی بی بی نے عرض کی: اے ربّ میرے! میں تیرے لئے منّت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو مجھ سے قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب اُسے جنا بولی: اے ربّ میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ

وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے ربّ نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَفضَلُ الاَولِیاء

عُلَمَاءِ کرام واَکابرینِ اسلام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا اِس پر اِتِّفاق ہے کہ تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن **"اَفْضَلُ الاَوْلِیَاء"** ہیں، قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللہ اگرچہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کمالاتِ وِلایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ **اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ نے مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ رسالت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں کو وِلایت کا وہ بلند و بالا مقام عطا فرمایا اور اِن مُقدّس ہستیوں رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو ایسی ایسی عظیم الشان کرامتوں یعنی بزرگیوں سے سرفراز فرمایا کہ دوسرے تمام اَولیاءِ کرام رَحِمَھُمُ

اللّٰہُ السَّلَام کے لئے اِس معراجِ کمال کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا، اِس میں شک نہیں کہ حضَراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفضلیّتِ وِلایت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایت دَرحقیقت قُربِ بارگاہِ اَحدیَّت کا نام ہے اور یہ قربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرجۂ وِلایت بلند سے بلند تر ہو گا۔ صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن چونکہ نِگاہِ نبوَّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض وبرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ ربِّ لَمْ یَزَلْ میں اِن بزرگوں کو جو قُرب وتقرُّب حاصل ہے وہ دوسرے اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَھُمُ اللّٰہ کو حاصل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے بہُت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا درجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے حد دَرجہ اَفضل واَعلیٰ اور بلند وبالا ہے۔

سرکارِ دو عالَم سے ملاقات کا عالَم عالَم میں ہے معراجِ کمالات کا عالَم

یہ راضی خدا سے ہیں خدا اِن سے ہے راضی کیا کہیے صحابہ کی کرامات کا عالَم

(بَیَانَاتِ عَطّارِیَّہ، حصّہ ۳، ص ۳۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کرامت پر مشتمل ذکر کردہ رِوایت میزبانی ومہمانی کی طرف بھی توجُّہ دلاتی ہے کہ ہمارے اسلافِ کرام مہمان نواز تھے وہ اپنی بِساط بھر میزبانی کرتے اور مہمان کو عزّت دیتے، ان نُفُوسِ قدسِیَّہ کے نقشِ قدم کو راہِ منزِل بناتے ہوئے مہمان نوازی کا ذہن رکھنا چاہئے اور اس کے لئے حَتَّی الْوَسْع کوشش کرنی چاہئے۔ اَحادیثِ مبارَکہ میں کھانا کھلانے کے بہُت سے فضائل وارِد ہوئے ہیں، جیسا کہ

"فاطمہ" کے 5 حروف کی نسبت سے کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی 5 فرامین مصطفٰے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل صَفْحہ 519 پر ہے:

﴿1﴾......تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور جو سلام کا جواب دیتا ہے۔ (مُسْنَدِ اَحْمَد، مسند الانصار، حدیث صھیب رضی اللہ عنہ، ج۹، ص۷۰۲، حدیث۲۴۶۵۲)

﴿2﴾......مغفِرت کو واجِب کرنے والے اُمور میں سے کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا ہے۔ (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام، ص۳۷۰، حدیث۱۵۸)

﴿3﴾...... جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہتا ہے، فِرِشتے اس پر رَحمتیں نازِل کرتے رہتے ہیں۔(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی اکرام الضیف ، فصل فی التکلف للضیف ،ج۷، ص۹۹، حدیث ۹۶۲۶)

﴿4﴾...... جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو جائے اور اسے (پانی) پلائے حتّٰی کہ وہ (پانی پی کر) سیراب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفِرت فرمادے گا۔

(مسند ابی یعلٰی،ثابت البنانی عن انس،ج۳،ص۱۳۸،الحدیث ۳۴۲۰)

﴿5﴾......جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے سایۂ عَرش تلے جگہ عطا فرمائے گا۔(مَکَارِمُ الْاَخْلَاق لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام، ص۳۷۳، حدیث۱٦٤)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ مغفِرت، دعائے ملائکہ اور سایۂ عرش پانے اور بارگاہِ اِلٰہ میں بہتر آدمی قرار پانے کا ایک ذریعہ دوسروں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ ان عظیمُ الشّان اِنعامات کے حُصُول کے لئے اس عمل پر ضرور کاربند رہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اِستِقامت کے ساتھ نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سایۂ عرش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! از رُوئے حدیث کھانا کھلانے والے کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا اس کے عِلاوہ بھی کئی ایسے اعمال ہیں جن کے صلے میں روزِ قیامت سایۂ عرش نصیب ہوگا، اس کو بِالتَّفْصِیْل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب ''**سایۂ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟**'' کا مُطالعہ فرمایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نیک اعمال کثرت سے بجالانے کا مدنی ذِہن نصیب ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکمِ مادر سے ندا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **649** صفحات پر مشتمل کتاب ''**حکایتیں اور نصیحتیں**'' صفحہ **532** پر حضرتِ سیِّدُنا شیخ شعیب حریفیش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: **جب** کُفّارِ بداَطوار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا خَدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطنِ اَطہر میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حملِ مُبارَک ٹھہر چکا تھا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خَدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''**وہ کتنا ذلیل و رُسوا ہے جس نے**

ہمارے آقا محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کو جھٹلایا۔** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر نبی اور رسول ہیں۔'' تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن کے شِکَمِ مُبارَک سے ندادی: ''اے امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے والِدِ مُحترم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مددگار ہے۔'' (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والعشرون فی ازواج علی بن ابی طالب ...الخ ص۲۷۴)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور، تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضا:

یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ اولاد میں بچہ بچہ نور ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بھی سراپا نور ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا گھرانہ نورانی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنّت کی کرامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس واقِعہ میں سرورِ ذیشان، صاحبِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عظمت وشان کے ساتھ ساتھ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت وعظمت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بے شک یہ اُس پیکرِ عفّت ورِفعت کی عظیمُ الشّان کرامت ہے کہ ماں کے پیٹ میں ہی گفتگو کو سن کر سمجھ لیا اور آنے والے حالات کے مُطابِق اُس کا جواب بھی دے دیا۔ اللّٰہ قادرِ مُطلَق عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ماں کے پیٹ میں پلنے والے کو فہم وگویائی کی قوت دے کر باکرامت بنا دے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ، زہرا، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولادِ اَطہار میں سے ایک عظیمُ الشان شخصیت حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کو بھی **اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے مادر زاد باکرامت ولی بنا کر شکمِ مادر میں بولنے سمجھنے کی قوت عطا فرمادی، چُنانچہ

غوثِ جلی مادر زاد باکرامت ولی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **415** صفحات پر مشتمل کتاب ''**رسائلِ عطاریہ**'' حصّہ دُوُم صفحہ **274،273**

پر ہے: ہمارے غوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم مادرزاد ولی تھے۔(۱) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب **چھینک** آتی اور اس پر جب وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہتیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً **یَرْحَمُكِ اللّٰہ** کہتے۔(۲) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھنے کی رسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو **اَعُوْذُ** اور **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ کر **سُوْرَۃُ فَاتِحَہ** اور **الٓمّٓ** سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُس بُزُرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقْت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کرلیا تھا۔

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا　　اونچے اونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
ابنِ زہرا کو مُبارَک ہو عروسِ قدرت　　قادِری پائیں تصدُّق مِرے دولہا تیرا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بوقتِ وِلادت فضا مُنَوَّر

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شعیب حرِیفیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے

ہیں: جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رُخِ انور کے نور سے ساری فضا مُنَوَّر ہوگئی۔

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والعشرون فی ازواج علی بن ابی طالب ...الخ ص۲۷٤ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نسوانی عوارِض سے مُبَرَّا(1)

نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

''میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے۔'' (کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب الفضائل، فضل اھل البیت، ج۱۲، ص۵۰، حدیث۳٤۲۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پُرنور بنایا، حیض ونفاس جیسے نسوانی عوارِض سے دُور رکھا اور اس کے عِلاوہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ذات ستودہ صِفات کو منبعِ بَرَکات (یعنی برکتوں کا سرچشمہ) بنایا جیسا کہ

---

(1)......یعنی عورتوں کو پیش آنے والے معاملات سے پاک۔

برکت والی سینی(1)

زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی تو بنتِ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (سینی میں) ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جب اس سینی کو کھولا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جان لیا کہ یہ کھانا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِستفسار فرمایا: ''اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟'' تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: ''**هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ** یعنی وہ **اللہ** کے پاس سے ہے، بے شک **اللہ** جسے چاہے بے گنتی دے۔'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے مشابہ بنایا۔

---

(1)......یعنی دھات کا بنا ہوا روٹی سالن رکھنے والا خوان۔

پھر حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔

(تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الاٰیۃ ۳۷، ج۲، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پیاری بندی، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عظیمُ الشّان کرامتیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی دلجوئی کے لئے کبھی جنّتی کھانے حاضِر ہوں اور کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بَرَکت سے تھوڑا سا کھانا اہلِ بیت اور پڑوس کے کئی اَفراد کو کفایت کرے اور جب پوچھا جائے کہ یہ سب کیسے ہو گیا تو سیِّدہ، عابِدہ، زاہِدہ کا جواب کہ یہ سب کچھ **اللّٰہُ رَزّاق** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اس میں ہمارے لئے تعلیم ہے کہ جب بھی کوئی فضل وکمال حاصِل ہو، دینی و دُنیوی عزّت وعظمت نصیب ہو تو اس کو مِنْ جانِبِ اللّٰہ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) ہی تصوُّر کرنا چاہئے، اپنی ذات کی طرف اس کی نسبت نہیں کرنی چاہئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بندے کو جو بھی دین و دُنیا کی

نعمت و کرامت ملتی ہے مَشِیّتِ ایزدی (مَ۔شی۔یَت۔ ایز۔دی یعنی اللہ کی مرضی، تقدیرِ الٰہی) اور جنابِ الٰہی سے ملتی ہے، اب بندے کی مرضی کہ وہ اس حقیقت کا مُقِر رہے یا نفس کی چالوں اور شیطان کے جالوں میں الجھ کر اپنی محنت وکوشش کا نتیجہ تصوُّر کرے۔ بہرکیف قول و فعل اور زبان و دل ہر لحاظ سے اپنے آپ کو عاجز تصوُّر کرنا اور ہر کمال کی نسبت ذاتِ الٰہی کی طرف کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں اور بندیوں کا شِعار رہے۔ وہ بلند سے بلند تر مَقام تک رسائی پا کر بھی خود کو عاجز و مُتَواضِع (مُ۔تَ۔وَا۔ضِع یعنی انکساری کرنے والے) رکھتے ہیں اور بتقاضائے بَشَرِیَّت (یعنی انسان ہونے کے ناطے) اگر دل میں اپنے بلند مَقام کا تصوُّر بھی آجائے تو اس تصوُّر کو بھی تکبُّر جانتے اور اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ

اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 97 صفحات پر مشتمل کتاب ''تکبُّر'' صفحہ 50 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو ایک مرتبہ یہ تصوُّر ہو گیا کہ میں بہت بڑا بُزُرگ اور شیخِ وقت ہو گیا ہوں، لیکن اِس کے ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ میرا یہ سوچنا فخر و تکبُّر کا آئینہ دار ہے۔ چُنانچہ فوراً خراسان کا رُخ کیا اور ایک منزِل پر پہنچ کر دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

جب تک ایسے کامل بندے کو نہیں بھیجے گا جو مجھ کو میری حقیقت سے رُوشناس (یعنی آگاہ) کرا سکے اُس وقت تک یہیں پڑا رہوں گا۔'' تین دن اِسی طرح گزر گئے تو چوتھے دن ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُونٹ پر آئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو قریب آنے کا اِشارہ کیا لیکن اس اشارے کے ساتھ اُونٹ کے پاؤں زمین میں دھنستے چلے گئے۔ انہوں نے چُبھتے ہوئے لہجہ میں کہا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کرلوں اور بند آنکھ کھول دوں اور بایزید سمیت پورے بِسطام کو غرق کردوں؟'' یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور پوچھا: ''آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟'' جواب دیا کہ ''جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اُس وقت میں یہاں سے 3,000 میل (تقریباً 4828 کلومیٹر) دُور تھا اور اِس وقت میں سیدھا وہیں سے آرہا ہوں، میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ اپنے قلب کی نگرانی کرتے رہو۔'' یہ کہہ کر وہ بُزُرگ غائب ہوگئے۔ (تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء (مترجم)، حضرت بایزید کے حالات ومناقب، ص۱۰۳)

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب دَریائے دِجلہ اِستِقبال کے لئے بڑھا......

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ

میں دریائے دِجلہ پر پہنچا تو پانی جوش مارتا ہوا میرے اِستِقبال کو بڑھا لیکن میں نے کہا: ''مجھے تیرے اِستِقبال سے (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!) ذرّہ برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی غُرور نہ ہوگا کیونکہ میں اپنی 30 سالہ رِیاضت کو تکبُّر کرکے ہرگز ضائع نہیں کرسکتا۔'' (ایضاً ص ۱۱۲)

اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ دو حکایتوں سے یہ درس ملتا ہے کہ بندہ خواہ کیسا ہی بلند مَقام پالے اور کتنے ہی انعامات حاصِل کرلے اپنے نفس کو قابو سے باہَر نہ ہونے دے۔ اگر دل میں کوئی ایسا خیال اُبھرتا محسوس ہو تو فوراً بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و اِنکساری کے ساتھ حاضر ہو کر تائب ہو تا کہ وساوِسِ شیطانی سے دل پاک ہو اور عمل شفاف ہو اور اسی طرح شیطانی و نفسانی شُرُور سے محفوظ رہتے ہوئے باایمان موت سے ہم کِنار ہوں کہ باایمان موت دُنیوی زندگی کی اِنتہائی کامیابی ہے اور اس کامیابی تک رسائی نیکی اور نیک ماحول سے

ممکن ہے، اس پُر آشوب دَور میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** بہترین ماحول فراہم کر رہی ہے۔ دنیا و آخرت کی بہتری پانے کے لئے اس مدَنی ماحول سے وابستگی بہت مفید ہے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدَنی ماحول میں انوکھی انوکھی مدَنی بہاروں کا ظہور بھی ہوتا رہتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدَنی بہار پیشِ خدمت ہے جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 35 صفحات پر مشتمل رسالے **''سینگوں والی دُلہن''** صفحہ 10 پر ہے:

دل کا سوراخ

صوبۂ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کی دادی اماں دل کی مریضہ تھیں جس کی وجہ سے سینے میں شدید درد اٹھتا تھا، ٹیسٹ کروانے پر پتا چلا کہ دل میں سوراخ ہے لہٰذا آپریشن کے بعد بھی بچنے کے Chances (یعنی اِمکانات) کم ہیں، بظاہر یہ چند دن کی مہمان ہیں، دُعا کریں اور بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر ان کی خدمت کریں۔ بہرحال وہ اسلامی بھائی دادی امّاں کو گھر لے آئے تو کسی نے مشورہ دیا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تعویذات استعمال کروائیں۔ یہ اسلامی بھائی جامعۃ المدینہ (سردار آباد) میں زیرِ تعلیم تھے لہٰذا انہوں نے وہیں سے تعویذاتِ عطّاریہ حاصل کر لئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! چند دن کے

اندر اندر درد بالکل ختم ہو گیا، جب دوبارہ ٹیسٹ وغیرہ کروایا تو ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گئے کہ دل کا سوراخ بند ہو چکا تھا انہوں نے پوچھا کہ پچھلے دنوں کون سی دوا استعمال کی ہے؟ جواب دیا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تعویذات استعمال کروائے ہیں۔ یہ سن کر ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ ہماری زندگی کا پہلا واقعہ ہے کہ اس قسم کی مریضہ کو اس طرح شفا ملی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہماری دادی جان (یہ بیان دینے تک) حیات ہیں اور انہیں دل کی کوئی تکلیف نہیں۔

(سینگوں والی دلہن، ص ۱۰)

کِھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش از مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

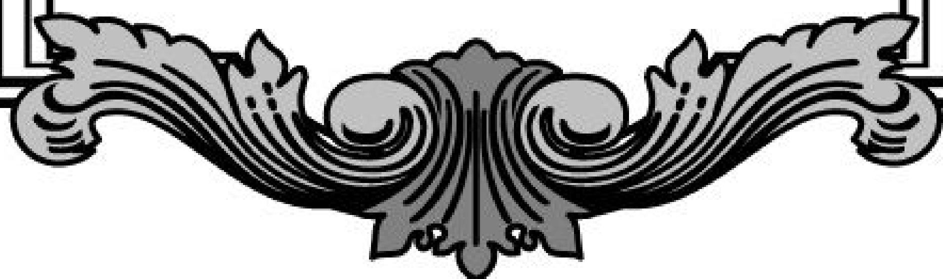
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی عورت

حضرتِ سیِّدَتُنا مُعاذَہ عدَوِیّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا روزانہ صبح کے وقت فرماتیں: (شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم، ج۵، ص ۱۵۱)



خاتونِ جنّت
کا
ذَوقِ عبادت



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاتونِ جنّت کا ذَوقِ عبادت

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **616** صفحات پر مُشتمِل کتاب **''فیضانِ سنّت''** جلد دُوم کے ایک باب **''نیکی کی دعوت** حصہ اوّل'' صفحہ **147** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: **حضرتِ** سیِّدُنا ابومظفَّر محمد بن عبد اللہ خیّام سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحِب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ''میرے ساتھ آؤ۔'' میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ میرے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام **خِضَر** بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُزُرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ **الیاس** عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ میں نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت، احمدِ مُجتبٰی، **مُحَمَّدِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **زیارت** کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا:

ہاں۔میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا: **"جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دل نِفاق سے اِس طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔نیز جو شخص "صَلَّی اللّٰہُ علی مُحَمَّد" پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رَحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔"**

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ، ص۱۳۷)

ساقیٔ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام دونوں عالَم کے سروَر پہ لاکھوں سلام

جس کا ابرِ کرم سب پہ سایہ فگن ایسے پیارے پیمبر پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو سے طیبہ کی گلیاں بسیں

ایسے جسمِ معطَّر پہ لاکھوں سلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی "صلَّی اللّٰہُ علی محمَّد" پڑھنے کی عادت بنایئے اور اپنے اوپر رَحمتوں کے خوب خوب دروازے کُھلوایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطِمہ کا ذَوقِ نماز

حضرتِ علّامہ شیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **"مَدارِجُ النُّبُوَّہ"** میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے

ہیں: میں نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (بسا اوقات) گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی۔ (مدارج النبوۃ (مترجم)، قسم پنجم، در ذکرِ اولادِ کِرام، سیدہ فاطمۃ الزھرا، ج۲، ص۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کس قدر عبادت کا ذوق تھا کہ پوری پوری رات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزار دیتی تھیں لٰہذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے حقیقی اُلفت ومحبّت کا تقاضا ہے کہ ہم نہ صرف فرائض بلکہ سُنَن ونوافل کی ادائیگی کو بھی اپنا معمول بنائیں۔ نماز کی اُلفت ومحبّت کو اُجاگر کرنے کی نیّت سے فضائل وبرکاتِ نماز پر مشتمل 3 اَحادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیے:

نماز کی برکتیں

﴿1﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موسمِ سرما میں باہر تشریف لائے جبکہ درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے، آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان کے پتے جھڑنے لگے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: بیشک جب کوئی مسلمان بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے

گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔ (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ج۸، ص۵۷۳، حدیث۲۲۱۷۷)

﴿2﴾......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نماز ایک بہترین عمل ہے جو اس میں اضافہ کرسکے تو وہ ضرور کرے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الصلاۃ مطلقًا، ص۱۳۰، الحدیث ۹)

﴿3﴾......نبیِ مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" میزان کو بھر دیتی ہے اور "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ" زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل یعنی رہنما ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حُجّت ہے۔

(صحیح مُسلِم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ص۱۰۶، حدیث۲۲۳)

شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدالمصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اسلامی بہنوں کے لئے نماز کی ترغیب پر مشتمل منظوم کلام لکھا ہے، فرماتے ہیں:

دیدارِ حق دکھائے گی اے بیبیو نماز — جنّت تمہیں دِلائے گی اے بیبیو! نماز

دربارِ مصطفٰی میں تمہیں لے کے جائے گی — خالق سے بخشوائے گی اے بیبیو! نماز

عزّت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات — سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیبیو! نماز

جنّت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر — آرام سے سُلائے گی اے بیبیو! نماز

خدمت تمہاری کریں گی حوریں ادب کے ساتھ
رتبہ بہت بڑھائے گی اے بیبیو! نماز

کوثر کے سلسبیل کے شربت پلائے گی
میوے تمہیں کھلائے گی اے بیبیو! نماز

سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور پسینے پر
خوشبو میں جب بسائے گی اے بیبیو! نماز

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بیبیو! نماز

باغِ بہشت روضۂ رضواں بہارِ خُلد
سب کچھ تمہیں دِکھائے گی اے بیبیو! نماز

حوریں ترانے گائیں گی اور جھوم جھوم کر
نغمے تمہیں سُنائے گی اے بیبیو! نماز

پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں
سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بیبیو! نماز

فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے
سب سے تمہیں بچائے گی اے بیبیو! نماز

پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت
محشر میں کام آئے گی اے بیبیو! نماز

بات اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز
اللہ سے مِلائے گی اے بیبیو! نماز

(جنّتی زیور، ص۶۵۸۔۶۵۹)

بے نمازی کا درد ناک اَنجام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَحادیثِ مبارَکہ میں جہاں نماز پڑھنے کے اس قدر فضائل وارد ہیں وہیں نماز نہ پڑھنے کے بے شمار دُنیوی واُخروِی نقصانات وعذابات بھی بیان کئے گئے ہیں چُنانچہ اس ضِمن میں 5 فرامینِ مصطفےٰ ذکر کئے جاتے ہیں:

”مصطفٰے“ کے پانچ حروف کی نسبت سے ترکِ نماز کی وعیدوں پر مشتمل 5 فرامین مصطفٰے

﴿1﴾......جس نے نماز چھوڑی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔

(المعجم الكبير، عكرمه عن ابن عباس، ج٥، ص ٣٨١، الحديث ١١٦١٧)

﴿2﴾......جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دے گا جس سے وہ اس میں داخل ہوگا۔(كَنْزُ العُمَّال، كتاب الصلاة، الترغيب عن ترك الصلاة، ج٤، الجزء السابع، ص١٣٢، حديث١٩٠٨٦)

﴿3﴾......جس نے نماز چھوڑی گویا اس کے اہل وعیال اور مال و دولت چھن گئے۔(ايضاً، حديث١٩٠٨٥)

﴿4﴾......جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذمہ اس سے اُٹھ جائے گا۔

(مسند احمد، مسند القبائل، حديث ام ايمن، ج١١، ص٢٧١، الحديث٢٨١٢٦)

﴿5﴾......جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عمل برباد کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا جب تک کہ وہ توبہ کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع نہ کرے۔(الترغيب والترهيب، كتاب الصلاة، الترهيب من ترك الصلاة تعمُّداً...الخ، ص١٨٥، الحديث١٨)

ہو گیا تُجھ سے خدا ناراض گر قبْر سُن لے آگ سے جائے گی بھر
بے نَمازی تیری شامَت آئے گی قبْر کی دیوار بس مِل جائے گی
توڑ دے گی قبْر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جُوں اُنگلیاں
عُمْر میں چُھوٹی ہے گر کوئی نَماز جلد ادا کر لے تُو آ غفلت سے باز
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی قبْر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۶۶۷،۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (پ۲۸، المنافقون:۹)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **499** صَفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**نماز کے اَحکام**'' صَفْحہ **173** پر شیخِ طریقت، امیرِ

اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: مُفَسِّرِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے **پانچ نَمازیں** مُراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید وفروخت، مَعِیشت و رُوزگار، سازوسامان اور اَولاد میں مصروف رہے اور وَقت پر نَماز نہ پڑھے وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ السابعۃ والسبعون تعمد تاخیر الصلاۃ...الخ، ج۱، ص۲۴۹)

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر قاتِلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیرُ المُؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (اَلْمَرْجَعُ السَّابِق، ج۱، ص۲۵۵)

بیماری و کُلفت کے باوجود مشغولِ عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طبیعتِ عالیہ ہمہ وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہَا اپنے گھریلو کام کاج کی اَنجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو عبادتِ الٰہی میں بھی مشغول رکھا کرتی تھیں خواہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کسی بھی کام میں ہوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہر وقت یادِ الٰہی میں مگن رہتیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوتیں اور بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی اللہ تعالٰی کی عبادت ترک نہ کرتیں۔ آپ نے خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جذبۂ عبادت کے متعلِّق مُلاحظہ فرمایا اب ذَوقِ تلاوت مُلاحظہ کیجئے۔

مصروفیّت میں بھی ذِکرِ ربوبیّت

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سو رہے تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالتِ رِقّت طاری ہوئی۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تلاوت کرنے کا کس قدر ذَوق تھا کہ اپنی گھریلو مصروفیّت کے دوران زبان سے تلاوتِ قران کا وِرْد بھی جاری رکھتیں جبکہ ہماری

مصروفیت کے دوران گانوں باجوں اور موسیقی کا شور وغل جاری رہتا ہے جس کی نحوست سے گناہوں کا میٹر چلتا رہتا ہے اے کاش! سب اسلامی بہنوں کا یہ مدَنی ذہن بن جائے کہ گھریلو کام کاج میں مشغولیّت کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کو ذکر واَذکار سے تر رکھیں اس سے نہ صرف اپنی نیکیوں میں اِضافہ ہوگا بلکہ اولاد بھی اس سے مُستَفِید ہوگی ، جیسا کہ

شکمِ مادَر میں ہی 18 پارے یاد کر لئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26 صفحات پر مُشتَمِل رسالے ''مُنّے کی لاش'' صَفْحَہ 5 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: (حضورغوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سُوْرَۃُ فَاتِحَہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُس بُزُرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا، بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کرلیا تھا۔

قراٰنِ پاک پڑھنے کا ثواب

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید اللہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارک کلام ہے،

اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔قرانِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر **10 نیکیاں** ملتی ہیں، چُنانچِہ **خاتَمُ الْمُرْسَلِین**، **شفیعُ الْمُذْنِبِین**، **رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللّٰہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس (10) کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرأن، ص٦٧٦، حدیث ٢٩١٠)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **868** صفحات پر مُشتمِل کتاب ''**اِصلاحِ اَعمال**'' جلد اوّل صفحہ **277** پر عارِف باللّٰہ، ناصِحُ الْاُمَّہ حضرتِ علّامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابُلُسی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کو نقل کر کے فرماتے ہیں: اگر ہم اس ''الٓمّٓ'' کے ہر حرف یعنی ''اَلِف، لَام اور مِیْم کو مزید پھیلانے کا اعتبار کریں تو ان تینوں کے اپنے حروف **9** بنیں گے تو یوں تمام کے مجموعے کے برابر **90** نیکیاں ہوں گی۔''

تِلاوت کی توفیق دے دے الٰہی!
گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین شخص

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی، کتاب فضائل القران، باب خیرکم من تعلم القران وعلمه، ص۱۲۹۹، حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُ الرَّحمٰن سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔
(فَیضُ القَدِیر، حرف الخاء، ج۳، ص۶۱۸، تحت الحدیث۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافظِ قرآن بنا دے
قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قراٰن شفاعت کرکے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل

کیا، قرآن شریف اس کی **شفاعت** کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخِ دمشق، باب العین ، عقیل بن احمد ، ج ٤١ ،ص ٣، المکتبۃ الشاملۃ)

الٰہی! خوب دے دے شوق قرآں کی تلاوت کا

شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہے گا

ایک حدیثِ شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا عِلْم کا ایک باب سکھایا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک اس کا اَجر بڑھاتا رہے گا۔ **(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف المیم، ج ٦ ، ص ٢٣٦ ، الحدیث ٨٨٦٤)**

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا

خدایا ذَوق دے قراٰن پڑھنے کا پڑھانے کا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت** جلد اوّل'' صَفْحَہ **545** تا **546** پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں: ایک آیت کا حِفظ کرنا ہر مسلمان مُکلَّف (یعنی عاقل و بالغ) پر فرضِ عین ہے اور پورے قراٰنِ مجید کا حِفظ کرنا فرضِ کِفایہ اور سُوْرَۃُ فَاتِحَہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل

مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حِفظ ، واجِبِ عین ہے۔(الدُّرُّالمُختار، کتاب الصلاۃ، باب فی صفۃ الصلاۃِ، ویجھر الامام، ج۲، ص۳۱۵)

دعوتِ اسلامی کے جامعات ومَدارِس کی تعداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے قرانِ پاک کی تعلیم وتعلُّم کے متعلِّق مُلاحظہ فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** سے وابستگان اس سعادت سے کس قدر فیض یاب ہو رہے ہیں، یہ بھی مُلاحظہ فرمائیے چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **616** صَفحات پر مُشتمِل کتاب **فیضانِ سنّت** جلد دُوُم کے ایک باب "**نیکی کی دعوت** حصّہ اوّل" صفحہ **564** پر ہے: ۱۴ رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۳۲ھ، **15** اگست **2011**ء تک صِرف پاکستان میں برائے حِفظ وناظِرہ مَدَنی منّوں کے تقریباً **766** اور مَدَنی مُنّیوں کے تقریباً **316** مدارِسُ المدینہ چلائے جارہے ہیں جن میں مدَنی منّوں اور مدَنی منّیوں کی ملاکر کُل تعداد تقریباً بہتر ہزار **(72,000)** ہے۔ نیز اسلامی بھائیوں کے **مَدْرَسۃُ المدینہ** بالِغان (عُموماً وقت: بعدِ عشاء دورانیہ: تقریباً **40** مِنَٹ) کی تعداد تقریباً تین ہزار تین سو سولہ **(3,316)** ہے اور اسلامی بہنوں کے مَدرَسۃُ المدینہ بالِغات (عُموماً وقت: صبح **8:00** سے لے کر عصر تک مختلف

اوقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً اُنتالیس ہزار نو سو اڑتیس (39,938) ہے۔ نیز (۱۰ رَجبُ المُرَجَّب ۱۴۳۲ھ۔ 12-6-2011 تک) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً نوے (90) اور اسلامی بہنوں کے جامِعات المدینہ کی تعداد تقریباً بہتر (72) ہے، طَلَبہ کی تعداد تقریباً چھ ہزار چھ سو اکہتر (6671) اور طالبات کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو اکتالیس (2841) ہے۔ ان تمام جامعاتُ المدینہ (لِلْبِنِیْن وَلِلْبَنَات) اور مَدارِسُ المدینہ (لِلْبِنِیْن وَلِلْبَنَات) میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے اَخراجات مُخَیِّر (مُ۔خَی۔یِر) اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ برائے کرم! آپ بھی اپنی زکوٰۃ وعشر اور صدقات وخیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر دعوتِ اسلامی کو دینے کا ذہن بنائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نئی دُلھن عبادت میں مگن

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب، ''حکایتیں اور نصیحتیں'' صَفْحَہ 541 پر مبلِّغِ اسلام حضرتِ سیِّدُنا شیخ شعیب حرِیفِیش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر نقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا

فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی جب رخصتی ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے گھر تشریف لے گئیں تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے محبت بھری گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: ''اے تمام عورتوں کی سردار! کیا آپ خوش نہیں کہ میں آپ کا شوہر ہوں اور آپ میری بیوی ہیں؟'' کہنے لگیں: ''میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلّق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر پوری ہو جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے لگے۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی ازواج علی بفاطمۃ...الخ، ص۲۷۸ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک کے الفاظ '' آپ

تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں" بہت اَھَمِّیَّت کے حامل ہیں۔ اس پر اسلامی بہنوں کو غور کرنا چاہئے کہ ان کے دل میں اپنے "بچوں کے ابّو" کا کتنا احترام ہے اور وہ اپنے "بچوں کے ابّو" کے کتنے حُقُوق ادا کرتی اور ان کی رضا کے لیے کیا کیا کوششیں کرتی ہیں۔ "**فتاویٰ رضویہ**" میں **سیِّدی اعلیحضرت، اِمامِ اَہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے بیان کردہ حقوق کا مفہوم پیشِ خدمت ہے: شوہر و بی بی کے متعلِّقہ اُمور میں مطلقاً شوہر کی اطاعت یہاں تک کے ان اُمور میں شوہر کی اِطاعت والدین کی اِطاعت پر بھی مقدَّم ہے، شوہر کی عزّت اور مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی، ہر وقت جائز کاموں میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اُسے اپنا مولیٰ جاننا اور نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو دُرست شکایت سے بھی بچنا، اس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں نہ جانا (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر جانا پڑ جائے تو صرف محارم یعنی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن اور وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد جاسکتی ہے اور بلا اجازتِ شوہر رات کو کہیں بھی نہیں جاسکتی۔ **فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۸۰ ملخصاً**) اور اگر وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو، یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (**فتاوٰی رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۷۱ ملخصاً**)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفْحات پر مُشْتَمِل رسالے "سنّتِ نکاح" میں سے بھی ایک حدیثِ مبارک مُلاحَظہ فرمالیجئے! چُنانچِہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حقِ شوہر ادا نہ کیا۔"

(مُسْنَدِ اَحْمَد، مسند انس بن مالك ج۰۵، ص۴٤۵، الحديث۱۲۹٤۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سیِّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قراٰنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں، نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم جب نماز کے لئے تشریف لاتے اور راستے میں سیِّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مکان پر سے گزرتے اور گھر سے چکی کے چلنے کی آواز سنتے تو نہایت دردو محبّت کے ساتھ بارگاہِ ربُّ العزّت میں دُعا کرتے: یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن! فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو ریاضت وقناعت کی جزائے خیر عطا فرما اور اسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص۳۵)

خاتونِ جنّت کی دُعائیں

حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بعض مرتبہ اپنی والدۂ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شام سے صبح تک عبادت وریاضت اور اللہ تعالیٰ کے آگے گریہ وزاری اور نہایت عاجزی سے التجا و دُعا کرتے دیکھا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ دُعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تمام دعائیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی بخشش اور بھلائی کے لئے ہوتیں۔(اَلْمَرْجِعُ السَّابِق)

شیخِ محقق حضرتِ علّامہ عبدُ الحق محدّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "مَدارِجُ النُّبُوَّہ" میں فرماتے ہیں، امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدۂ ماجِدہ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے حق میں بہت زیادہ دعائیں کرتے دیکھا، انہوں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہ مانگی۔ میں نے عرض کیا: " اے مادرِ مہربان! کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لیے کوئی دعا نہیں مانگتیں؟ فرمایا: اے فرزند! اَلْجَوَارُ ثُمَّ الدَّار یعنی پہلے ہمسایہ ہیں پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ (مترجم)، قسم پنجم ، باب اول در ذکر اولاد کرام ، ج ۲، ص ۶۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرتِ فاطمہ پر ہمارے دل وجان

قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُمّتِ مُسلِمہ کا کس قدر درد تھا کہ ہم ناتوانوں کے لئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں اور اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی مُلتجی نہ ہوتیں حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر میں اکثر وبیشتر فاقہ رہتا، مکمل تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا تک نہ ہوتا لیکن خداتعالیٰ کی بارگاہ میں توکُّل اس درجے کا تھا کہ کبھی بھی دنیا کی فانی نعمتوں کے متعلِّق سوال تک نہ کیا۔

ہمیں بھی اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہئے کہ مسلمان کی دُعا مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں بہت جلد قبول ہوتی ہے نیز دُعا کی قبولیّت کے سلسلے میں کسی کے حق میں دوسروں کا دُعا کرنا خوداس کے اپنے حق میں دُعا کرنے سے بہتر ہے چُنانچِہ منقول ہے کہ ”حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دُعا مانگ جس سے تونے گناہ نہ کیا۔ عرض کی: الٰہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں؟ (یہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تواضع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اَوروں سے دُعا کرو، کہ ان کے منہ سے تونے گناہ نہ کیا۔

(مثنوی مولانا رُوم (مترجم)، دفتر سوم، ص ۲۴۵)

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ

منوّرہ کے بچوں سے اپنے لئے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عمر بخشا جائے۔

(فَضائِلِ دُعاء، ص ۱۱۲)

دُعا کے 3 فوائد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی: ﴿1﴾......اُسے دنیا میں فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔......﴿2﴾......یا اُس کے لئے آخِرت میں جمع کی جاتی ہے۔﴿3﴾......یا بقدرِ دعا اُس کے گُناہ مٹائے جاتے ہیں۔(سنن ترمذی ،احادیث شتی ،باب فی الاستعاذۃ، ص۸۲۳، الحدیث ۳۶۰۷) ایک روایت میں ہے مومن (کہ جب آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں) تمنّا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی (اور سب یہیں (یعنی آخِرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں)۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم ، کتاب الدعاء والتکبیر والتھلیل ...الخ، باب یدعو اللہ با لمؤمن یوم القیامۃ، ج۲،ص ۱۶۴، الحدیث ۱۸۶۲)

دُعا میں 5 سعادتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعا رایگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخِرت میں اَجر وثواب مِل ہی

جائے گا۔لہٰذا دُعا میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔

”یاکریم“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے 4 مَدَنی پھول

مدینہ 1: پہلا فائِدہ یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی پَیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حُکم ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو جیسا کہ قُراٰنِ پاک میں ارشادِ خدائے پاک ہے:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ (پ۲۴، مؤمن:۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

مدینہ 2: دُعا مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر اوقات دُعا مانگتے۔لہٰذا دُعا مانگنے میں اِتّباعِ سُنَّت کا بھی شَرَف حاصِل ہوگا۔

مدینہ 3: دُعا مانگنے میں اِطاعتِ رَسُول بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غُلاموں کو دعا کی تاکید فرماتے رہتے۔

مدینہ 4: دُعا مانگنے سے یا تو بندے کے گناہ مُعاف کئے جاتے ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخِرت کا ذَخیرہ بن جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعا مانگنے میں اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب، مہرِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عِبادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدَّد فَوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ بَعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قَبُولِیَّت کیلئے بَہُت جلدی مچاتی بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ باتیں بناتی ہیں کہ میں تو اتنے عَرصہ سے دُعائیں مانگ رہی ہوں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتی رہی ہوں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتی ہوں، وہ اَوراد پڑھتی ہوں مگر اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ میری حاجَت پُوری کرتا ہی نہیں بلکہ بَعض یہ بھی کہتی سنی جاتی ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہوگیا ہے جس کی مجھے سزا مل رہی ہے۔“

نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ”بَھڑاس“ نِکالنے والیوں سے اگر دَریافت کیا جائے کہ بہن! آپ نماز تو پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے، ”جی نہیں۔“ دیکھا آپ نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی

ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!'' اور نماز کے معاملے میں اِن کی غفلت تو اِنہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ الله) کوئی گناہ ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی الله! اَسْتَغْفِرُ الله

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبولیّتِ دُعا میں جلدی نہ کرے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا کی قبولیّت میں جلدی نہیں مچانی چاہیے چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **318** صفحات پر مشتمل کتاب ''**فضائلِ دُعا**'' صفحہ **97** پر **رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن** حضرت علّامہ **مفتی نقی علی خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان دُعا کے آداب اور قبولیّت کے اسباب ذکر کرتے ہوئے **48** واں ادب یہ بیان فرماتے ہیں: ''**دُعا کی قبولیّت میں جلدی نہ کرے**'' اس ادب کے تحت سیّدی **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: سگانِ دنیا کے اُمیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری میں گزارتے ہیں، صبح وشام ان کے دروازوں پر دوڑتے ہیں اور وہ ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، دل تنگ ہوتے ہیں، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، مگر یہ نہ امید توڑیں نہ پیچھا چھوڑیں اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن، اَکْرَمُ

الْاَکْرَمِیْن عَزَّ جَلَالُہٗ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی، صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اپنے لیے اِجابت (قبولیّت) کا دروازہ خود بند کر لیتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ''تمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی تھی، قبول نہ ہوئی۔'' (سنن الترمذی، احادیث شتیٰ، باب فی الاستعاذۃ، ص۸۲۳، الحدیث۳۶۰۸)

اور پھر بعض تو اس پر ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال واَدعیہ (یعنی وظائف ودعاؤں) کے اَثَر سے بے اِعتِقاد بلکہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے وعدہ وکَرَم سے بے اِعتماد۔ والعیاذ باللہ الکریم الجواد

ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حَیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اوّل تو آپ لجاؤ (یعنی شرماؤ) گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں اور اگر ''غرض دیوانی ہوتی ہے'' کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا تو اصلاً (یعنی بالکل بھی) محلِّ شکایت نہ جانو گے کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو کہ تم مالِکُ علی الاطلاق عَزَّوَجَلَّ کے کتنے اَحکام بجالاتے ہو۔ اس کا حکم بجانہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نخواہی (یعنی زبردستی ٖرناچار) قبول چاہنا کیسی بے حَیائی ہے، اواحمق! پھر فرق دیکھ اپنے سر سے پاؤں تک ،نظرِ غورکر، ایک ایک روئیں میں ہروقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں، تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم ،فُضلات کا دفع ،خون کی روانی ، اعضاء میں طاقت ، آنکھوں میں روشنی ، بے حِساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں کس منہ سے شکایت کرتا ہے، تو کیا جانے کہ تیرے لیے بھلائی کاہے میں ہے، تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس دُعا نے دفع کی ، تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لیے ذخیرہ ہو رہا ہے، اس کا وعدہ سچا ہے، اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں (جو پیچھے گزر چکیں) جن میں ہر پہلی پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں! بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کرلیا۔ والعیاذ باللّٰہ سبحٰنہ وتعالیٰ۔ (فَضائِلِ دُعا، ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسیوں کی خیر خواہی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت سے ہمیں یہ مدَنی پھول بھی چُننے کو ملا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمسایوں کے لیے زیادہ دُعا فرمایا کرتیں اور فرماتیں: **پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر**۔ ایک ہم نادان ہیں کہ ہمسایوں کا ہمیں خیال تک نہیں۔ ہم اپنے گھر میں طرح طرح کے کھانے کھاتے ہیں، عمدہ عمدہ ملبوسات پہنتے ہیں اور ہم میں سے بعضوں کے ہمسایوں کو یہ چیزیں میسَّر نہیں ہوتیں اور ہمیں ان کا خیال تک نہیں آتا اور اگر وہ کسی چیز کا سوال کریں تو ہم پھر بھی نہیں دیتے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، آیت نمبر 7، "وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔" کے تحت **"تفسیرِ نورُالعرفان"** میں جو کچھ فرماتے ہیں، اس کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے۔ معمولی برتنے کی چیزوں کو **ماعون** کہا جاتا ہے، جیسے سوئی، نمک، آگ، پانی وغیرہ یعنی منافقین کی عبادتیں بھی خراب ہیں اور معاملات بھی گندے کہ اپنے پڑوسیوں کو معمولی برتنے کی چیزیں عاریۃً بھی نہیں دیتے، آگ، پانی، نمک پر ان کی جان نکلتی ہے، یا یہ لوگ اپنی ضرورت سے بچی چیزیں جو ان کے لیے بے کار ہیں، کسی کو

نہیں دیتے، اگرچہ خراب ہی ہوجاویں، اس آیت سے وہ زمیندار عبرت پکڑیں جو اپنا فالتو غلّہ بازار میں نہیں لاتے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ عاریۃً کسی کو کوئی چیز نہ دینا منافقین کے کام ہیں۔ مسلمانوں کو تو اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہئے، پڑوسیوں کے حقوق بہُت زیادہ ہیں چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** اِبن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصِیَّت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وراثت کا حقدار بنادیں گے۔ (**صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار، ص ۱۵۰۰، حدیث ۶۰۱۵**)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فلاں عورت نماز وروزہ، صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنّم میں ہے۔

(**مُسْنَدِ اَحْمَد، ج ۴، مسند ابی ھریرہ، ص ۶۳۵، حدیث ۹۹۲۶**)

10 چیزیں ظلم سے ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: 10 چیزیں ظلم میں سے ہیں۔

(1)......کوئی مرد یا عورت اپنے لئے تو دُعا مانگے مگر اپنے والدین اور عام مؤمنین کے لئے نہ مانگے۔

(2)......جو روزانہ قرانِ پاک پڑھے اور 100 آیات کی تلاوت نہ کرے۔

(3)......جو شخص مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) پڑھے بغیر ہی باہر نکل آئے (جبکہ وہ وقت مکروہ نہ ہو)۔

(4)......جو آدمی قبرستان سے گزرے مگر ان پر سلام نہیں کرے اور نہ ہی ان کے لیے دعا مانگے۔

(5)......جو شخص جمعہ کے دن شہر آئے پھر جمعہ پڑھے بغیر ہی چلا جائے۔

(6)......جن لوگوں کے محلّے میں کوئی عالم آئے اور اس کے پاس علم سیکھنے کوئی بھی نہ پہنچے۔

(7)......ایسے دو آدمی جو ایک دوسرے کے رفیق بنے مگر کوئی بھی اپنے دوست کا نام نہ پوچھے۔

(8)......ایسا آدمی جسے کوئی دعوت پر بلائے مگر وہ نہ پہنچے (کوئی مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں)۔

(9)......وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی بےکار ضائع کردی، علم و اَدَب کچھ نہ سیکھا۔

(10)......ایسا آدمی جو خود شکم سیر ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہے اور یہ اسے کھانے کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن، باب حق الجار، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کا حق کیا ہے؟

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اپنے مال اور اہل پر خوف کرتے ہوئے پڑوسی پر دروازے کو بند کیا تو وہ مومن نہیں اور وہ شخص بھی مومن نہیں جس کے فتنے سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو، جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اگر وہ تجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ مفلس ہوجائے تو اس کی حاجت روائی کرو، اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کرو، اگر کوئی خوشی حاصل ہو تو اسے مبارکباد دو، اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اگر مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ، اس کے مکان سے اپنا مکان اُونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک دو مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں، ہانڈی کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دو مگر یہ کہ ایک چلّو اسے بھی بھیج دو، جب پھل خرید کر لاؤ تو اس کے گھر تحفہ بھیجو ورنہ خفیہ لے کر آؤ اور تمہاری اولاد پھل لے کر باہر نہ نکلے تا کہ ان کے بچے ناراض نہ ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم

جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اس ذات کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ہمسایہ کے حق کو بہت تھوڑے لوگ پورا کرتے ہیں جن پر اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ رحمت فرماتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام کو ہمسائے کے حق کی وصیّت فرماتے رہے حتی کہ انہوں نے خیال کیا کہ عنقریب ہمسائے کو وارث بنا دیا جائے گا۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِی، باب فی اکرام الجارج، ج۷، ص۸۳، حدیث ۹۵۶۰)

کتنے گھر پڑوس میں داخل ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سراپا رحمت وشفقت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ہمسایہ کی شکایت کی تو نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا کہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ ساتھ کے 40 گھر ہمسائیگی میں داخل ہیں۔ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ 40 اِدھر، 40 اُدھر، 40 اِدھر، 40 اُدھر اور چاروں طرف اشارہ فرمایا۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، حقوق الجوار، ج ۲، ص ۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سیّدۃُ النساء، بتولِ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذَوقِ عبادت، نماز میں خشوع وخضوع، کھانا پکاتے بھی تلاوتِ قران اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دُعاؤں کے متعلّق پڑھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی سے ایک درس حاصل کریں اور اپنے اوپر غور کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی عبادت وریاضت کا جذبہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ کیا ہمارے دل میں بھی کبھی خوفِ خدا سے رِقّت پیدا ہوئی یا نہیں؟ اگر آپ عبادت وریاضت اور خوفِ خدا کا جذبہ پانا چاہتی ہیں تو تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ کو خوفِ خدا کی دولت ملے گی، جب دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے گا تو نمازوں کی پابندی کرنے، سنّتوں کا پیکر بننے اور باپردہ رہنے کا جذبہ ملے گا۔

اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یقیناً اچھی صُحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوت کا تذکرہ مُلاحظہ فرمایئے اور رشک کیجئے، چنانچہ عطّار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری

امّی جان غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطّاریہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطّاریہ بنیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ **نوافل** کی ادائیگی کا بھی معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی صبح امی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے **بیدار** کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہوگئیں۔ میں نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ ابھی مصلّے ہی پر تھیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ وُضو کیا اور نمازِ **اِشراق** کی نیّت باندھ لی۔ جب پہلی رَکعت میں **سجدہ کیا تو سر نہ اٹھایا**۔ گھر والے سمجھے کہ شاید امّی جان کو دورانِ نماز **نیند** آ گئی ہے، جب بیدار کرنے کی غَرَض سے اُنہیں ہلایا جُلایا تو وہ ایک طرف لُڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو ان کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے **پرواز** کر چکی تھی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ یوں لگتا ہے کہ میری امّی جان کو شَہَنْشاہِ بغداد **حُضُورِ غوثِ اعظم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی نسبت اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کام آ گئی۔ خوش قسمت کہ عین **سجدے** کی حالت میں انہوں نے **دَاعِیِٔ اَجل** کو لَبَّیْک کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد اُن کا چہرہ بھی بہت **نُورانی** ہوگیا تھا۔ اِنتقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی 2 ربیع النور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ اُن کی **قبر** کی سِل گر گئی اور قبر میں مٹّی بھر گئی۔ دُرُستی کیلئے جُوں ہی **قبر** کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے

پھولوں کی **خوشبو** پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اُٹھے کہ **امّی جان کا کفن و بدن سلامت تھا**۔ جب قبر سے مٹّی نکال لی گئی تو میرے بھائی نے امی جان کے قدموں کو چھوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ! اُن کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے ابّو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید **نُورانی** ہو چکا تھا۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سِلیں قبر میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے **محفوظ** رہا تھا وہ یوں کہ ان کا مبارک و تر و تازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سَمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود اس **طرف** ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو قبر کے **بیچ** میں لٹایا گیا تھا!

دَہَن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جائے گا۔ اِسی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے والا بے وَقعَت پتّھر بھی **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور بسا

اوقات ایسی شان سے پیکِ اجل کو لَبَّیْکَ کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ اِس عاشقۂ رسول کی دنیا سے **ایمان افروز رخصتی** اور بعدِ دفن جب مجبوراً قبر کھولی گئی تو قبر سے گلاب کے پھولوں کی **خوشبو** کا آنا کفن وبدن کا **سلامت** ملنا مسلکِ حق اہلسنّت کی صداقت کی غیبی تائید ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب اسلامی بہن کو پُل صِراط، حشر اور میزان ہر جگہ سُرخرو فرما کر جنۃ الفردوس میں سیدہ فاطمۃ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا **پڑوس** عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذات آپ کی تو رحمت وشفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمہارا خطا وار یا رسول !

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۰۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بن رہا ہوگا کہ بے پردگی، نمازوں میں سستی، فلموں ڈراموں، گانے باجوں وغیرہ وغیرہ تمام گناہوں سے توبہ کرلینی چاہئے اور راہِ سنّت پر آکر نمازوں کی پابندی، تہجد، تلاوت اور ذکر و درود میں اپنے شب و روز صرف کرنے چاہئیں۔ لیکن جیسے ہی یہ کتاب رکھیں گی تو شیطان آپ کو یہ سب کچھ بھلانے کی کوشش کرے گا اور (مَعَاذَ اللّٰہ) بعض نادان اسلامی بہنیں پھر گناہوں میں مبتلا ہوجائیں گی۔ اگر آپ واقعی

نیک بننا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ ہفتہ وار اجتماع میں ہر ہفتے شرکت کا ذہن بنائیے اور مکتبۃ المدینہ سے **مدنی انعامات** کا رسالہ حاصل فرمائیے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنی یہاں کی ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۱۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اچھی نیت انسان کو جنت میں داخل کرے گی۔ **(الجامع الصغیر، ص۵۵۷، حدیث۹۳۲۶)**

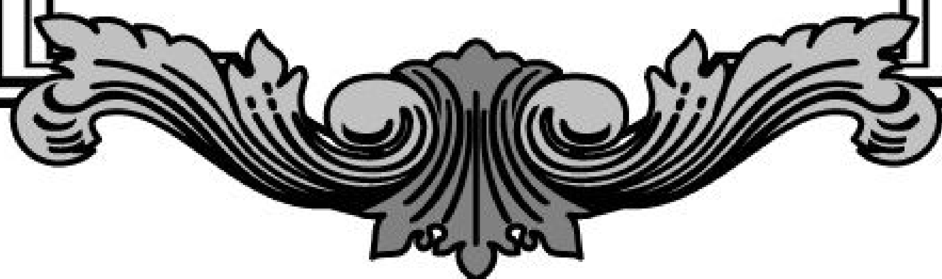
علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں ایسے چھپائے جیسے اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔ **(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۰۲)**



خاتونِ جنّت

کا

عشقِ رسول



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خاتونِ جنّت کا عشقِ رسول

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ''اسلامی بہنوں کی نماز'' صفحہ 11 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: ''جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔'' (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج۱۰، ص۲۵۳، الحدیث۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خواتینِ جنّت کی سردار، جگر گوشۂ سرکار حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضورِ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور حضورِ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے

بہت محبت تھی اور مَحَبَّت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہو اس کی ہر ادا اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدَہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خود کو ہر اعتبار سے سنّتِ رسول کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا۔ عادات واَطوار، سیرت وکردار، نِشَست وبرخاست، چلنے کے انداز، گفتگو اور صداقتِ کلام میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سیرتِ مصطفٰی کا عکس اور نمونہ تھیں۔

ہم شکلِ مصطفٰے

حضرتِ سَیِّدَہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سر سے پاؤں تک ہم شکلِ مصطفٰے تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی چال ڈھال، وضع قطع حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔ **اُمُّ المؤمنین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ، صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرتِ سَیِّدَہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکردار اور نِشَست وبرخاست میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

رسولُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا!
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نُبُوَّت[1] کا

(1)......یعنی سَیِّدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

سُبْحٰنَ اللهعَزَّوَجَلَّ! خاتونِ جنّت، اُمُّ الْحَسَنَین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عادات اپنے باباجان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادات جیسی تھیں۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت جیسی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کا آئینہ دار تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گفتار رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گفتار جیسی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نِشَست وبَرخاست یعنی اٹھنا بیٹھنا رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا تھا۔

(مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ''مِرْاٰت'' میں فرماتے ہیں:) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی تھی جسے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب زہرا ہوا۔

(مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح، ج۸، ص۴۵۲)

بتول و فاطمہ زَہرا لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نِگہت کا

(دیوانِ سالک از مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان)

خیال رہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا، از سرتا قدم بالکل ہم شکلِ مصطفٰی تھیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادگان میں یہ مُشابَہت تقسیم کر دی گئی تھی حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان رسول الله

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہُت مشابہ تھے اور حضرتِ سیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس سے نیچے کے حصّہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہُت مشابہ تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْــہ کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی۔

(مِرْاٰةُ الْمَنَاجِیح، ج۸، ص ۴۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قدرتی مُشابَہت

حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے **قدرتی مشابہت بھی اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ کردے تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا،) ''**مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ** جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔'' تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے اس کی محبوبیّت کا کیا حال ہوگا۔ (اَلْمَرْجَعُ السَّابِق)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیثِ پاک کے تحت شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمّت حضرتِ علّامہ **مفتی احمد یار خان نعیمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یعنی جو شخص دنیا میں کفار، فاسق و بدکار کے سے لباس پہنے، ان کی سی شکل بنائے کل قیامت میں ان کے ساتھ اُٹھے گا۔ اور جو متقی مسلمانوں کی سی شکل بنائے، ان کا لباس پہنے وہ کل قیامت میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! متقیوں کے زُمرہ

میں اٹھے گا۔ خیال رہے کہ کسی کی سی صورت بنانا تشبُّہ ہے اور کسی کی سی سیرت اختیار کرنا تخلُّق ہے یہاں تشبُّہ فرمایا گیا ہے۔ (اَلْمَرْجَعُ السَّابِق، ج۶، ص۱۰۹)

بہروپیا بچ گیا!

غرقِ فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے۔ مگر فرعونیوں کا ایک بہروپیا (بَہ ۔رُو۔پِ۔یا، نقّال) بچ گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ کیوں بچ گیا؟ فرمایا! اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔ مسلمان کو چاہئے کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادات میں بھی اچھوں خصوصاً اچھوں سے اچھے یعنی محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نقل کرنے کی نیت کرے۔ دل لگے یا نہ لگے شکل تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سی بن جاتی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اصل کی برکت سے خدا ہم نقالوں کو بھی بخش دے گا۔ (اَلْمَرْجَعُ السَّابِق، ج۶، ص۱۱۰)

عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ھے

یاد رکھئے! عورتوں کو مردانی وضع بنانا یعنی مردوں جیسا لباس و جوتے وغیرہ پہننا اسی طرح بال کٹوا کر مردوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کر دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہے، چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **397** صفحات پر مشتمل کتاب ''پردے کے بارے میں

سُوال جواب'' صفحہ 65 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: رحمتِ عالَمِیان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے دَیُّوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج٤، ص٥٩٩، حدیث٧٧٢٢)

مزید فرماتے ہیں: مَردوں کی طرح بال کٹوانے اور مَردانہ لباس پہننے والیاں اِس حدیثِ پاک سے عبرت حاصِل کریں، چھوٹی بچّیوں کے لڑکوں جیسے بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہَیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی احتیاط کریں تاکہ بچی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے ممتاز سمجھے اور ہوش سنبھالنے اور بالِغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات واَطوار شریعت کے مُطابق بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ''کبھی جنّت میں داخِل نہ ہوں گے۔'' یہاں اِس سے طویل عرصے تک جنّت میں داخِلے سے محرومی مُراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں مَعَاذَ اللّٰہ دوزخ میں جائیں گے وہ بِالآخِر جنّت میں ضَرور داخِل ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنّم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کرسکتا لہٰذا ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشِش اور جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلے

کی دُعا کرتے رَہنا چاہئے۔(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۶-۶۵)

کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک بے پردہ عورت کا عبرت ناک واقعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غالِباً شعبانُ الْمُعظَّم ۱۴۲۱ھ کا آخری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں مُنعقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اِجتماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہَم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے میّت کے ساتھ قَبر میں دَفن ہوگیا ہے۔ چُنانچہ بامرِ مجبوری دوبارہ قَبر کھودنی پڑی، جوں ہی قَبر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لِٹایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گِھگّی بندھ گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بِغیر جُوں تُوں مٹّی

پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جُرم دریافْت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جُرم تو نہیں تھا، البتّہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی اِنتقال سے چندروز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو　　تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی　　سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ!　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ فرعونی بہروپیا (بہ۔رُو۔پ۔یا، نقّال) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وجہ سے غرق نہیں کیا کہ اس کا ظاہر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسا تھا۔ ہم بھی اپنے اوپر غور کر لیں کہ ہمارا ظاہر کس طرح کا ہے؟ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بہنیں جن کو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آ گیا کہ دعوتِ اسلامی

نے انہیں نمازیں پڑھنے کا ذہن دیا، حیا کا درس دیا، مدنی بُرقع پہنایا، اسی ماحول کی برکت سے انہیں تلاوتِ قرآن کا ذہن ملا، درود وسلام کی ترغیب ملی، گھر درس کی سعادت نصیب ہوئی، مٹّی کے برتن میں کھانا کھانے کا ذہن ملا اور اس کے علاوہ اچھی اچھی نیّتیں کرنے، اذان کا جواب دینے، توبہ کے نوافل ادا کرنے، سنّت کے مطابق سونے، فضول سوالات سے بچنے، غصّہ کا علاج کرنے، آنکھ، کان، زبان کی حفاظت کرنے، باوضو رہنے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، نفاق سے بچنے کا ذہن اسی مدنی ماحول سے ملا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! اسی مدنی ماحول کی برکت سے ظاہر و باطن دُرُست ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطِمہ کے چلنے کا انداز

حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جمع تھیں اور ہم میں سے کوئی ایک بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہاں تشریف لائیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا چلنا حضورِ نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ما رَوَتْ عائشۃُ اُمُّ المؤمنین عن فاطمۃَ ج۹، ص۳۷۳، حدیث ۱۸۴۶۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدَہ فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ہر ہر ادا سنّتِ مصطفٰے کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدَہ فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چلنے کا انداز حضور نبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چلنے کے انداز کی طرح تھا، ہم بھی اپنے اوپر غور کر لیتی ہیں کہ ہم جب گھر سے نکلتی ہیں تو ہمارا کیا انداز ہوتا ہے؟ جاذبِ نظر بننے کے لئے ہم کس کس طرح کے فیشن اپناتی ہیں؟ ہمارے چلنے کا انداز کیا ہوتا ہے اور چلنے میں ہم کس کی نقل کرتی ہیں؟ اسلامی بہنوں کو گھر سے نکلتے وقت کن کن اِحتیاطوں کی ضرورت ہے مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صَفْحات پر مشتمل کتاب "**پردے کے بارے میں سوال جواب**" صفحہ 268 تا 270 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولٰینا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

عورت کا مَیک اپ کرنا کیسا؟

سُوال: عورت کا بناؤ سنگھار کرنا، چُست یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر مَیک اَپ کر سکتی ہے۔ باِجازتِ شَرعی مَثَلاً محارِم رشتے داروں کے یہاں جانے کے

موقع پر گھر سے باہَر نکلنے کیلئے لالی پاؤڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر مَعَاذَ اللّٰہ غیر مَردوں کے لئے جاذِبِ نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رَواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دوپٹّا جس سے بالوں کی رنگت جَھلکے یا باریک کپڑے کی جُرابیں جس سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عُضْو مَثَلاً سینے وغیرہ کا اُبھار نُمایاں ہو غیر مَحْرموں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوُجود ننگی

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو قسمیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اِس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آیندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک قسم ان عورتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذَرِیعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنّت میں داخِل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور اس کی خوشبو اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، بابُ النساءِ الکاسیات......الخ ص۸۴۶، حدیث۲۱۲۸، مُلَخَّصاً)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ذکر کردہ حدیثِ پاک کے ان الفاظ ''جو پہن کر ننگی ہوں گی'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصّہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصّہ ننگا رکھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عُیوب آج دیکھے جارہے ہیں۔ یا، **اللّٰہ** کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے ننگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ، تقویٰ سے ننگی ہوں گی۔ اور ''کوہانوں کی طرح ہوں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہُت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ وہ عورتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اُونچی گردن کیے سر اُٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اُونٹ کے تمام جسم میں کوہان اُونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اُونچے رہا کریں گے۔

(مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، ج۵، ص۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطمہ کا اندازِ گفتگو

حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرتِ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی اور کو حضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر مُشابہت رکھنے

والا نہیں دیکھا۔'' (اَلْاَدَبُ الْمُفْرَد، باب قیام الرجل لاخیه، ص۲۷۸، حدیث۹٤۷)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ گفتگو بیان کرتے ہوئے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (نہایت ہی وقار کے ساتھ) اس طرح (ٹھہر ٹھہر کر) گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جملوں کو گننا چاہتا تو وہ گن سکتا تھا۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب المناقب، بابُ صِفَةِ النَّبِیّ، ص۹۰۸، حدیث۳۵٦۷)

آواز کا پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اندازِ گفتگو بھی سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشابہت رکھنے والا تھا اسلامی بہنوں میں سے بعض تو چلا چلا کر باتیں کرتی ہوں گی۔ بعضوں کی آواز سے تو گھر والے کیا ہمسائے بھی پریشان ہوتے ہوں گے۔ آیئے! اس بارے میں بھی معلومات حاصل کیجئے کہ اسلامی بہنوں کی گفتگو کا انداز کیا ہو۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' صفحہ 90 تا 92

اور 254 تا 260 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولٰینا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

عورَت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سُوال: کیا اسلامی بہن نامَحرم پیر یا دیگر لوگوں سے بات کرسکتی ہے؟

جواب: صِرف ضَرورت کے وَقت کرسکتی ہے۔ اِس کی صُورَتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تمام مَحارِم (سے گفتگو کرسکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشۂ فتنہ نہ ہو، نہ خَلوَت (یعنی تنہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض نامَحرم سے بھی (بات کرسکتی ہے)۔ (فَتاوٰی رَضَوِیّہ، ج۲۲، ص۲۴۳)

پیر صاحب سے اُن کی اجازت کے بِغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہوسکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مُریدَنی کی فون پر بات چیت

سُوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بذَریعہ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دُعا کی درخواست کرسکتی ہے؟

جواب: کر تو سکتی ہے۔ مگر نامَحرم پیر صاحِب (یا کسی بھی غیر مرد سے ضَرورتاً بھی بات

کرنی پڑ جائے تو اُس) سے لب ولَہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آواز لَوچ دار ونرم اور انداز بے تکَلُّفانہ، نہ ہو۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الصلٰوۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج ۲، ص ۹۷، مُلَخَّصاً)

چُونکہ اِس کی رِعایت بہُت مُشکِل ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے مَحارِم کے ذَرِیعے پیر صاحِب تک پہنچائے۔ نیز بلا حاجت نامحرم پیر صاحِب سے بھی گفتگو نہیں کر سکتی۔ مَثَلاً محض سلام دُعا اور مزاج پُرسی وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخِل نہیں۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سُوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے مَنع کیا کہ اِس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہَر نہیں جاتی مگر تجرِبہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذَرِیعے عورت کی آواز عُموماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگِ مدینہ عُفِی عنہ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ فُلاں جگہ محفل میں ایک صاحِبہ مائیک پر بیان فرما رہی

تھیں، بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس نِسوانی آواز نے رَس گھولا تو ان میں سے ایک بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے! جب آواز اتنی پُرکشِش ہے تو خود کیسی ہوگی!!!وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه۔

اسلامی بہنیں مائیک استِعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات اور اجتماعِ ذکر ونعت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استِعمال پر پابندی ہے۔ لہٰذا اسلامی بہنیں ذِہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ **یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوُجُود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔** میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں **میلاد شریف** پڑھتی ہیں اور آواز باہَر تک سُنائی دیتی ہے، یونہی مُحَرَّم کے مہینے میں کتابِ شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورَس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی

خوش الحانی کہ اجنبی سے مَحَلِّ فتنہ ہے۔ (فَتَاوٰی رَضَوِیَّہ، ج۲۲، ص۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ایک اور سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: **عورت کا** (نعتیں وغیرہ) **خوش اِلحانی سے باآواز ایسا پڑھنا کہ نامَحرموں کو اُس کے نغمے** (یعنی راگ وتَرنُّم) کی آواز جائے حرام ہے۔ "فتاویٰ نَوازِل از فقیہ ابوالّیث سمرقندی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا "عورۃ" یعنی مَحَلِّ سِتْر (چھپانے کی چیز) ہے۔ "کافی (از) امام ابو البرکات نسفی" میں ہے، عورت بُلند آواز سے تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابلِ سِتْر (چھپانے کے قابل چیز) ہے۔ (فَتَاوٰی رَضَوِیَّہ، ج۲۲، ص۲۴۲)

عَلّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں، عورَتوں کو اپنی آواز بُلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اُتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نَرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تَقْطِیع کرنا (کاٹ کاٹ کر تَخلیلی عَروض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اَشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورَتوں کو اجازت نہیں دیتے، اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور اُن مردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اِسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ

اذان دے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم (رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج۲، ص۹۷، مُلَخَّصاً)

بَر آمَدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سُوال: بَر آمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بُلند آواز سے باتیں کرنا، کیسا ہے؟ اِسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک دوسرے کو پُکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مُناسِب ہے؟

جواب: یہ اِنتہائی غیر مُناسِب ہے کیونکہ اِس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں تک آواز پہنچنے کا قوی اِمکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے کوئی ضَروری کام ہے تو اس کے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا اِنٹر کام کے ذَرِیعے بات چیت کرلے۔

بچّوں کو ڈانٹنے کی آواز

سُوال: اچّھا یہ بتایئے کہ بچّوں کو ڈانٹتے وقت اسلامی بہن کا آواز بُلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اِس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہَر نکلے، انتہائی نامناسِب اور مُضحکہ خیز ہے۔ بچّوں پر بات بات پر چلّاتے رہنا حَماقت بھی ہے کہ اِس طرح بچّے مزید "آزاد" ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچّوں کو رُسوا کرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اُس کا نَنّھا

سادل "باغی" ہو جاتا ہے۔ بچّے کی موجودگی میں کسی معزز شخص سے اُسی بچّے کے بارے میں اِس طرح کی شکایات کرنا مثلاً "اِس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہُت کرتا ہے بہُت شرارتی ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ" عقلمندی نہیں، کیوں کہ اس سے بچّے کی اصلاح ہونا درکنار اُلٹا ذِہن یہ بنتا ہوگا کہ مجھے ماں باپ نے فُلاں کے سامنے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اِس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچّے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقتاً ذلیل وخوار کرنا بھی شامل ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

ہے فلاح کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صداقتِ سیدہ زہراء

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سچا اُن کے والد کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی، مسندِ عائشه ج ٤، ص ٦٥، حدیث ٤٦٩٨)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود سچی اور سچے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی ہیں۔ سچ کی بہُت زیادہ برکات

ہیں، آیئے! آپ کی خدمت میں اس کی چند برکات پیش کی جاتی ہیں چُنانچہ

سچ کی برکتیں

حضرتِ سیِّدُ ناعبدُ الرَّحمٰن بن حارِث بن ابوقُراد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور وضو فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُسالَہ مبارَکہ کی جستجو کی اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کیا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تم سے محبت کریں تو جب امانتیں تمہارے سپرد کی جائیں تو انہیں ادا کر دیا کرو اور جب تم بولنے لگو تو سچ بولا کرو اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔

(مَجمَعُ الزَّوَائِد، ج۸، ص٤٨٤، حدیث١٤٠١٦)

حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضورِ نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

’’چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں ہوں تو تمہیں دنیا کی کسی محرومی کا احساس نہیں ہو گا: (۱)......امانت کی حفاظت کرنا (۲)......سچ بولنا (۳)......حُسنِ اَخلاق اور (۴)......حلال کمائی کھانا۔

(مُسنَدِ اَحمَد، مُسنَدِ عَبد اللّٰہ بن عمرو، ج۳، ص۵۸٤، حدیث٦٨١٢)

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ’’جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کے لئے جنّت کے کنارے پر ایک گھر کی ضَمانت دیتا (یعنی ذِمّہ داری لیتا) ہوں، جھوٹ اگرچہ مزاح کے طور پر ہی ہو، ترک کرنے والے کو جنّت کے وَسط (یعنی درمیان) میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور اچھے اَخلاق والے کو جنّت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔

(سُنَنُ اَبِیْ داوٗد، کتابُ الادَب، باب فی حُسنِ الخُلُق، ص۷۵۵ حدیث٤٨٠٠)

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی میں نجات ہے۔ (مَکارم الاخلاق لابنِ اَبِی الدُّنیا، ص۱۱۱)

خدا ہم کو سچ بولنے کی دے توفیق
تُو مُنہ سوچ کر کھولنے کی دے توفیق

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کی نحوستیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوٹ ایسی بری چیز ہے جو تمام اَدیان میں حرام ہے اور ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں، اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی، قرانِ مجید میں کئی مقامات پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی برائی ذکر کی گئی، چُنانچہ عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”صدق کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدِّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔" (صَحِیْح مُسْلِم، کتابُ البر والصلة، بابُ قُبْحِ الکَذِبِ......الخ، ص۱۰۰۸، حدیث۲۶۰۷)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عظیم ہے: جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی ہی چیز ہے) اس کے لئے جنّت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے (یعنی حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا)، اس کے لیے وسطِ جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کئے، اس کے لئے جنّت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (جَامِعُ التِّرمِذِی، کتابُ البِرِّ وَالصِّلَة، بابُ مَا جَآءَ فِی المِرَاءِ، ص۴۸۴، حدیث۱۹۹۳)

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فِرِشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔"

(جَامِعُ التِّرمِذِی، مَا جَاءَ فی الصِّدقِ وَالکَذِب، ص۴۸۱، حدیث۱۹۷۲)

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن اُسَید حَضْرَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی

خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔ (سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗد، کتابُ الادَب، بابٌ فِی الْمَعَارِیْض، ص۷۷۸، حدیث ۴۹۷۱)

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: **"مومن کی طبع میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ تمام خصلتیں ہوسکتی ہیں۔"** (مُسْنَدِ اَحْمَد، ج۹، ص۱۷۲، حدیث ۲۲۸۰۶) یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں، مومن کو ان سے دُور رہنے کی بہُت زیادہ ضرورت ہے۔

اللّٰہ! ہمیں جھوٹ سے، غیبت سے بچانا مولیٰ! ہمیں قیدی نہ جہنّم کا بنانا
اے پیارے خدا! از پئے سلطانِ زمانہ جنّت کے محلّات میں تُو ہم کو بسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہُت زیادہ لگاؤ تھا، سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی مشقت میں دیکھ کر

برداشت نہ کرسکتی تھیں، چُنانچِہ

بابا جان کی مشقّت کو دیکھ کر رونا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد پہلے حضرتِ سیّدہ فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا کے گھر اور پھر اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہُنَّ کے گھر تشریف لے جاتے، راوی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیّدہ فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے دروازے پر آپ کا استقبال کیا اور آپ کو دیکھ کر رونے لگیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ عرض کی: میں آپ کا رنگ بدلا ہوا اور تکلیف میں دیکھ رہی ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا! تیرے باپ کو اللہ تعالٰی نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا ہے کہ رُوئے زمیں پر کوئی شہری اور دیہاتی گھر نہ بچے گا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے باپ کے ذریعے یہ کام (یعنی دینِ اسلام) عزّت کے ساتھ پہنچا دے گا، یہ دین وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک رات کی پہنچ ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، عُرْوَہ بن رُوَیم لَخمِی، ج ۹، ص ۲۶۴، الحدیث: ۱۸۰۴۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! ضمناً کچھ سفر کی سنتیں اور آداب مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **696** صَفحات پر مشتمل کتاب **''نیک بننے اور بنانے کے طریقے''** صَفْحَہ **568** تا **576** پر ہے: ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا سنّت ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعَات، ج۵، ص۱۶۱)

چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، حضورنبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک کے لئے **جمعرات** کے دن روانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **جمعرات** کو روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (**صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الجهاد والسیر، بَابُ مَنْ اَرَادَ غَزْوَۃً......الخ، ص۷۶۰، حدیث۲۹۵۰**)

چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کروائے اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔

(بَہارِ شَرِیْعَت، ج۱، حصّہ۶، ص۱۰۵۲، مفهوماً)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس کے پاس اس کا بھائی معذرت لے کر آئے تو وہ اس کا عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل

پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ (اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِم، كتاب البر والصلة، بروا آباء كم تبركم ابناؤكم، ج٥، ص٢١٣، حديث ٧٣٤٠ مُلْتَقَطًا)

لباس سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "اَلْحَمْد اور قُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

سفر پر جانے والے کو چاہئے کہ یہ 5 سورتیں پڑھ لیا کرے۔

(۱)......قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک (۲)......اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک (۳)......قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔ (۴)......قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔ (۵)......قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

سرورِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: "اے جبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو)"؟ ارشاد فرمایا: یہ 5 سورتیں پڑھ لیا کرو:

(۱)......قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک (۲)...... اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک (۳)......قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک (۴)......قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور (۵)......قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو (اس طرح ان پانچ سورتوں میں بِسْمِ اللّٰه 6 بار پڑھی جائے گی)۔" حضرتِ سیِّدُنا جبیر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے رُفقاء میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔ (کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب السفر، من قسم الافعال، ج٣ الجزءُ السادس، ص٣١٤، حدیث١٧٦٤٥)

نوٹ!!

اسلامی بہنیں ناپاکی کے ایام میں سورۂ نصر وسورۂ کافرون نہیں پڑھ سکتیں باقی تینوں سورتیں لفظِ قل کے بغیر قرآن کی نیت کے بغیر بنیتِ دعا وثناء پڑھ سکتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنے محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب سنئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اَکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کا چہرہ راہِ خدا میں گردآلود ہوجائے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا میں گردآلود ہوجائیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرمادے گا۔“

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ج٤، ص٢٥٠، حدیث٧٣٥٥)

مسافر کو چاہئے کہ وہ دُعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دُعا مقبول ہے اسی طرح مظلوم کی دُعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی دعائیں مستجاب (یعنی مقبول) ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱)......مظلوم کی دُعا (۲)......مسافر کی دُعا (۳)......باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دُعا۔ (جَامِعُ التِّرمِذِی، کتاب الدعوات، باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر، ص۷۹۳، حدیث۳۴۴۸)

جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں: ''اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہ یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔''
(اَلْحِصْنُ الْحَصِیْن، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۲ مُلَخَّصاً)

سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنّتِ مبارکہ ہے۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: ''جب سفر سے کوئی واپس آئے تو (گھر والوں کے لئے) کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔'' (کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب السفر، قسم الاقوال، ج۳، الجزء السادس، ص۳۰۱، حدیث۱۷۵۰۲)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا شوہر یا مَحرم کے بغیر تنہا تین دن کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، یہاں تک کے اگر عورت کے پاس سفرِ حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان مَحرم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گنہگار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہوجائے گا۔ البتہ فقہائے متاخرین (مُ۔تَ۔اَخ۔خِ۔رِین) نے ایک دن کی مسافت پر عورت کے بے مَحرم جانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ **(مأخوذ از رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الحج، مطلب فی قولهم يُقَدَّمُ حَقُّ الْعَبْدِ......الخ ج۳، ص۵۳۳)**

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صفحہ **752** پر ہے: عورت کو بغیر مَحرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچّہ یا مَعتُوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالغ مَحرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ **(فَتَاوٰی عَالَمْگِیْرِی، کتاب الصلٰوۃ، الباب الخامس عشر فی صلٰوۃ المسافر، ج۱، ص۱۵۶،۱۵۷)**

بَیان کردہ مسئلہ میں ''تین دن کی مسافت'' کا ذکر ہے، خشکی کے سفر میں تین دن کی مسافت سے مراد ساڑھے **57** میل کا فاصلہ ہے۔ **(مـأخُـوْذ از فَتَـاوٰی**

رَضَوِیَّه (مُخَرَّجَه) ج۸، ص۲۷۰) کلومیٹر کے حساب سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر بنتی ہے۔(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۶۳، ۱۶۴ بِتَصَرُّفٍ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنّت کی نبیِّ رحمت سے محبّت

سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بچپن ہی سے بے حد صابرو شاکر، متوکل، متین، سنجیدہ اور اطاعت شعار تھیں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت واُلفت اور خدمت ورفاقت کا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خوب خوب حق ادا کیا اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذراسی تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ایک روز ایک نابکار نے راہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ مبارک پر خاک ڈال دی۔آپ اسی حالت میں گھر تشریف لے گئے آپ کی صاحبزادی نے دیکھا تو پانی لے کر سر مبارک کو دھونے لگیں اور روتی جاتی تھیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جانِ پدر! اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو بچالے گا۔''

(سیرتِ رسولِ عربی، ص ۶۳)

اُونٹنی کا بچّہ دان

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32

صفحات پر مشتمل رسالے ''بُڈھا پُجاری'' صفحہ 28 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: ایک دن حُضور سراپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کعبۂ معظّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور کفّارِ قریش ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم ان کو دیکھ رہے ہو؟ پھر بولا: تم میں کون ایسا ہے جو فُلاں قبیلے سے ذَبح کردہ اونٹنی کا بچّہ دان اُٹھالائے اور جب یہ سجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں پر رکھ دے ؟ اس پر بد بخت عُقبہ بن ابی مُعیط اٹھ کر چل دیا اور بچّہ دان (یعنی وہ کھال جس میں اونٹنی کا بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) لاکر رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان رکھ دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی حال میں رہے اور سرِ مبارک سجدے سے نہ اٹھایا اور وہ سب کے سب قہقہے مار کر ہنستے رہے، یہاں تک کہ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمۃ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (جن کی عمر اُس وقت بمشکل آٹھ سال تھی) آئیں اور انہوں نے حبیبِ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشتِ اطہر سے اس گندگی کو اُٹھا کر پھینکا۔ تب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا سرِ اقدس اٹھایا اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار ہوئے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان قُریشیوں کو پکڑ۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ابوجہل بن ہشام، عُتبہ بن رَبیعہ، شَیبہ بن ربیعہ، ولید بن عُتبہ، اُمَیّہ بن خلف

اور عُقبہ بن اَبی مُعیط کو پکڑ۔ اس حدیثِ پاک کے راوی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن **مسعود** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو بدر کے روز مقتول (یعنی قتل شدہ) دیکھا۔ وہ بدر کے **کنوئیں** میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کِتَابُ الصَّلٰوۃ، بَابُ الْمَرْأَۃِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّی شَیْئًا مِنَ الْاَذٰی، ص۱۹۸، حدیث ۵۲۰)

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم
جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ مصطفٰے میں محبوبیّت

ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک فرش پر بٹھا کر ان کی دل جوئی فرمائی۔ حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں یا میں؟ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ مجھے تم سے زیادہ اور تم اس سے زیادہ پیارے ہو۔

ایک اور ایمان افروز روایت سنئے! حضرتِ سیِّدُنا جمیع بن عمیر تیمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں میں اپنی پھوپھی کے ساتھ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے عرض کی گئی: حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پھر عرض کی گئی: مردوں میں سے؟ فرمایا! ان کے شوہر، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بہُت روزے رکھنے والے اور کثرت سے قیام کرنے والے ہیں۔ (**سُنَنُ التِّرمِذِی، اَبوابُ المَنَاقِب......الخ، باب فضل فاطمة، ص ۸۷۲، حدیث۳۸۷۷**)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ ہے حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حق گوئی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ نہ فرمایا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ پیاری ''میں'' تھی اور میرے بعد میرے والد بلکہ جو آپ کے علم میں حق تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اگر یہی سوال حضرتِ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہوتا تو آپ فرماتیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زیادہ پیاری جنابِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں پھر ان کے والد۔ معلوم ہوا کہ ان کے دل بالکل پاک و صاف تھے۔ افسوس ان پر جو ان حضرات کو ایک دوسرے کا دشمن کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ محبت بہت قسم کی ہے اور محبوبیّت کی نوعیتیں مختلف ہیں اولاد میں سب سے زیادہ پیاری جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ہیں، بھائیوں میں سب سے زیادہ پیارے علی مرتضٰے رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ ہیں ازواجِ پاک میں بہت پیاری جنابِ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا ہیں، غرض کہ ایک محبت کے سلسلہ میں جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا بہت پیاری دوسرے سلسلہ میں حضرتِ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا بہت پیاری۔ مقابلہ ایک سلسلہ کے افراد میں ہوتا ہے۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، اھل بیت کے فضائل ج۸، ص۴۶۹)

جگر گوشۂ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: "فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا) تمام اہلِ جنّت یا مؤمنین کی عورتوں کی سردار ہے۔" مزید فرمایا: "**فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے** جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔" (مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب المناقب، باب مناقب اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج۲، ص۴۳۵۔۴۳۶، حدیث۶۱۳۸۔۶۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ مصطفٰے کی ابتدا و انتہا

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو سب سے آخر میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر

سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات فرماتے۔(اَلْمُسْتَدرَك لِلْحَاكِم، كتاب معرفة الصحابة، اذا سافر النبی...... الخ، ج ٤، ص ١٤١، حديث ٤٧٩٢)

آمدِ مصطفٰی پر اندازِ استقبال

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ، صِدِّیقہ، طیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارَک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔(سُنَنُ التِّرمِذِی، ص ٨٧١، حديث ٣٨٧١ ملتقطاً)

امیرِ اہلسنّت اور اِتّباعِ سنّت

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا اندازِ سفر بھی کچھ اس طرح سے ہے کہ جب آپ سفر کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے جاتے ہیں تو اپنی شہزادی سے ملاقات کرکے جاتے ہیں اور جب واپس تشریف لاتے ہیں تو اکثر سب سے پہلے اپنی شہزادی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ اَحادیثِ مبارَکہ میں بیٹی کے بہُت زیادہ فضائل وارِد ہیں، چُنانچہ

''بیٹی'' کے چار حروف کی نسبت سے 4 فرامینِ مصطفٰے

(1)......جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو ربِّ ذوالجلال لڑکی کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسے خوب برکت پہنچاتا ہے اور کہتا ہے: کمزور سی مخلوق کمزور سے پیدا ہوئی، اس کی نگہداشت کرنے والے کی قیامت تک مدد کی جائے گی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، باب الباء، من اسمه بکر، ج ۲، ص ۲۲۹، حدیث ۳۱۰۱)

(2)......جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنّت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا میں اُس جہاد کرنے والے کی مِثل اَجر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نَماز قائم کی۔ **(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْهِیب، کتاب البر والصلة، الترغیب فی کفالة الیتیم...... الخ ص ۸۱۷، حدیث ۳)**

(3)......جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور اُن کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے تو داخِلِ جنّت ہوگا۔ **(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة......الخ، ص ۴۷۰، حدیث ۱۹۱۳)**

(4)......جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نِکاح ہو جائے یا وہ صاحِبِ مال ہو جائیں۔ **اَشِعَّةُ اللَّمعَات، ج ۴، ص ۱۳۲**) تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنّت واجِب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو

لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی اَجر وثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذِکر کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شَرحُ السُّنَّۃِ لِلبَغوِی، ج۶، ص۴۵۲، حدیث۳۳۵۱ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا شہزادی کو نماز کے لئے بیدار کرتے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: چھ مہینے تک نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ معمول رہا کہ نمازِ فجر کے لئے جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ''اے اہلِ بیت! نماز، اللہ عَزَّوَجَلَّ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب تفسیر القراٰن، باب ومن سورۃ الاحزاب، ص۷۴۱، حدیث۳۲۰۶)

پارہ 16، سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 132 میں ارشادِ ربُّ الْعُلٰی ہے:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

"تفسیرِ نورُالعرفان" میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ گھر میں رہنے والے تمام لوگ انسان کے اہل کہلاتے ہیں۔ بیویاں، اولاد، بھائی، برادر وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ نمازی کامل وہ نہیں جو صرف خود نماز پڑھ لیا کرے بلکہ وہ ہے جو خود بھی نمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو نمازی بنا دے۔ تیسرے یہ کہ حکمِ نماز کی نوعیتیں جُدا گانہ ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بیوی کو مار کر نماز پڑھائے۔ بھائی برادر کو زبانی حکم دے۔ (تفسیر نور العرفان، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الاٰیۃ:۱۳۲، ص۳۸۶)

صدائے مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر جاتے اور اُنہیں نماز کے لئے اُٹھاتے۔ اَسلافِ اُمّت کا بھی یہی معمول تھا۔ آپ بھی کوشش کیجئے کہ نمازِ فجر میں خود بیدار ہو کر اپنے محارم کو بھی بیدار فرمایا کریں، اگر آپ سے چھوٹے نماز میں سستی کرتے معلوم ہوں تو انہیں حسبِ موقع ڈانٹ کر نماز پڑھائیں اور بڑوں کو ادب کے دائرے میں رہ کر عرض کریں۔

میں نماز نہیں پڑھتی تھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے!

اس سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول نے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی بنا دیا، فیشن کے متوالوں کو سنّتوں پر عمل کا ذہن دیا، لندن، پیرس کے سپنے دیکھنے والوں کو مدینے کا دیوانہ بنایا اور نہ جانے کیسے کیسے بگڑوں کو راہِ راست پر لایا، ایسی ہی ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چُنانچِہ پنجاب (پاکستان) میں مقیم اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں تو مذہبی تھا کہ میرے ابّو جان مسجِد میں مؤذِّن اور بڑی بہن اور بھائی جان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، مگر میرا ذہن دُنیاوی لذّتوں میں بدمست اور نفس گناہوں پر دلیر تھا، نَمازیں قضا کر ڈالنا میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔ اُن کے محبّت بھرے انداز سے میرا دل پسیج گیا اور میں نے اِجتماع میں شرکت کی نیّت کر لی۔ جب وہاں گئی تو ایک مُبلِّغہ دعوتِ اسلامی نے **"بے نَمازی کی سزائیں"** کے موضوع پر دل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سُن کر میں تھرّا اٹھی اور میں نے پکّی نیّت کی کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد میری کوئی نَماز قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ ربیعُ النُّور شریف کا موسِمِ بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے اجتماعِ میلاد میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے **"TV کی تباہ کاریاں"** بیان کیں۔ اس بیان کو سُن کر میرے رُونگٹے کھڑے ہوگئے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ وہ دن

اور آج کادن میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر اپنی اِصلاح کی کوششوں میں مصروف ہوں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! فیشن کی متوالی کا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں دل چوٹ کھا گیا اور وہ قران وسنّت کی راہ پر آ گئیں اور ان اسلامی بہنوں کے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن گئیں جنہوں نے اسے اجتماع کی دعوت دی تھی کہ رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اِنَّ الدَّالَ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے ہی کی طرح ہے۔'' (سُنَنُ التِّرْمِذِی، ابواب العلم، ما جاء الدال علی الخیر کفاعله، ص٦٢٨، حديث ٢٦٧٠) آپ بھی اس فرمانِ عالی پر عمل کی نیّت فرمالیجئے کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی اسلامی بہن کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قران وسنّت کی راہ پر آ گئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہوگا اور اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدَنی ذہن بنائے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے **''مدَنی انعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارِم کو، جن کی عُمر 22 سال یا اس سے زیادہ ہے، ''مدَنی قافلوں'' میں سفر کرواتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه، ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو لبیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدَنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

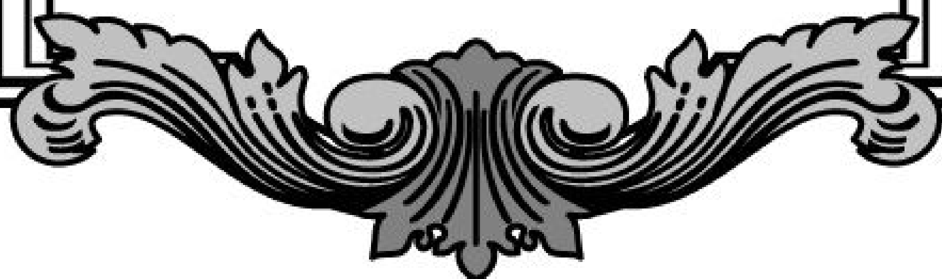
مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا



خاتونِ جنّت

کا

اِیثار و سخاوت



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاتونِ جنّت کا اِیثار و سخاوت

دُرُود شریف کی فضیلت

صاحبِ مرویّاتِ کثیرہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باقرینہ ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فِرِشتے ہیں، جو ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) **بیٹھو**۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر **آمین** (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر **دُرُود بھیجتے** ہیں تو وہ فِرِشتے بھی ان کے ساتھ مل کر **دُرُود بھیجتے** ہیں حتی کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں، پھر فِرِشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے **خوشخبری** ہے کہ یہ **مغفرت** کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (**جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی، قسم الاقوال، تتمۃ حرف الھمزہ مع النون ج۳، ص۱۲۵، الحدیث ۷۷۵۰**)

وہ سلامت رہا قِیامت میں | پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر | میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کردگار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کون نہیں جانتا کہ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اس فقیدُ المثال (بے مثال) عظمت کے مالک باپ کی لختِ جگر ہیں جن کے قدموں میں دنیا بھر کے خزانے بچھے رہتے تھے اور اسلام کے اس مایہ ناز فرزند کی اَہلیہ تھیں جن کی شمشیرِ جوہر دار نے صفحۂ ہستی پر انمٹ (نہ مٹنے والے) نُقُوش ثبت کر کے دنیا کو ورطۂ حیرت (وَرْ۔طہ۔یعنی انتہائی حیرانی) میں ڈال دیا تھا، دنیا اس گھرانے کے تقدُّس کی قسم کھاتی تھی، لیکن اس کے باوجود دُخترِ خیرُ الانام کی زندگی اس حالت میں گزری کہ کبھی پیٹ بھر کر دو وقت کی روٹی نصیب نہ ہوئی، جو ملتا اس کو دوسروں پر نچھاور کر دیتیں اور خود فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتیں اور جس مکاں میں رہتیں وہاں آرائش و زیبائش کا نام و نشان تک نہ تھا قیمتی اور خوبصورت بستر وغیرہ کا ذِکر ہی کیا وہاں تو بعض اوقات معمولی سا بستر بھی بمشکل میسر آتا۔ ایک دفعہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی محبوب نورِ نظر سے ملنے تشریف لائے تو دیکھا کہ اس قدر چھوٹی چادر اَوڑھ رکھی ہے کہ سر ڈھانپتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور پاؤں چھپاتی ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔

(ماخوذ از مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب، باب فی فضل الفقراء ص ۱۸۰)

اس ناداری اور اَفلاس کی وجہ یہ نہ تھی کہ دنیا کی دولت انہیں مل نہ سکتی تھی بلکہ یہ خاندانِ نُبُوَّت کا وہ اِمتیاز ہے جس نے فقر و اِستِغنا کا آخری تصوُّر قائم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جیتے اور مرتے ہیں دنیا کی زیبائش و آرام اور اَثاثہ و دولت ان کے لئے خاکِ پا سے بھی کم تر حیثیت رکھتی ہے وہ دنیا کو دینے کے عادی ہوتے ہیں، لینے کے نہیں اور ناموری اس وقت مزید عروج و دوام پا لیتی ہے جب بندہ اَفعالِ محمودہ پر کاربند اور اَخلاقِ حَسَنَہ سے مُتَّصِف ہو جاتا ہے بنتِ رسول فاطمہ بتول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ناموری اور نیک نامی سے کون مسلمان ناواقف ہے حسب و نسب کی برتری اور مذہب و ملّت کی طرف سے ملنے والی بڑائی تو ہے ہی مزید نیک اَفعال و حُسنِ اَخلاق نے سونے پر سہاگے کا کام کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ہمیشہ کے لئے اَوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے مکتوب اور اَذہانِ مؤمنین میں منقوش ہو گیا۔

سائلین کی حاجت روائی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صفحہ 1442 پر ''تفسیرِ خزائنُ العرفان'' کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے

کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم وحضرتِ سیّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سیّدَتُنا فِضَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ان شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی صحّت یابی کے لئے **تین روزوں** کی مَنّت مانی۔ **اللّٰہ** تعالٰی نے صحت دی، نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے؛ **حضرتِ سیّدُنا مولیٰ علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک یہودی سے **تین صاع** جَو لائے، حضرت خاتونِ جنّت نے ایک ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) تینوں دن پکایا لیکن جب اِفطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن **مسکین**، ایک دن **یتیم** اور ایک دن **قیدی** دروازے پر حاضِر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خَزائِنُ الْعِرفَان، پ۲۹، الدّھر تحت الایۃ:۸ ص۱۰۷۳، ملخصاً)

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابِر تھے **محمّد** کے گھرانے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"حسینؔ" کے چار حروف کی نسبت سے ذکر کردہ حکایت کے 4 مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدۃُ النّساء فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنۡھَا کی ذکر کردہ حکایت سے ہمیں نذر، سخاوت، ایثار اور کھانا کھلانے کے متعلّق چند مدنی پھول چُننے کو ملے۔ آیئے! کچھ ان مدنی پھولوں کے بارے میں مُلاحظہ فرمائیے:

پہلا مدنی پھول...... نذر:

نذر کسے کہتے ہیں؟

شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰی اعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: نذر و منّت شریعت میں **اس عبادت کے کام کو کہتے ہیں جو بندہ خود اپنے اوپر لازم کر لے** مثلاً یہ کہا کہ اگر میرا فلاں مقصد پورا ہو گیا تو میں اتنی رکعتیں نفل پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو خدا کی رضا کے لئے کھانا کھلاؤں گا یا کوئی بھی نیک کام کروں گا۔

(مَسَائِلُ الْقُرْاٰن، منت ماننے کا بیان، ص۱۹۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نذر کے بارے میں اہم معلومات

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی ''مراٰۃُ المناجیح'' جلد5 صفحہ202 پر فرماتے ہیں: غیرِ واجب عبادت کو اپنے پر واجب کر لینا نذر ہے، نذرِ شرعی میں یہ شرط ہے کہ ایسی چیز کی نذر مانی جائے جو

کہیں نہ کہیں واجب ہو، جو چیز کہیں واجب نہ ہو اس کی نذرِ شرعی درست نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ وہ کام عبادت ہو، تیسرے یہ کہ خالص **اللہ** تعالیٰ کے لئے ہو کسی بندے کے لئے نہ ہو کیونکہ نذرِ شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف ربّ تعالیٰ کی ہی ہوسکتی ہے، ہاں! نذرِ لغوی بمعنے نذرانہ بندوں کی ہوسکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں فاتحۂ بُزُرگان، گیارہویں شریف کی نذر ماننا شرعی نذر نہیں۔ لغوی نذر ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، باب فی النذور الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۲)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے [1] یا فُلاں بُزُرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دِلانے یا غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا توشہ [2] یا شاہ عبدالحق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرے تو اچھا ہے۔ ہاں! البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلافِ شرع اوس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے (یعنی رات بھر جاگتے ہیں) جس میں کنبہ (یعنی خاندان) اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی

---

(1)...... مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔ (2)...... یعنی کسی ولی یا بُزُرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے بعض لوگ تاشے[1] باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا اِنتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلا وا دینا اور اس کے لئے تاریخ مُقرَّر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش اِلحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔ (بھارِ شریعت، منت کا بیان ج۲،حصہ نہم، ص۳۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنّت کے بارے میں فرمانِ ربُّ العِزّت

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت نمبر 270 میں مَنّت کے بارے میں ارشادِ رَبُّ الْعِزَّت ہے:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم جو خرچ کرو یا منّت مانو اللّٰہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(1)......ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل سیِّد حافِظ مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **''تفسیرِ خزائنُ العِرفان''** میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: شرع میں نذر عبادت اور قربتِ مقصودہ ہے اسی لئے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص **اللہ** تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ **اللہ** کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرّر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا، یاربّ! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے کہ فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدّام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۷۰، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منّت پوری کرنے والوں کی مدح سرائی

اپنی منّت کو پورا کرنا قابلِ تعریف اور ثواب کا کام ہے جیسا کہ امیرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم وحضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فِضّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شفایابی پر روزوں کی منّت

کو پورا کیا تو ان کی مدح میں **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 29 سُوْرَۃُ الدَّھْر کی آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا۝ (پ۲۹، الدھر:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا منّت ماننا

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سیّد حافظ مفتی محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **''تفسیرِ خزائنُ العرفان''** میں فرماتے ہیں حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی اور حضرتِ سیّدُنا طلحہ اور حضرتِ سیّدُنا سعید بن زید اور حضرتِ سیّدُنا حمزہ اور حضرتِ سیّدُنا مُصعب وغیرہم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے نذر مانی تھی کہ وہ جب رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں، ان کی نسبت اس آیت میں اِرشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الایہ:۲۳، ص۷۷۷) اور حضرتِ سیّدُنا حمزہ و مصعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا شہید ہو گئے، چُنانچہ

پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 23 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ٘ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾

(پارہ ۲۱، الأحزاب: ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منّت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کون سی منّت مانی جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ منّت ماننا جائز ہے اور جائز منّت پوری کرنے پر مدح سے بھی نوازا گیا ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کردہ آیتِ مبارکہ میں مُلاحظہ فرمایا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی گناہ کی منّت مانی ہو تو اسے ہرگز ہرگز پورا نہ کیا جائے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1182** صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد دُوُم صَفْحَہ **318** پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی منّت کے مُتعلق بہُت ہی اہم مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منّتیں مانتی ہیں جن کا

جواز کسی طرح ثابت نہیں اوّلاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے مُعامَلہ میں اپنے لغو (یعنی فضول) خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مرجائے گا، بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی۔ منّت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرانِ مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سُنّی عالم سے دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں۔

مزید فرماتے ہیں: ”عَلَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور (منّت کی) بَدّھی (یعنی پٹکا یا پھولوں کا ہار یا گلے میں پہننے کا ایک زیور) پہنانے اور مرثیہ کی مجلس (1) کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات (یعنی بیہودہ رسموں) کی منّت سخت جہالت ہے ایسی منّت ماننی نہ چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔“ (بہارِ شریعت، منت کا بیان، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ زینب بنتِ جَحش کی نَذر

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **59** صفحات پر مُشتمل اُمَّہاتُ المؤمنین کے فضائل ومناقب پر مُشتمل ایمان اَفروز

(1)......وہ مجلس جس میں شہدائے کربلا کے مصائب وشہادت کا نوحہ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

کتاب ''اُمّہاتُ المؤمنین'' صفحہ 43،44 میں ذکر کردہ کلام کا خُلاصہ ہے:

جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح کے متعلِّق قرانِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (پ۲۲، الأحزاب:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔

تو حضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور اس کو یہ خوشخبری سنائے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ فرما دیا ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خادِمہ حضرتِ سیِّدَتُنا سلمیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دوڑتی ہوئی حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سنا کر خوشخبری دی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس بشارت سے اس قدر خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اُتار کر اس خادِمہ کو اِنعام میں دے دیا، سجدۂ شکر بجا لائیں اور نذر مانی کہ 2 ماہ روزہ دار رہوں گی۔ (مَدارِجُ النُّبُوّت (مترجم)، باب دوم ذکر امهات المؤمنین...الخ، ج۲، ص۶٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”نذر“ کے تین حروف کی نسبت
نذر کے متعلق 3 اَحادیثِ مبارَکہ

﴿1﴾......اُمُّ المؤمنین زوجہ سیّدُ المرسلین سیّدہ، عالمہ حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، اَنبیاء کے سرور، دوعالَم کے دِلبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رُوح پرور ہے: ”مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَہٗ فَلَا یَعْصِہٖ یعنی جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی نذر مانے وہ اس کی اِطاعت کرے اور جو اس کی نافرمانی کی نذر مانے، وہ نافرمانی نہ کرے۔“

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، ص۱۶۳۵، الحدیث۶۶۹۶)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ”مراۃُ المناجیح“ جلد5 صفحہ203 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت تو ویسے بھی کرنی چاہئے اور جب نذر مان لی تو بدرجہ اَولیٰ کرنی چاہئے۔ خیال رہے کہ جو کام بذاتِ خود گناہ ہو، اس کی نذر دُرُست ہی نہیں جیسے شراب پینے، جوا کھیلنے، کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی نذر کہ ایسی نذریں باطل ہیں ان کا پورا کرنا حرام، مگر ان پر کفّارہ واجب ہے کہ یہ کام ہرگز نہ

کرے اور کفّارہ ادا کرے،(1) اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے(2) کہ اس نے ربّ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی، مگر جو کام کسی عارِضہ کی وجہ سے ممنوع ہوں ان کی نذر درست ہے، یا ان کی قضا کرے یا کفارہ دے جیسے عید کے دن کے روزے یا طلوعِ آفتاب کے وقت نفل پڑھنے کی منّت کہ یہ منّت دُرُست ہے۔(مرأۃ المناجیح، کتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الاول، ج٥، ص٢٠٣)

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا دیکھا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے متعلّق پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا، نہ سایہ لے گا، نہ کلام کرے گا اور روزے رکھے گا، تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ

---

(1)......چنانچہ ''دُرِّ مختار'' میں ہے، ''جس نے کوئی گناہ کرنے کی قسم کھائی مثلاً والدین سے کلام نہیں کرے گا یا آج فلاں کو قتل کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔'' (الدُّرُّ المُخْتَار، کتاب الایمان، ص٢٨٣)

(2)......جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے، ''کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ یعنی نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے۔'' (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب النذر، باب کفارۃ النذر، ص٦٤٣، حدیث١٦٤٥) اور قسم کا کفّارہ تین طرح کا ہے......غلام آزاد کرنا...... یا 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا...... یا پھر 10 مسکینوں کو کپڑے پہنانا۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق، کتاب الایمان، ج٣، ص٤٣٠) اور اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی......الخ، الفصل الثانی فی الکفارۃ، ج٢، ص٨٦)

کلام کرے، سایہ لے لے اور بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی،کتاب الایمان والنذور،باب النذرفیما لا یملك وفی معصیة، ص١٦٣٦، الحدیث٦٧٠٤)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''مراٰۃُ المناجیح'' جلد5 صَفْحَہ 204 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: سب لوگ بیٹھ کر خطبہ سن رہے تھے مگر یہ صاحب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر سن رہے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھنا کھڑے ہو کر سنت ہے اور سننا بیٹھ کر سنّت، اسی لئے تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے کھڑے ہونے پر تعجب فرمایا۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: خاموش رہنا، سایہ میں نہ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نماز میں قراٰت فرض ہے اور التحیات میں بیٹھنا واجب بھی ہے فرض بھی، اس طرح ہمیشہ کھڑا رہنا طاقت انسانی سے باہر ہے یہ نذر توڑ دے مگر روزہ چونکہ عبادت ہے اس لئے اسے پورا کرے۔ خیال رہے کہ ابو اسرائیل نے ہمیشہ کھڑے رہنے، ہمیشہ خاموش رہنے، سایہ میں نہ بیٹھنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی نذریں توڑنے کا حکم دیا مگر روزے کی نذر پوری کرنے کی تاکید فرمائی جو کوئی ہمیشہ

روزہ رکھنے کی نذر مانے وہ سال میں پانچ (5) حرام روزوں (یعنی عید الفطر اور 4 عید الاضحی یعنی 10,11,12,13 ذی الحجہ) کے سوا تمام دن روزے رکھے اور ان پانچ دن روزے نہ رکھنے کی وجہ سے کفّارہ دے۔ (مراٰۃ المناجیح، کتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الاول، ج٥، ص٢٠٤)

﴿3﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (فتح مکّہ کے دن) حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوکر عرض کی، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللّٰہ تعالٰی آپ کے لئے مکہ فتح کرے گا تو میں بیتُ المقدّس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''یہیں پڑھ لو۔'' دوبارہ پھر اُس نے وہی سوال کیا، فرمایا: ''یہیں پڑھ لو۔'' پھر سوال کا اِعادہ کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا: ''اب تم جو چاہو کرو۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الثانی، ج١، ص٦٣٠، حدیث٣٤٤٠)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مکہ معظّمہ کی مسجد کا ثواب بیتُ المقدّس سے دوگنا ہے کہ وہاں ایک کا ثواب پچاس ہزار ہے اور حرم شریف میں ایک لاکھ اور مسجد نبوی کا

ثواب بیتُ المقدّس کے برابر، مگر مسجدِ نبوی میں نماز کا درجہ زیادہ ہے کہ یہاں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے قُرب ہے اور چونکہ نذر تھی بیتُ المقدّس کی اور یہ صاحب ادا کرتے مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں جو وہاں سے اعلیٰ ہے لہٰذا بہر حال نذر پوری ہو جاتی۔ مساجد میں اعلیٰ مسجدِ حرام ہے پھر مسجدِ نبوی پھر مسجدِ قدسی پھر اپنے شہر کی جامع مسجد پھر محلّہ کی مسجد پھر گھر کی مسجد (جائے نماز)۔ (مرأۃ المناجیح، کتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الثانی، ج ۵، ص ۲۱۰، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بہارِ شریعت کا مُطالَعہ کیجئے!

نذر کے بارے میں فقہی مسائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد 2 صفحہ 311 تا 318 کا مُطالَعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

دوسرا مدنی پھول: سخاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں سخاوت کرنی چاہئے اور بخل نہیں کرنا چاہئے کہ سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی تکالیف دُور کرنے کی خاطِر اپنی مُشکِلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں

کرتے جیسا کہ آپ نے حدیثِ فاطمہ میں مُلاحظہ فرمایا کہ وقتِ اِفطار کے لئے جو تین صاع جَو لائے وہ بجائے اس میں کچھ رکھنے کے سب کے سب سائلین پر یکے بعد دیگرے خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا یہ اعلیٰ قسم کی سخاوت تھی اور پھر ان کو جس انعام سے نوازا گیا وہ بھی کم نہیں کہ تاقیامت پڑھی جانے والی کتاب میں اللّٰہ رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ نے ان کا تذکرہ فرما دیا جو کہ آپ ابتدائی صفحات میں مُلاحظہ فرما چکی ہیں۔ اب یہاں سخاوت کے متعلّق کچھ مدَنی پھول اور اَسلافِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ارشادات و واقعات نقل کئے جائیں گے تاکہ ان کی سخاوت سے ہمیں بھی کچھ حصّہ مل جائے۔ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ سخاوت کرنے سے ہمیشہ فائِدہ ہی ہوتا ہے اور مال بھی گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ دینِ اسلام کی تبلیغ بھی سخاوت و حسنِ اَخلاق پر مُنحصر ہے، جیسا کہ

دینِ اسلام کی اِصلاح کس پر منحصر ہے

رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''یہ وہ دین ہے جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے لئے چن لیا اور تمہارے دین کی اصلاح سخاوت اور حُسنِ اَخلاق ہی پر منحصر ہے، پس ان دونوں کے ساتھ اپنے دین کو آراستہ کرو۔''

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، ج۲، ص۲۳۲، الحدیث۵۲۵۳)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 417 صفحات پر مُشتمِل کتاب ''احیاءُالعلوم کاخُلاصہ'' صفحہ 265 پر حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ''فَاَکْرِمُوْہُ بِہِمَا مَا صَحِبْتُمُوْہُ ترجمہ: جب تک اس دین پر رہوان دونوں چیزوں کے ذریعے اس کا اِحترام کرو۔''

(المعجم الاوسط، من اسمه مقدام، ج٦، ص٣٢٣، الحديث ٨٩٢٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سخاوت یہ ہے کہ تو اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کردے۔ (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلة السخاء، ج٣، ص٣٠٤)

تھیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرما دیں

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے پوچھا گیا کہ سخاوت کسے کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: (مسلمان) بھائیوں سے نیکی کا سُلُوک کرنا اور مال عطا کرنا سخاوت ہے۔ فرمایا: میرے والدِ ماجد کو

وراثت میں 50,000 درہم ملے تو انہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیں اور فرمایا کہ میں نماز میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے لئے جنّت کا سوال کیا کرتا تھا تو مال میں ان سے بخل کیوں کروں؟ (اَلْمَرْجَعُ السَّابِق ، ص ۳۰۵)

سخاوت کی خصلت عنایت ہو یا ربّ!
دے جذبہ بھی ایثار کا یا الٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **324** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"152 رحمت بھری حکایات"** صفحہ **163** پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان عبدُ الرَّحمٰن بن احمد بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق و مُوافق ہو (کہ سامنے والے کو جس چیز کی حاجت ہو وہ دی جائے)۔ (شعب الایمان ،الرابع والسبعون من شعب الایمان ، باب فی الجود والسخاء، ج۷،ص۴۴۷،الرقم ۱۰۹۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُود و کَرَم ایمان کا حصّہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **415**

صفحات پر مُشتمِل کتاب ''ضیائے صدقات'' صفحہ 219 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: عقل سے زیادہ مددگار کوئی مال نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، مشورہ سے بڑھ کر کوئی پشت پناہ نہیں۔ سنو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جوّاد و کریم ہوں کسی بخیل کے لئے مجھ سے راہِ فرار نہیں اور بخل کفر (ناشکری) سے ہے اور کفّار (نافرمان) جہنّم میں جائیں گے جبکہ **جُود وکرم ایمان کا حصّہ** ہے اور اہلِ ایمان جنّت میں جائیں گے۔ (اِحیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب ذم البخل وذم حُبِّ المال، بیان فضیلۃ السخاء، ج۳، ص۳۰۴)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں ‌ ‌ ‌ مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

ہو بہرِ ضیا نظرِ کرم سُوئے گنہگار ‌ ‌ ‌ جنّت میں پڑوسی مِرے آقا کا بنا دے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھا اندازِ سخاوت

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جُود و سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیار ہو جاتے تو اِحاطے کی دیوار میں شِگاف فرما دیتے پھر لوگوں کو اجازت دیتے کہ وہ آکر کھائیں اور اُٹھا کر بھی لے جائیں۔ دیہاتی لوگ باغ کے گرد آتے، پس وہ اس میں داخل ہو کر پھل کھاتے

اور اُٹھا کر بھی لے جاتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 39 کا تکرار کرتے حتّٰی کہ باغ سے باہر تشریف لے جاتے۔

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ (پ ۱۵، الکھف:۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

(حلیۃ الاولیاء، عُروَہ بن زبیر، ج۲، ص۲۰۵ الرقم ۱۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویّت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 680 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب'' صفحہ 571 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے پہلے میزانِ عمل میں حُسنِ خُلق اور سخاوت رکھی جائے گی، جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے قوت عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے اسے حُسنِ خُلق

اور سخاوت سے تقوِیَت بخشی اور جب اللہ تعالیٰ نے کُفر کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے قوّت بخش، تواللہ تعالیٰ نے اسے بُخل اور بد خلقی سے تقوِیّت بخشی۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی فضل حسن الخلق، ص۴۰۸، کوئٹہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابراھیم بن اَدھَم کی سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مُشتمِل کتاب ''عُیُونُ الحِکایات'' حصہ اوّل صفحہ 110 پر ذکر کردہ حِکایت کا خُلاصہ ہے: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن اسود کلابی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کو اپنے باغ کی دیکھ بھال کے لئے اجیر (یعنی ملازم) رکھا، تقریباً ایک سال بعد میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں گیا ایک شخص عمدہ اُونٹ پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا اور اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے بارے میں پوچھا، میں نے اسے بتایا کہ '' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فلاں جگہ موجود ہیں۔'' وہ شخص آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس آیا، دست بوسی کی اور نہایت موَدِّبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: ''میں ''بلخ'' شہر سے آیا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

کے چند غلاموں کا اِنتقال ہوگیا ہے، میں ان کا مال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ یہ تیس ہزار (30,000) درہم آپ کے ہیں انہیں قبول فرمالیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اس مال کے تین حصّے کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک تمہارے لئے کیونکہ تم سفر کی صعوبتیں اور مُشکِلات برداشت کر کے یہاں پہنچے ہو، دوسرا حصّہ لے جاؤ اور اسے بلخ کے غربا ومساکین میں تقسیم کردینا۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف متوجّہ ہوئے جن کے باغ میں آپ بطورِ اجیر (ملازِم) کام کرتے تھے، ان سے فرمایا: ''یہ ایک حصّہ تم لے لو اور اسے ''عسقلان'' کے غربا وفقرا میں تقسیم کردینا۔'' اتنا کہنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وہاں سے تشریف لے گئے اور ان تیس ہزار (30,000) دراہم میں سے ایک درہم بھی خود نہ لیا۔

(عُیونُ الحکایات، ص ۷۱ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی کا کھانا دوا ہے!

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالِک ومُختار، حبیبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سخی کا کھانا دوا اور بخیل کا کھانا بیماری

ہے۔" (جمع الجوامع، حرف الطاء، الطاء مع العين، ج٥، ص١١٨، الحديث ١٣٨٩١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا کی سخاوت

ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مُبالغہ کیا کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے، یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب صاحبِ فضل وکمال ہیں، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جُود ونوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرتِ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُود وکَرَم کی آزمائش کرا دی جائے، چُنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچّی کو حضور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قمیص مانگ لائے، اس وقت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیبِ تن تھی وہی اُتار کر عطا فرما دی۔

(تَفْسِیرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پ١٥، بنی اسرائیل، تحت الآیہ:٢٩، ص٥٣١)

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے
تِرے دَر کا سُوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سخاوت کے بارے میں اَحادیثِ مبارَکہ اور اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے واقِعات اور آخر میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کے متعلّق بھی مُلاحظہ فرمایا۔ سخاوت کرتے وقت یہ بات ذہن نشین رہے کہ اتنا مال خرچ نہ کرے کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے اور لوگوں سے سوال کرنا پڑے۔ لہٰذا خرچ کرنے اور مال روکنے دونوں میں اِعتِدال اور میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْل آیت نمبر 29 میں ارشادِ ربِّ جلیل ہے:

وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سیّد حافظ مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی **"تفسیرِ خزائنُ العرفان"** میں اس آیتِ مبارَکہ کے تحت تحریر

فرماتے ہیں: یہ تمثیل ہے جس سے اِنفاق یعنی خرچ کرنے میں اِعتِدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ **نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو** اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے، دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا۔ ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب بُرا کہتے ہیں اور **نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے۔**

(تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایۃ:۲۹)

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَلَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَکَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ (پ۱۹ الفرقان: ۶۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

حدیثِ پاک میں بھی اعتِدال میں رہنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی، چُنانچِہ فقیہِ اُمّت محبوب حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جو شخص اِعتِدال اختیار کرے گا تنگدست نہیں ہوگا۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب الاقتصاد فی النفقة...الخ، ج۵، ص۲۵۵، حدیث۶۵۶۹)

ایک اور روایت میں رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ

تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اقْتَصَدَ اَغْنَاہُ اللہُ، وَمَنْ بَذَّرَ اَفْقَرَہُ اللہُ یعنی جو شخص (اَخراجات میں) اِعتِدال قائم رکھتا ہے، اللہ تعالٰی اسے مالدار بنا دیتا ہے اور جو آدمی ضرورت سے زائد خرچ کرتا ہے اللہ تعالٰی اسے فقیر کر دیتا ہے۔ (کَنْزُ العُمَّال، کتاب الاخلاق، الاقتصاد والرفق فی المعیشۃ، ج ۲، الجزء الثالث، ص ۲۴، الحدیث: ۵۴۳۴)

ضَرورت سے زیادہ مال و دولت کا نہیں طالِب
رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یا رسولَ اللہ!

(وسائل بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاں! جو شخص توکُّل کے اعلٰی درجہ پر فائز ہو وہ راہِ خدا میں سارا مال خرچ کر سکتا ہے، جیسا کہ

یارِ غار کا مالی ایثار

(غزوۂ تبوک کے موقع پر) نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے راہ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (محبوبِ رحمٰن، شاہِ کون ومکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنا کثیر مال راہِ خدا میں لائے سب سے پہلے صحابی اِبنِ

صَحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اپنا سارا مال چار ہزار درہم لے کر حاضرِ بارگاہ ہوگئے، نبیِّ مختار، دوعالَم کے تاجدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اس اِیثار کو دیکھ کر) استِفسار فرمایا: کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عَرض گزار ہوئے: **"ان کے لیے میں اللّٰہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔"** (مطلب یہ کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے لئے اللّٰہ و رسول کافی ہیں)۔ (**سُبُلُ الْھُدٰی وَالرَّشَاد فِیْ سِیْرَۃِ خَیْرِ الْعِبَاد، الباب الثلاثون فی غزوۃ التبوک...الخ، ج۵، ص۴۳۵**)

شاعر نے اِس جذبۂ جاں نثاری کو یوں نظم کیا ہے:

اِتنے میں وہ رفیقِ نبوّت بھی آگیا ‏ جس سے بنائے عشق ومحبت ہے اُستوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وَفا سِرِشت ‏ ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اِعتبار
بولے حُضور، چاہیے فکرِ عِیال بھی ‏ کہنے لگا وہ عشق ومَحبّت کا رازدار
ہے تجھ سے دِیدۂ مَہ واَنجُم فَروغ گیر[1] ‏ ہے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار
پروانے کو چَراغ ہے بُلبل کو پھول بس
صِدّیق کے لیے ہے خدا کا رَسول بس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)......اے وہ ذات کہ جس سے چاند اور تاروں کی آنکھیں روشنی حاصل کرتی ہیں۔

کنجوسی باطِن کا روگ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات پیشِ نظر رہے کہ دُنیوی مال ومتاع اس وقت تک آخرت کا سامان نہیں بنتا جب تک اسے آخرت کے اِرادے سے خرچ نہ کیا جائے اور کنجوس آدمی نہ بندوں میں نیک نام اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول وعزیز ہوتا ہے، **کنجوسی باطن کا روگ ہے جو لگ جانے کے بعد کبھی نہیں جاتا** اور کنجوس، مال کو کسی نیک کام کے لئے بھی خرچ نہیں کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور دوسروں کو بھی فائدہ دینا چاہئے یعنی خود بھی کھانا چاہئے اور فقرا و غربا پر خرچ کرکے آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا چاہئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت پر مشتمل روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو مال و دولت کی لالچ نہیں ہوتی جبکہ دنیا والوں کو مال و دولت کی حِرص ہوتی ہے۔ جو زاہد مال و دولت کو پسند کرے وہ حقیقت میں زاہد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کھانے پینے اور مال ومتاع کے شیدائی نہیں ہوتے، سخاوت کی عادت بلند اَخلاق کی سَنَد ہے، سخاوت کرنے سے دشمن بھی سر جھکا کر غلام بن جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا اور چوتھا مدنی پھول:

ایثار اور کھانا کھلانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اِبتدا میں خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایثار وسخاوت کو مُلاحظہ کیا اور اس کے ضمن میں اِخلاص وریا کاری، نذر ومنّت اور سخاوت کے بارے میں اَحادیثِ طیبہ اور اَقوال واَفعالِ صحابہ وتابعین سے مدَنی پھول چُننے کی خوب کوشش بھی کی آیئے! اب ایثار اور کھانا کھلانے کے متعلق کچھ مدَنی پھول پیش کیے جاتے ہیں، چُنانچہ

اِیثار کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ **44** صفحات پر مُشتَمِل رسالے "**مدینے کی مچھلی**" صَفْحَہ **3** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ایثار کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **ایثار کا معنٰی ہے:** "**دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش وحاجت پر ترجیح دینا۔**"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کا ثواب بے حساب جنّت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی "اِحیاءُ العُلُوم" میں نَقل فرماتے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی

کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ ایثار کرے اور میں بروزِ قیامت اُس سے حِساب طلب کرتے ہوئے حیا نہ فرماؤں، میں اس کو اپنی جنت میں ٹھکانہ عطا فرماؤں گا جہاں وہ چاہے گا۔ (احیاءُ العُلوم،کتاب ذم البخل وذم حب المال ،بیا ن الایثار وفضلہ، ج۳، ص۳۱۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جگر گوشۂ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا بتول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حیاتِ مبارکہ اور سیرتِ طیّبہ کا ہر پہلو بیش بہا کمالات اور اَنمٹ خصوصِیّات کا مظہر ہے۔ دینِ اسلام کی بےلَوث خدمت، نسبی و ازدواجی و دینی رشتوں سے بے پناہ محبت اور اولاد کی بہترین تربیّت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بہترین اَخلاق کا ایک حصّہ ہے۔ اعلیٰ اَقدارِ انسانی کا تحفُّظ، خلقِ خدا کی خیر خواہی، بےکسوں اور بےچاروں کی چارہ گری آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نمایاں اَوصاف میں سے ہے۔ اس خیر خواہی، چارہ گری اور فریاد رسی کی ایک جھلک بیان کے ابتدائی واقعہ میں آپ مُلاحَظہ فرما چکی ہیں۔

ایثار و سخاوت دو وصف ہیں: اپنی ضرورت کے سوا کو خیرات کرنا "سخاوت" اور **ضرورت کا بھی خیرات کر دینا "ایثار"** کہلاتا ہے۔ دیگر اَوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ ایثار و سخاوت جیسی خوبیوں میں بھی حضرتِ سیِّدَتُنا

فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک اِمتیازی شان ومقام پایا اور جب بھی ان دو خوبیوں کے اظہار کا موقع آیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بساط بھر اس میں حصّہ لیا حتّٰی کہ اپنی ضرورت کا سامان سائلوں کو عطا کیا، منگتوں کا دامن بھرا اور بھوکوں کو کھانا کھلایا، جیسا کہ

اِیثار وسخاوتِ فاطِمہ

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اکاڑوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''سفینۂ نُوح'' حصّہ دُوُم، صفحہ 33 پر نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر یوں گستاخی کی: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا تو وہی جادوگر ہے جس کے متعلّق مشہور ہے کہ اس کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری قوم مجھ سے ناراض ہو جائے گی تو میں اس تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔'' یہ گستاخانہ کلام سن کر امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آگے بڑھ کر اس گستاخ کو سبق سکھانا چاہا مگر حضور رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روک دیا اور اس شخص سے فرمایا: تو آخرت کے عذاب سے ڈر اور دوزخ سے خوف کھا، بتوں کی پوجا چھوڑ دے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کر، میں جادوگر نہیں ہوں

بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق اور موثّر کلام سے متأثّر ہوکر وہ بت پرست اسی وقت مسلمان ہوگیا، اب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا کی قسم! بنو سُلَیم میں 4,000 آدمی ہیں لیکن اس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ خرید کر دے دے؟ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میرے پاس ایک اُونٹنی ہے وہ میں اسے دے دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ امیرُ المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا مبارک عمامہ اُتار کر اس کے سر پر رکھ دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اس وقت اِنتظام کر دے؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن اِتّفاق سے کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ مصطفٰی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: کون ہے؟ عرض کی، سلمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سارا ماجرا سنا

دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا: اے سلمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! اس خدا کی قسم جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقہ سے ہیں مگر تم دروازے پر آگئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنت محمد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارَکہ کو دیکھتا رہا اسی وقت اس پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور کہنے لگا:

اے سلمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! وَاللہ! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، **میں صِدقِ دل سے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے باپ محمدٌ رَّسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر ایمان لاتا ہوں۔**

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جَو دیئے اور نہایت ادب و احترام سے رِدائے مبارَکہ واپس کردی۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دے

دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے اب اس میں سے لینا دُرُست نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ روٹی نومسلم کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور ضُعف کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بٹھا کر تسلّی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) تیری بندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔

ہمیں بھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر
عطا کر دے جذبہ عطا یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سائل کی عرض اور سیِّدَتُنا فاطِمہ کا سخاوت بھرا جواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایثار و سخاوت آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ خود فاقہ سے ہیں، گھر

میں بھی کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نومسلم کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔ ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! وہ خود فقر وفاقہ میں رہ کر غریبوں کی حاجتوں کو پورا کرتیں اور ہم اپنے ہی پیٹ بھرنے اور جو باقی بچ جائے اسے بجائے غریبوں، فقیروں پر خرچ کرنے کے آنے والے وقت کے لئے رکھ لیتی ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی غریبوں وفقیروں کی حاجت روائی کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اگرچہ خود فاقے سے رہتی تھیں لیکن اس تنگی وعسرت کے عالم میں بھی اپنے پڑوسیوں سے غافل نہ رہتی تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا معمول تھا کہ ہمسایوں کی خبر گیری کرتیں کہ کوئی بھوکا تو نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنی ضرورت کو بھی خَلْقِ خدا پر خرچ کر دینا بلکہ خود فاقے سے رہ کر بھی بھوکوں کو سیر کرنا بُو لی ایثار کی وہ شاندار مثال ہے جس کی ہم سری تو درکنار پیروی کرنا بھی ہم جیسوں کے لئے مُشکِل ہے، مخلوق میں

اِیثار و سخاوت کے حوالے سے بلند ترین نام سیِّدُ الاصفیاء، محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کے بعد نبی کی صحبت میں رہنے والوں اور نبی کے گھر والوں کا ہے۔

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمّد کے گھرانے والے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عُمَر بن خطاب کا ایثار

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم، رسولِ عظیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم مجھے عطیہ دینا چاہتے تو میں عرض کرتا کہ یہ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو عطا فرمائیے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے یہ خود لے کر غنی ہو جاؤ اور پھر صدقہ کر دو، تمہیں جو مال بغیر طمع اور بغیر مانگے ملے اسے لے لیا کرو اور جو نہ ملے اس کے پیچھے خود کو نہ لگاؤ۔ (مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الزکاۃ، باب من لا تحل له المسألة...الخ، ج ۱، ص ۳۵۱، حدیث ۱۸٤۵)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مِراۃُ المناجیح" جلد 3 صفحہ 60 پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: صحبتِ پاک مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ تاثیر تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) صرف غنی نہیں بلکہ غنی تر، غنی گر ہو گئے۔ مانگنا تو کیا بغیر مانگے آتی ہوئی چیز میں بھی ایثار ہی کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے دَورِ خلافت میں جب فارس اور روم کے خزانے مدینہ میں لاتے ہیں، تو اس وقت بھی خود ایک قمیص ہی دھودھو کر پہنتے ہیں۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیا بے مثال تعلیم ہے مقصد یہ ہے کہ جو بغیر مانگے اور بغیر طمع کے ملے وہ ربّ تعالیٰ کا عطیہ ہے اسے نہ لینا گویا اس عطیہ کی بے قدری ہے۔ دنیا والوں سے اِستغنا اچھا اور اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہمیشہ محتاج رہنا اچھا۔ مشائخِ کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام) معمولی نذرانہ بھی قبول کر لیتے ہیں، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے پھر کیا خوب فرمایا کہ تم خود لے کر صدقہ کر دو تاکہ تمہیں لینے کا بھی ثواب ملے اور دینے کا بھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلمان فارسی کا اِیثار

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (مدائن کی گورنری

میں) وظیفہ 5000 درہم تھا اور آپ تقریباً 30,000 مسلمانوں کے امیر (گورنر) تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو خطبہ دیتے وقت ایک چوغہ پہنتے (جو کپڑوں پر پہنا جاتا ہے) اس کا کچھ حصّہ نیچے بچھاتے اور کچھ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔ جب آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ) کو وظیفہ ملتا اسے صدقہ کر دیتے اور خود زنبیل (یعنی ٹوکریاں) بنا کر گزارہ کرتے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ذکر الصحابۃ من المھاجرین، سلمان الفارسی، ج ۱، ص ۲۵۵، رقم ۶۲۳)

ہمیں اپنے فضل و کرم سے تُو کر دے
سخاوت کی نعمت عطا یا الٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو علی دقّاق کا جذبۂ ایثار

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی دقّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو کسی نے ''مرو'' میں دعوت پر بلایا، راستہ میں جاتے ہوئے ایک بڑھیا کی آواز کو سنا جو اپنے مکان میں کہہ رہی تھی کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے کثیر اولاد ہونے کے باوجود فقر و فاقہ میں مُبتَلا رکھا ہے آخر اس میں تیری کیا مَصلَحَت ہے؟ آپ اس کے یہ جملے سننے کے بعد خاموشی سے چلے گئے اور جب ''مرو'' میں اپنے میزبان کے ہاں پہنچے، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ ایک طباق میں بہت سا کھانا بھر کے لے آؤ، یہ سن کر وہ شخص بہت خوش ہوا اور یہ خیال کیا کہ شاید آپ گھر پر لے جا کر کھانا

چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر پر کچھ بھی نہ تھا اور جب وہ میزبان طباق بھر کر لے آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس کو سر پر رکھے ہوئے بڑھیا کے مکان کی طرف چل دیئے اور تمام کھانا اس کو دے آئے۔

(تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء (مترجم)، ابو علی دقاق کے حالات، ص ۳۹۱)

ہو مہمان نوازی کا جذبہ عنایت
ہو پاسِ شریعت عطا یا الٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی اعلیٰ مثال

صحابیٔ سرکار حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، ایک خاتون حضورِ انور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں ایک بردہ لے کر حاضر ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن سَعْد نے (ابوحازِم سے) کہا: کیا تم جانتے ہو، یہ بُرْدَہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ ایک چادر ہے جس میں حاشیے بنے ہوئے ہیں اس عورت نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ میں آپ کو پہناؤں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمایا کہ آپ کو اس کی حاجت تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو وہ چادر آپ صَلَّی

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند تھی ایک شخص نے اس کو ٹٹولا اور عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ چادر مجھے پہنا دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، (تجھے پہناؤں گا) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جتنی دیر اللّٰہ نے چاہا مجلس میں تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لائے اس چادر کو لپیٹا اور اس (طلب کرنے والے) کی طرف بھیج دی لوگوں نے اس کو کہا: جب تم جانتے ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کو واپس نہیں لوٹاتے تو تم نے چادر کا سوال کر کے اچھا نہیں کیا۔ اُس نے جواب دیا: ''وَاللّٰہِ مَا سَاَلْتُہٗ اِلَّا لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ یَوْمَ اَمُوْتُ یعنی اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَیں نے یہ مبارک چادر فقط اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن بنے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْـہ فرماتے ہیں: یہی مُبارَک چادر بعد میں اُس شخص کا کفن بنی۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ص۱٤٦٥، الحدیث۵۸۱۰)

مجھ پر کرم ہو داور، اتنا بروزِ محشر ۔۔۔ سایہ فگن ہو سر پر، میٹھے نبی کی چادر
کیا خوف عاصیوں کو، محشر کی اب تپش کا ۔۔۔ سایہ کرے گی سر پر، میٹھے نبی کی چادر
مُژدہ ہو عاصیوں کو، بُشریٰ ہو عاصیوں کو ۔۔۔ آئی شفیع بن کر، میٹھے نبی کی چادر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عطائے مصطفٰی پر بھی قربان کہ خود کو ضرورت ہونے کے باوجود **اِیثار کی اَعلیٰ مِثال** قائم کرتے ہوئے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو چادر عطا فرمادی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا کتنا پیارا عقیدہ تھا کہ وہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیز کو اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کو عین سعادت سمجھتے تھے۔ یقیناً **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایثار کا ثواب بے شمار ہے، ایثار کی فضیلت کے متعلق سرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: **"جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (کسی اور کو) تَرجیح دے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔"** (کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، الباب الاول فی المواعظ والرغیبات، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص۳۳۲، حدیث۴۳۱۰۵)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی مَدَنی بہار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر نیکی کی طرح ایثار کا ثواب بھی **اللّٰہ**

عَزَّوَجَلَّ چاہے تو آخرت میں عطا فرمائے گا مگر بعض اوقات دنیا کے اندر بھی انعام مل جاتا ہے، مثلاً کوئی مشکل آسان ہوگئی، اچھا خواب نظر آگیا، مدینے شریف کا ویزہ مل گیا۔ **ایک** اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی اسی طرح کی ایک **مَدَنی بہار** مختصراً پیشِ خدمت ہے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ **32** صَفْحات پر مُشْتَمِل رسالے **''پُراَسرار بھکاری''** صَفْحَہ **28** پر شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: بمبئی کے ایک علاقے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمّے دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپّل کی گمشُدگی کی شکایت کی۔ ذمّے دار اسلامی بہن نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے اپنی چپّل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ **''کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!''** بِاِصرار اپنی چپّلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابَرَہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی

لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ **سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں، نیز ایک **مُعَمَّر** (مُ۔عَمْ۔مَر) **مبلّغ دعوتِ اسلامی** سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں۔ **سرکارِمدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **چَنَّکِی** ایثار کرتے وَقت تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ'' کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!'' ہمیں بہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی یاد رہے ایسی چیز ایثار کرنا زیادہ افضل ہے کہ جو ہمیں خود پسند ہو جیسا کہ پارہ **4** **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی آیت نمبر **92** میں ارشادِ خدائے رَحمٰن ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (پ ۴، اٰل عمرٰن: ۹۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **خزائنُ الْعِرفان** میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت نقل فرماتے ہیں: (حضرتِ سیِّدُنا) حَسَن (بصری) عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا قول ہے: جو

مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اُسے رِضائے الٰہی کیلئے خرچ کرے وہ اِس آیت میں داخِل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(تَفسِیرِ کبیر، پ٤، اٰلِ عمران، تحت الاٰیۃ:٩٢، ج٣، ص٢٨٩)

دے جذبہ تو ایسا ترے نام پر دوں
پسندیدہ چیزیں لُٹا یا الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَسلافِ اُمّت آئینۂ قرآن و سنّت تھے

ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام قرآن وسنّت پر کس قدر عمل پیرا تھے کہ ایک چیز کی خود کو طلب ہونے اور تلاشِ بسیار (یعنی کافی ڈھونڈنے) کے بعد ملنے کے باوجود دوسرے کو ایثار کردینے کی اعلیٰ مثال قائم فرماتے۔ اپنے اندر ایثار کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا 44 صفحات پر مُشتَمِل رسالہ "مدینے کی مچھلی" کا مُطالَعہ کیجئے۔ ترغیب کے لئے اسی رسالے سے ایک روایت پیشِ خدمت ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیمار تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خادِم حضرتِ سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تلاشِ بسیار (یعنی بہت زیادہ تلاش کرنے) کے بعد مجھے ڈیڑھ درہم

کی ایک **مچھلی** مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں مل گئی، میں نے اُسے بھون کر خدمتِ سراپا سخاوت میں پیش کردی، اتنے میں ایک سائل آ گیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: نافِع! یہ **مچھلی** سائل کو دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ **مدینے کی مچھلی** میں نے خریدی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ اِسے تناوُل فرمالیجئے، میں اس **مچھلی** کی قیمت سائل کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ **مچھلی** ہی اس کو دے دو۔ چُنانچہ میں نے وہ **مدینے کی مچھلی** سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خرید لی اور آ کر حاضِر کردی۔ ارشاد فرمایا: یہ **مچھلی** اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: **جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔**

(اِحۡیَاءُ الۡعُلُوۡم، کتاب کسر الشھوتین، بیان طریق الریاضۃ فی کسر شھوات البطن، ج۳، ص۱۱۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رابعہ عدویّہ کا ایثار

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **649** صفحات پر مُشتمِل کتاب ''**حکایتیں اور نصیحتیں**'' صفحہ **119** پر مبلِّغِ اسلام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شعیب حریفیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے **ننگے پاؤں پیدل بیتُ اللّٰہ شریف کا حج** کیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **ان کو جو بھی کھانا عطا فرماتا اس کو ایثار کر دیتیں**۔ کعبہ مشرَّفہ پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ ہوش میں آنے کے بعد اپنے رخسار کو بیتُ اللّٰہ شریف پر رکھ کر عرض کی: ''یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تو ان سے محبت کرتا ہے اب تو آنکھوں میں آنسو ختم ہوگئے ہیں۔''

(اَلرَّوْض الْفَائِق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت الله الحرام، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کرنے والی ماں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **188** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**تربیتِ اولاد**'' صفحہ **61** پر ہے: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک کھجور دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف اٹھائی تو اس کی دونوں بیٹیاں اس کی بھی خواہش کرنے لگیں تو اس نے وہ کھجور بھی دو ٹکڑے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔

مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم،

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس عورت کے اِیثار کا بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنّت کو واجب کردیا۔'' (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب البر والصلة ، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۰۱٤، حدیث ۲٦۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنا کھانا کتّے پر ایثار کر دیا !

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر اپنی کسی زمین کو دیکھنے نکلے اور اَثنائے راہ (یعنی راستے میں) کسی باغ میں اُترے، وہاں ایک غلام کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک کُتّا بھی آپہنچا، غلام نے ایک ایک کر کے 3 روٹیاں اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر نے غلام سے پوچھا: آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: تو آپ نے کتّے پر کیوں ایثار کردیا؟ عرض کی: اِس علاقے میں کتّے نہیں ہوتے، یہ کہیں دُور سے آنکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں سیر ہو کر کھاؤں اور یہ بے چارہ بے زبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟ عرض کی: فاقہ کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر

اُس **غلام** کے **ایثار** سے بے حد مُتَأَثِّر ہوئے، چُنانچہ باغ کے مالِک سے وہ باغ، غلام اور بقیّہ سامان وغیرہ خریدلیا، **غلام** کو آزاد کر کے وہ **باغ** وغیرہ سب کچھ اُسی کو بخش دیا۔ (اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ، باب الجود والسخاء، ص۲۸۳، مُلخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کا ثواب مُفت لُوٹنے کے نُسخے

کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جذبہ نصیب ہو جائے، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر جانا ہوا، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہماری دوسری اسلامی بہنیں اُن کو کھالیں۔ گرمی میں کمرے کے اندر کئی اسلامی بہنیں سونا چاہتی ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسری اسلامی بہنوں کو موقع دے کر **ایثار** کا ثواب کما سکتی ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بھیڑ کی صورت میں دوسری اسلامی بہن کو بَاِصرار اپنی نِشَست پر بٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوجود دوسری اسلامی بہن کے لئے قربانی دے کر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسری اسلامی بہن کے لئے جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے

زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مَواقِع پر اپنے نفس کو تھوڑی سی تکلیف دے کر مُفت میں ایثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کِھلانے پلانے کا عظیمُ الشّان ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فاقوں کے باوُجود اپنا کھانا **ایثار** فرمادیتی تھیں! مگر افسوس! اہلِ بیتِ نُبُوَّت کی محبت کا دم بھرنے کے باوجود ہم اپنی ضرورت کا کُجا، بچا کُھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے کے بجائے آیندہ کیلئے فرِج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اِس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں:

﴿1﴾...... جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کِھلائے، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے بروزِ قِیامت جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلائے، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے بروزِ قِیامت مُہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا اور جو مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنائے، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔ (جَامِعُ التِّرمِذِی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ص ۵۸۱، حدیث ۲۴۴۹)

﴿2﴾…… جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت میں اُس دروازے سے داخل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخِل ہوں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبَرَانِی، باب المیم، معاذ بن جبل الانصاری ……الخ، ج۸، ص۴۱۸، حدیث۱۶۵۸۹)

کھلانے پلانے کی توفیق دے دے
پئے شاہِ کرب و بلا یا الٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی کو واجب کرنے والا عمل!

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعظَّم ہے: ''مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ الْمِسْکِیْنَ یعنی رحمتِ الٰہی کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے مسکین مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔'' (اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب، کتاب الصدقات، الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء…الخ، ص ۳۲۰، حدیث۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذرا غور کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات کے تناظر میں اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو اگرچہ اشیائے ضرورت کو بھی خیرات کر دینا اور بارِ قرض تلے

دب کر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا ہم پر لازم نہیں لیکن کیا ہم ضرورت سے زائد اشیاء کو صدقہ وخیرات کرنے کا ذہن رکھتے ہیں یا مزید کے ہی چکر میں رہتے ہیں، بچ جانے والا کھانا فریز کرتے ہیں یا خیرات؟ مستحق کو مال سے نوازتے ہیں یا جھڑکیوں سے؟

صحابہ واہلِ بیتِ اَطہار بالخصوص حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایثار وسخاوت کی طرف نظر کیجئے اور اپنی حالتِ زار کو بھی دیکھئے خود ہی واضح ہو جائے گا کہ ہمارے، اَسلافِ اُمّت سے محبت کے دعوے میں کتنی جان ہے؟ صرف خیرات نہ کرنے کی ہی بات نہیں، **افسوس بالائے افسوس** تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اَفراد کی ایک ایسی تعداد موجود ہے جو دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے میں جھجکتے ہیں نہ شرماتے ہیں۔ بے مُرُوَّتی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ معمولی سی چیز بھی مانگ کر اِستِعمال کرتے اور سوال کر کر کے گزارہ کرتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس **عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ (اسلامی بہنوں کے لئے) بنام **"63 مدنی انعامات"**

بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے، چُنانچہ مدنی انعام نمبر 22 میں ہے: کیا آج آپ نے گھر کے افراد کے عِلاوہ (کپڑے، فون، زیورات وغیرہ) چیزیں دوسروں سے مانگ کر تو اِستِعمال نہیں کیں؟ یقیناً دوسروں سے سوال کرنے سے بچنے والے لوگ ہر ایک کی نگاہ میں قابلِ قدر ٹھہرتے ہیں جیسا کہ شیخ مُصلِحُ الدِّین سَعدِی شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی نے ایک حکایت نقْل کی ہے کہ عرب کے مشہور اور بہت بڑے سخی حاتم طائی سے کسی نے پوچھا: کیا تو نے اپنے سے زیادہ کسی کو ہمّت وحوصلے والا دیکھا ہے؟ جواب دیا: ہاں! ایک دن میں نے 40 اُونٹ ذبح کر کے عرب کے مال داروں کو مدعو کیا۔ اس دوران میرا گزر ایک جنگل کی طرف سے ہوا دیکھا کہ ایک غریب و مُفلِس شخص جو مجھے نہیں جانتا تھا، لکڑیاں جمع کرنے میں مشغول تھا، میں نے اسے مخاطَب کرتے ہوئے کہا: اے بھلے انسان! حاتم طائی کے گھر شہر بھر کے لوگ جمع ہیں اور دعوت کھا رہے ہیں، تم اپنی روٹی کے لئے یہاں محنت و مزدوری کر رہے ہو۔ اس غریب لیکن قانع و معزّز شخص نے جواب دیا: جو اپنی محنت سے روٹی کماتا ہے اسے حاتم طائی جیسے امرا کی مِنّت نہیں کرنی پڑتی۔ حاتم طائی نے کہا: **"حق یہ ہے کہ میں نے اسے اپنے سے زیادہ باہمت وجواں مرد دیکھا۔"** (حکایاتِ سَعْدِی (مُتَرْجَم)، ص۱۵٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے کہ اس **مدَنی ماحول** کے پیغام کو لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی قبول کیا، فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشَرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلدَل سے نکل کر اُمّہاتُ الْمُؤمنین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں اور اپنی سابقہ گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر نہ صرف خود نیکیاں کرنے والی بلکہ دوسروں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دینے میں مشغول ہوگئیں۔ ترغیب کے لئے ایک ایسی ہی مدَنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چُنانچِہ

بیٹی کی اصلاح کا راز

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **308** صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**اسلامی بہنوں کی نماز**'' صَفْحَہ **281** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس **عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مدَنی بہار تحریر فرماتے ہیں: **پنجاب** (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب (خُلاصہ) ہے کہ میری بیٹی **فلموں، ڈِراموں** اور بے پردگیوں وغیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد **پریشان** تھی، بارہا

سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! میں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرتی تھی اور اجتماع میں مانگی جانے والی **دعاؤں کی قبولیّت** کے واقعات بھی سنا کرتی تھی۔ چُنانچِہ ایک مرتبہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے **گیارہویں شریف** کے **اِجتماعِ ذکرونعت** میں اپنی بیٹی کی اصلاح کے لئے گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ اسلامی کی مُبلِّغہ بنے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! میری دُعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی نہ کسی طرح اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں **شریک** ہونے پر رِضامند ہوگئی۔ اس نے جب شرکت کی تو اتنی مُتَأَثِّر ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی ہی کی ہوکر رہ گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! ترقّی کی منزِلیں طے کرتے کرتے (تادمِ تحریر) میری بیٹی **حلقہ ذِمّہ دار** کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مَر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

(سامانِ بخشش از مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے

اِجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان **عاشقاتِ رسول** اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مقرب بندیاں ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت **''فتاوٰی رضویہ''** جلد **24** صَفْحَہ **184** پر فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکت ہے اور دُعائے **مَجْمَعِ مُسلِمین اَقْرَب بَقَبُول** (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے)۔ عُلَما فرماتے ہیں: **جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک) جَمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک وَلیُّ اللہ ضرور ہوتا ہے۔**

(اَلتَّیْسِیْر شرحُ جامعِ الصَّغِیْر، حرف الھمزۃ، ج ۱، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❀ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (ترمذی، ج ۳، ص ۳۵۲، حدیث ۱۸۹۲)

❀ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ج ۳، ص ٤٧٤، حدیث ۳۷۲۸) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ

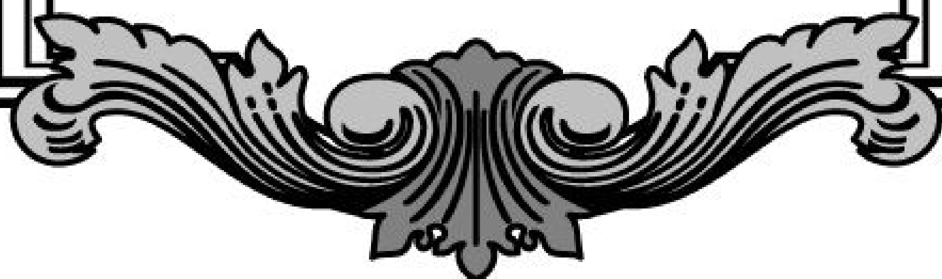
منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج ٦ ص ٧٧) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ، ج ٤، ص ٥٧٥، ج ٢١، ص ٦٦٩) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی، ج ٥، ص ٥٩٤) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلوم، ج ٢، ص ٨) ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (کشف الخفاء، ج ١، ص ٣٨٤) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔



خاتونِ جنّت

کا

نِکاح وجہیز



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاتونِ جنّت کا نِکاح وجھیز

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صفحہ 1 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرُودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: حضرتِ اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب ما جاء فی صفۃ اوانی الحوض، ص۵۸۳، حدیث۲۴۵۷، ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَرکاتِ دُرود و سلام

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

”مِراٰۃُ المَناجیح“ جلد2، صَفْحَہ 103 پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی (حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی کہ میں) سارے وظیفے دعائیں چھوڑ دوں گا سب کی بجائے دُرود ہی پڑھوں گا کیونکہ اپنے لیے دعائیں مانگنے سے بہتر یہ ہے کہ ہر وقت آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دعائیں دیا کروں (جس کے جواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی پیاری بشارت سے نوازا) یعنی اگر تم نے ایسا کرلیا تو تمہاری دین و دُنیا دونوں سنبھل جائیں گی، دُنیا میں رنج و غم دَفع ہوں گے، آخرت میں گناہوں کی مُعافی ہوگی۔

اسی بِنا پر علما فرماتے ہیں کہ جو تمام دعائیں وظیفے چھوڑ کر ہمیشہ کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرے تو اسے بغیر مانگے سب کچھ ملے گا اور دین و دُنیا کی مشکلیں خود بخود حل ہوں گی۔ پتا لگا کہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود پڑھنا درحقیقت ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے اپنے لیے بھیک مانگنا ہے ہمارے بھکاری ہمارے بچوں کو دعائیں دے کر ہم سے مانگتے ہیں ہم ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے بھکاری ہیں، اس کے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دعائیں دے کر اس سے بھیک مانگیں، ہمارے دُرود سے حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بھلا نہیں ہوتا بلکہ ہمارا اپنا بھلا ہوتا ہے، اس تقریر سے یہ اِعتراض بھی اٹھ گیا کہ جب حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ہر وقت رحمتوں کی بارِش ہو رہی ہے تو ان کے لیے دعائے رحمت کرنے

سے فائدہ کیا؟ شیخ عبدُ الحق (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) فرماتے ہیں کہ مجھے عبدُ الوہاب مُتّقِی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) جب بھی مدینہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) سے وداع کرتے تو فرماتے کہ سفرِ حج میں فرائض کے بعد دُرود سے بڑھ کر کوئی دُعا نہیں، اپنے سارے اوقات دُرود میں گھیر و اور اپنے کو دُرود کے رنگ میں رنگ لو۔ (مراٰۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وفضلھا، الفصل الثانی، ج۲، ص۱۰۳، ملتقطاً)

وِرْدِ لب ہر دم دُرودِ پاک ہو
یا شہِ عَرَب و عجم! چشمِ کرم

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطِمہ کا نِکاح

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شُعیب حریفیش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: جب آسمانِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا آفتابِ حسن و جمال چمکا اور اُفُقِ عظمت وجلال پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بدرِ کمال طُلوع ہوا، تو نیک خصلت ذہنوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خیال آیا، مُہاجِرین و انصار کے مُعزَّزین نے پیغامِ نِکاح دیا۔ لیکن رِضائے الٰہی وقضائے

خداوندی کے ساتھ مخصوص ذاتِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً اِرشاد فرمایا: ''**میں خدائی فیصلے کا مُنتظِر ہوں۔**''

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی پیغامِ نِکاح عرض کیا تو ان سے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی اِرشاد فرمایا: ''**یہ مُعاملہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سپُرد ہے۔**''

ابوبکر و عُمَر کی سیِّدُنا علی کو ترغیب

ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تشریف فرما تھے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذِکرِ خیر چل نکلا تو حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: ''تمام معزَّزین نے پیغامِ نِکاح عرض کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انکار کرتے ہوئے یہی اِرشاد فرمایا: ''یہ مُعاملہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد ہے۔'' لیکن حضرتِ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے پیغامِ نِکاح عرض نہیں کیا اور نہ ہی اس کا تذکرہ کیا۔ اس کی وجہ میرے خیال میں ان کی غربت ہوسکتی ہے۔ ہمیں حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس چل کر ان سے شہزادیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہا کا مُعامَلہ ذِکر کرنا چاہئے اور اگر وہ تنگ دستی کو وجہ بنائیں تو ان کی مدد کرنی چاہئے۔'' پھر یہ سب حضراتِ والا عزّت حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی تلاش میں چل دیئے، پتا چلا کہ وہ اس وقت کسی انصاری کے باغ میں اُجرت پر اونٹوں کے ذریعے پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔ وہاں جب ملاقات ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: ''اے علی! (بات یہ ہے کہ) قریش کے مُعزّزین نے بنتِ رسول کے لئے پیغامِ نکاح دیا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ''یہ مُعامَلہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سپرد ہے۔'' اور (ہم دیکھتے ہیں کہ) آپ ہر اچھی عادت سے کامل طور پر مُتّصف ہیں اور حُضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَرابت دار بھی ہیں، مجھے امید ہے کہ **اللّٰہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا مُعامَلہ آپ کے لئے روکا ہوا ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی آنکھیں اَشک بار ہو گئیں اور فرمایا: ''اے ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ)! غربت نے مجھے اس سے روک رکھا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''**اے علی! ایسا نہ کہو! اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اور اس کے رسول** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے نزدیک دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے،**

اُڑتے غُبار کی مانند ہے۔'' (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمة...الخ، ص۲۷۵، ملخصاً)

اَسلافِ کِرام کا مُبارَک شِعار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے مسلمان بہن بھائی کی ضرورت کا احساس کرنا اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے حَتَّی الاِمکان دامے دَرمے قدمے سُخنے (یعنی روپے پیسے جان اور زَبان ہر طرح سے) مدد کرنا اور مدد کی نِیَّت کرنا ہمارے اَسلافِ کِرام کا مُبارَک شِعار ہے۔ اور ان مُبارَک ہستیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ دینی ونسبی طور پر خواہ کتنا ہی فضل وشرف عطا ہو جائے اپنا بوجھ خود ہی اٹھایا جائے اور محنتِ شاقّہ کی تکالیف گوارا کر کے خود اپنی دُنیاوی ضرورِیات پوری کرنے کا سامان کیا جائے۔ بارگاہِ رِسالت کے تربِیّت یافتگان کے قُلُوب واَذہان میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ دینِ اسلام دُنیا اور اَسبابِ دُنیا کو اَھَمِّیَّت نہیں دیتا بلکہ رِضائے الٰہی اور قضائے خداوندی کے آگے سرنگُوں ہونا (یعنی سر جھکانا) سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ دُنیاوی جاہ وحشمت (یعنی عزّت وشوکت) اور سیم وزر (یعنی مال ودولت) کی حیثیت ڈھلتی چھاؤں اور اُڑتے غُبار کی سی ہے۔ نگاہِ اسلام میں عزّت وقبولیت کا مدار تقویٰ واخلاص پر ہے۔ اسی بِنا پر ان صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا حوصلہ بڑھایا

اور بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوکر اپنا مُدَّعا پیش کرنے کا مشورہ دیا۔

سیِّدُنا علی کی بارگاہِ رسالت میں حاضِری

حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے کام سے واپس آ کر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر کی طرف چل دیئے، دروازہ کھٹکھٹایا، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: ''کون؟'' تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اُٹھو اور دروازہ کھولو، یہ وہ ہیں جن سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اور اس کا رسول** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **مَحبت کرتے ہیں اور یہ بھی ان سے مَحبت کرتے ہیں۔''** حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''میرے ماں باپ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قربان! یہ کون ہیں؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر پیارا ہے۔**'' حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''میں اس تیزی سے اُٹھی کہ چادر میں اُلجھنے لگی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حاضِرِ خدمتِ اَقدس ہوکر سلام عرض کیا اور سامنے بیٹھ گئے اور زمین کُرید نے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن حَیا کا پردہ حائل ہے۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**اے علی** (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) **!کوئی کام ہے تو بتاؤ، ہمارے ہاں! تمہاری ہر حاجت پوری ہوگی۔**'' حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے اپنے چچا اور چچی فاطمہ بنتِ اسد سے لیا، میں اس وقت ایک ناسمجھ بچہ تھا۔ آپ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب سکھایا، مجھے شائستہ (شا۔اِس۔تہ یعنی بااَخلاق) بنایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ پر ماں باپ سے بڑھ کر شفقت واِحسان فرمایا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مجھے ہدایت بخشی۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **! آپ ہی دُنیا وآخرت میں میرا وسیلہ اور ذخیرہ ہیں**، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے ذریعے میری پشت پناہی اس طرح فرمائے کہ میرا بھی ایک گھر اور بیوی ہو، میں جس میں چین حاصل کروں۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں آپ کی شہزادی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے لئے نکاح کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمۃ...الخ، ص۲۷۵، ملخصاً)

شانِ مصطفٰی وعظمتِ مرتضٰی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ رِوایت سے شانِ مصطفٰی، علمِ غیبِ مصطفٰی، شفقت واحسانِ مصطفٰی اور عظمتِ علیُّ المرتضٰی کے مُعَطَّر ومُعنبر مدَنی پھول چننے کو ملتے ہیں۔ **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو درو دیوار کے پیچھے کا بھی علم تھا کہ وہاں کون ہے؟ امیرُ المؤمنین، مولیٰ علی مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حاضر ہوکر اپنے کریم، مُحسِن و مُرَبِّی[1] آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور شفقتوں کا تذکرہ کیا۔ نبوی تربیّت سے ہمیں یہ مدَنی پھول چننے کو ملا کہ صلہ رحمی، حُسنِ سُلُوک اور اچھی تعلیم وتربیّت کا اِہتمام محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک سنّت ہے۔ اور احسان لینے والا اپنے مُحسِن کے اِحسانات کو یاد رکھے اور اس کا وفادار وشکر گزار رہے۔ مزید برآں[2] محبوبِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین، امیرُ المؤمنین، مولیٰ علی مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شانِ عظمت نشان کہ محبوبِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو اپنا محبوب قرار دیا۔ اسلام وصحابیّت کا شرف ہی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے ساتھ اگر بارگاہِ رِسالت میں مقبولیّت ومحبوبیّت کا مژدۂ جانفزا[3] مل جائے تو اس

(1)......مُ۔رَب۔بِی یعنی تربیّت فرمانے والے (2)......مَ۔زِید۔بَر۔آں یعنی اس سے بڑھ کر
(3)......مُژ۔دَہ۔ءِ۔جاں۔فِ۔زَا یعنی جان کو خوش کرنے والی خوشخبری

مُقدّر کے سکندر کے کیا کہنے!!!

مرتضٰی شیرِ حق، اَشْجَعُ الْاَشْجَعِیْن ساقیِ شِیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسلِ صفا ، وجہِ وصلِ خدا بابِ فضلِ وِلایت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زَن ، شاہِ خیبر شِکَن پَرتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضاؔ: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے شیر اور بہادُروں میں سب سے بڑے بہادُر ہیں، دودھ اور شربت سے مہمان نوازی کرنے والے حیدرِ کرّار پر لاکھوں سلام ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خالص پاک سادات کی بنیاد ہیں، واصل باللہ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مقرَّب) ہونے کا سبب اور فضائلِ وِلایت ملنے کا دروازہ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر لاکھوں سلام نازِل ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تلوار چلانے والے بہادری میں شیر کی مثل، خیبر کا دروازہ توڑنے والے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے یدِ قدرت کا پرتو ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر لاکھوں سلام کا نزول ہو۔

(سُخَنِ رضا، ص۳۷۳ تا ۳۷۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آسمان پر نِکاح اور فِرشتوں کی بارات

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''میں نے دیکھا کہ حُضُور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

چہرۂ انور خوشی و مَسرّت سے کِھل اُٹھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھ کر مسکرائے اور اِستِفسار (یعنی دریافت) فرمایا: ''اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حق مہر ادا کرسکو؟'' حضرتِ سیِّدنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میری حالت پوشیدہ نہیں، میرے پاس میری زِرہ[1]، تلوار اور پانی بھرنے کے لئے ایک اونٹ کے سِوا کچھ نہیں۔'' تو دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اپنی تلوار سے تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرو گے لہٰذا اس کے بغیر گزارہ نہیں اور اونٹ سے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر کر لاؤ گے اور سفر میں بھی اس پر اپنا سامان لادو گے، لیکن زِرہ کے بدلے میں، مَیں اپنی بیٹی کا نِکاح تم سے کرتا ہوں اور میں تم سے خوش ہوں، اور اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! تمہیں مُبارک ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے تمہارا نِکاح کرنے سے پہلے آسمان میں تم دونوں کا نِکاح کردیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے آسمانی فِرشتہ میرے پاس حاضِر ہوا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور پَر تھے، اس نے آ کر کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُبارک

(1)...... فولاد کا جالی دار کُرتا جو لڑائی میں پہنتے تھے۔ (فیروز اللغات ص ۷۸۹)

مِلَن اور پاکیزہ نسل کی بشارت ہو۔''

پھر حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے آکر سلام عرض کیا اور مجھے بتایا کہ ''یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا پر نظرِ رحمت فرمائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ایک حبیب، بھائی اور دوست منتخب فرما کر اس کے ساتھ آپ کی بیٹی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح فرما دیا ہے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ساری جنّتوں اور حوروں کو آراستہ و پیراستہ ہونے، شجرِ طُوبیٰ کو زیورات سے مُزَیَّن ہونے اور ملائکہ کو چوتھے آسمان میں بیتُ المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا ہے، اور رِضوانِ جنت عَلَیْہِ السَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بیتُ المعمور کے دروازے پر منبرِ کرامت رکھ دیا ہے۔ یہ وہی منبر ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام اَشیاء کے نام سکھائے تھے تو اُنہوں نے اس پر خطبہ دیا تھا۔

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اس منبر پر راحیل نامی فِرِشتے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا کی تو آسمان فرحت و سرور سے جھوم اُٹھا۔ حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام نے مزید یہ بھی بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وحی فرمائی کہ ''میں نے اپنے محبوب بندے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا نِکاح اپنی محبوب بندی اور اپنے رسول کی بیٹی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے کر دیا ہے، تم ان کا عقدِ نِکاح کر دو۔'' پس میں نے عقدِ نکاح کر دیا اور اس پر فرِشتوں کو گواہ بنایا اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے شجرِ طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے زیورات بکھیرے۔ جب اس نے زیورات کی بوچھاڑ کی تو ملائکہ اور حُوروں نے سب زیورات چُن لئے اور وہ قِیامت تک یہ زیورات ایک دوسرے کو تحفے میں دیتے رہیں گے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ بارگاہِ رِسالت میں یہ پیغام پہنچا دوں کہ زمین پر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی حضرتِ علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کر دیجئے اور حضرتِ **فاطمہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا **کو دو ایسے شہزادوں کی بشارت بھی عطا کر دیجئے جو اِنتہائی ستھرے، عمدہ خصائل** (یعنی عادات) **وفضائل کے حامِل، پاکیزہ فطرت اور دونوں جہاں میں بھلائی والے ہوں گے۔**"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آسمان پر نِکاح کی تقریب اور بیتُ المعمور[1] میں فِرِشتوں کی بارات فاطمہ بتول اور محبوبِ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہی خاصّہ (یعنی خاص وصف) ہے۔

پھر مکّی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! میں تمہارے مُتَعَلِّق حکمِ الٰہی نافِذ کر رہا ہوں، تم مسجِد میں پہنچ جاؤ، میں بھی آ رہا ہوں۔ میں لوگوں کی موجودگی میں تمہارا

(1)......بیتُ المعمور فِرِشتوں کا قبلہ ہے کعبہ معظّمہ کے مقابل ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، کتاب الفضائل، معراج کا بیان، ج۸، ص ۱۴۴)

نِکاح کروں گا اور تمہارے وہ فضائل بیان کروں گا جن سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔"

حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: "میں بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے جلدی سے نکلا اور میں خوشی کی شدت کی وجہ سے خود رفتہ ہوگیا۔ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی سے دَمک رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم فرمایا کہ وہ مُہاجرین وانصار کو بلائیں جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبرِ اَقدس پر جلوہ افروز ہوکر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کی اور اِرشاد فرمایا: "اے مسلمانو! ابھی ابھی حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام میرے پاس آئے اور یہ خبر دی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بیتُ المعمور کے پاس ملائکہ کو گواہ بنا کر میری بیٹی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا نِکاح علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے کردیا ہے، اور مجھے بھی حکم فرمایا ہے کہ میں زمین پر ان کا نِکاح کردوں۔ میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نِکاح علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے کردیا ہے۔" پھر حُضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُ نا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خطبۂ نِکاح پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔

خطبۂ نِکاح

حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کھڑے ہوکر یہ

خطبہ پڑھا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَشُكْرًا لِاَنْعُمِهٖ وَاَيَادِيْهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا شَبِيْهَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ نَبِيُّهُ النَّبِيْهُ وَرَسُوْلُهُ الْوَجِيْهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَنِيْهِ صَلَاةً دَآئِمَةً تُرْضِيْهِ" ترجمہ: سب تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں اور اس کے انعامات واحسانات پر اس کا شکر ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا (اکیلا) ہے، اس کا کوئی شریک ومثل (یعنی اس جیسا) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت سیِّدُنا) محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اس کے معزز نبی اور عظیم الشان رسول ہیں، ان پر اور ان کے آل واصحاب، ازواجِ مطہرات اور اولاد اَطہار رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی دائمی رحمت ہو جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو خوش کردے (اٰمین)"۔

اس کے بعد فرمایا: "نِکاح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل ہے اور اس نے اس کی اجازت دی ہے، رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کا نِکاح مجھ سے کر دیا ہے اور میری اس زِرہ کو بطورِ حق مہر[1] مقرّر فرمایا ہے۔ حاضرین نے مُبارک باد دیتے ہوئے کہا: "اللہ

(1)...... خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے حق مہر کے متعلق مختلف اَقوال ہیں۔ تمام اقوال میں نفیس تطبیق دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "اصل مہرِ کریم جس پر عقدِ اقدس واقع ہوا.....

عَزَّوَجَلَّ آپ کے جوڑے میں بَرَکت واِتّفاق عطا فرمائے۔"

سیِّدۂ کائنات کا جہیز

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں:

"میں نے اپنی زِرہ لی اور بازار میں حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو 400 درہم میں فروخت کردی۔ جب میں نے درہموں پر اور انہوں نے زِرہ پر قبضہ کر لیا تو مجھ سے فرمانے لگے: "اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کیا اب میں زِرہ کا اور آپ دراہم کے حق دار نہیں؟" میں نے کہا: "کیوں نہیں۔" تو کہنے لگے: "پھر یہ زِرہ میری طرف سے آپ کو ہدِیَّہ (ہَ۔دِیْ۔یَہ یعنی تحفہ) ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "میں نے زِرہ اور دراہم لئے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو کر حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حُسنِ سُلوک کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دعائے خیر و برکت سے نوازا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر انہیں (مٹھی بھر) درہم دیئے اور فرمایا: "ان دراہم کے عِوَض فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے لئے مُناسب اشیاء خرید لاؤ۔" حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی اور حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خریدی ہوئی اشیاء اُٹھانے میں مدد

..... چار سو مثقال (تقریباً 150 تولے) چاندی تھی ولہٰذا علماءِ سِیَر نے اس پر جزم فرمایا۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۵۵)

کے لئے ساتھ بھیجا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے حُضُورِ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 63 درہم عطا فرمائے تھے، **میں نے روئی سے بھرا ہوا موٹے کپڑے کا بستر، چمڑے کا دستر خوان، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، پانی کے لئے ایک مشکیزہ اور گوزہ** (یعنی مٹی کا آب خورہ) **اور نرم اُون کا ایک پردہ خریدا۔ پھر** میں، حضرتِ سلمان اور حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے تھوڑا تھوڑا کر کے وہ سامان اٹھالیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ اُٹھا کر عرض کی: **"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شِعار** (یعنی طریقہ) **ہی تجھ سے ڈرنا ہے۔"** (الرَّوْض الفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ...الخ، ص۲۷۵ تا ۲۷۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنّت کے جہیز کی منظوم[1] تفصیل

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے شہزادیٔ کونین، والِدۂ حَسَنَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے جہیز کی تفصیل نظم میں لکھی ہے، مُلاحظہ فرمایئے اور ترغیب حاصل کیجئے۔

(1)......اشعار میں لکھا ہوا کلام۔

فاطِمہ زَہرا کا جس دِن عقد تھا سُن لو! اُن کے ساتھ کیا کیا نقد تھا
ایک چادَر سترہ پیوند کی مُصطَفٰے نے اپنی دُختر کو جو دی
ایک تُوشک[1] جس کا چمڑے کا غِلاف ایک تکیہ ، ایک ایسا ہی لحاف
جس کے اندر اُون ، نہ رَیشم ، رُوئی بلکہ اِس میں چھال خُرمے[2] کی بھری
ایک چکّی پیسنے کے واسطے ایک مَشکیزہ تھا پانی کے لئے
ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں نُقْرَئی کنگن[3] کی جوڑی ہاتھ میں
اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا ایک جوڑا بھی کھڑاؤں[4] کا دیا
شاہزادی سیِّدُ الْکَونَین کی بے سواری ہی علی کے گھر گئی
واسطے جن کے بنے دونوں جہاں اُن کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں
اس جہیزِ پاک پر لاکھوں سلام صاحبِ لَولاک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سالِک از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیہ دراہم حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حوالے کردیئے اور اِرشاد فرمایا: ”ان دراہم کو اپنے پاس رکھو۔“ پھر ایک مہینہ تک شرم وحَیا کے باعِث میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر

(1)...... رُوئی دار بستر۔ (2)...... کھجور کے درخت کا چھلکا۔ (3)...... کلائی میں پہننے والا چاندی کا زیور۔
(4)...... لکڑی کی جوتی۔

نہ ہوا۔ جب کبھی اکیلے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے: ''**اے علی** (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)**! میں نے تمہارا نِکاح اس کے ساتھ کیا ہے جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔**''

(اَلرَّوْض الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ۔۔۔الخ، ص۲۷۷)

جہیز کیسا اور کتنا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مخدومۂ کائنات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جہیز کس قدر سادہ اور مختصر تھا، اور جو دیا گیا مولائے کائنات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے اس کا بھی مُطالَبہ نہ تھا، اس میں اُمّت کے لئے درس و رغبت ہے کہ کثیر اور پُر تکلُّف جہیز کا اِہتمام ضروری نہیں اور نہ ہی لڑکے والے اس کا مُطالَبہ کریں، یہ سنّت جس قدر سادگی سے ادا کی جائے بہتر ہے، جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **679** صَفَحات پر مشتمل کتاب ''**جنّتی زیور**'' صَفْحہ **153** پر شیخُ الحدیث حضرتِ علامہ مولانا عبدُ المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ''ماں باپ کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز، قرآنِ مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر سُسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز بلکہ سنّت ہے کیونکہ ہمارے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جہیز میں کچھ

سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن یاد رکھو کہ **جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی مَحبت وشفقت کی نشانی ہے** اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجِب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وُصول کریں، ماں باپ کی حیثیت اس قابِل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی، داماد کی خواہش پوری کریں، یہ خلافِ شریعت بات ہے بلکہ آج کل تِــلَــک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی، چُنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلافِ شریعت ہے اور جبراً قہراً (یعنی بہ زور) ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازِم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں۔" (جنّتی زیور، رسومات، ص۱۰۳ تا ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بنتِ عطّار کا جہیز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو شادی بیاہ کے موقع پر ہونے والی ان ناجائز رسومات سے

اِجتناب کرتے ہیں؛ ان میں نمایاں نام شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ہے؛ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی خوشی میں ہونے والی بے ہودہ تقریبات و رسومات کو نہ صرف خود ناپسند کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی ان گناہوں بھرے معمولات سے اِجتناب کی شفقت آمیز تاکید فرماتے رہتے ہیں؛ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی بھی سادگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے عین سنّت کے مطابق کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جو عنایت فرمایا اس کی پیروی کی جائے۔

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں
ان کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں

اس جہیزِ پاک پر لاکھوں سلام
صاحبِ لَولاک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سالِک از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان)

مثلاً مشکیزہ، گیہوں پیسنے والی ہاتھ کی چکی، نُقرَئی (نُق۔رَ۔ئی یعنی چاندی کے) کنگن پیش کیے، اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسر آیا؛

چٹائی، مٹی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چمڑے کا تکیہ وغیرہ، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور رخصت کرتے وقت جس طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر شفقتیں فرمائی تھیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ان سنّتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

(سنت نکاح، قسط۳، ص۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطمہ کی رُخصتی

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب مہینہ گزر گیا تو میرے بھائی حضرتِ عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: ”اے میرے بھائی! آج تک میں اتنا خوش نہیں ہوا جتنا یہ سن کر خوش ہوا کہ آپ کی شادی بنتِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے ہوگئی ہے، اب اگر آپ ان کو اپنے گھر بھی لے آؤ تو تمہاری ملاقات سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔“ میں نے جواب دیا: ”**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی یہی چاہتا ہوں، لیکن مجھے تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم آتی ہے۔“ انہوں نے کہا: ”میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔“ لہٰذا ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے تو راستے میں ہمیں بارگاہِ رسالت کی خادِمہ حضرت اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ملیں۔

ہم نے ان سے تذکرہ کیا تو کہنے لگیں: ''ذرا اِنتظار کریں، ہم عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُتَعَلِّق بات کرتی ہیں کہ (ان مُعامَلات میں) مردوں کی نسبت عورتوں کی باتیں زیادہ مؤثّر ہوتی ہیں۔'' وہ واپس مڑ کر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئیں اور انہیں اور پھر دوسری ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ساری بات بتائی تو سب اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اکٹھی ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرۂ مُبارَکہ میں حاضِر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاروں طرف بیٹھ کر عرض گزار ہوئیں: ''یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہم ایک اہم مُعامَلے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضِر ہوئی ہیں، وہ یہ کہ آپ کے چچا زاد اور دینی بھائی حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بیوی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رخصتی چاہتے ہیں۔''

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا بھیجا۔

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''میں بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: ''کیا تم اپنی زوجہ کی رخصتی چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' اِرشاد فرمایا: ''بڑی محبت و عزّت سے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج رات سے تم اپنی زوجہ کے ساتھ رہا کرو گے۔''

دعوتِ طعام

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آراستہ کرنے کا حکم دیا اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رکھے ہوئے دراہم میں سے 10 درہم حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیئے اور اِرشاد فرمایا: ''ان سے کھجور، گھی اور پنیر خریدلو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں یہ چیزیں خرید کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مسلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا پھر اِرشاد فرمایا: ''اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! جسے چاہو بلالاؤ'' میں مسجد گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ سے کہا: '' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کریں۔'' سب لوگ اُٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی کہ لوگ بہُت زِیادہ ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کے دستر خوان کو ایک رومال سے ڈھانک دیا اور اِرشاد فرمایا: ''دس دس اَفراد کو داخل کرتے جاؤ۔'' میں نے ایسا ہی کیا۔ **سب صحابۂ کرام** رِضْوَانُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ **نے کھانا کھایا لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

بَرَکت سے 700 اَفراد نے وہ حلوہ تناول فرمایا۔''

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ اور حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمَا کو اپنے پاس بلایا اور حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اپنے دائیں اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کو اپنے بائیں طرف بٹھا کر سینے سے لگایا اور دونوں کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ''**اے علی** (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ)**! میں نے کتنی اچھی زوجہ سے تیرا نِکاح کیا ہے۔**'' پھر ان دونوں کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلے۔ پھر گھر سے باہر نکل کر دروازے کے کواڑ پکڑے اور یہ دُعا فرمائی: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **تم دونوں کو اِتّفاق واِتّحاد عطا فرمائے، میں تمہیں اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کے سپرد کرتا ہوں اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔**''

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثانی والاربعون فی زواج علی بفاطمة...الخ، ص ۲۷۷ تا ۲۷۸، ملخصاً)

شہزادیٔ کونین، والِدۂ حَسَنَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے نکاح کے متعلّق مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا منظوم کلام مُلاحظہ فرمایئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے:

گوشِ دل سے مومنو! سن لو ذرا ہے یہ قصّہ فاطمہ کے عقد کا
پندرہ سالہ نبی کی لاڈلی اور تھی بائیس سال عُمرِ علی

عقد کا پیغام حیدر نے دیا مصطفیٰ نے مرحبا اھلاً کہا

پیر کا دن سترہ ماہِ رجب دوسرا سنِ ہجرت شاہِ عرب

پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام ظہر کے وقت آئیں سارے خاص وعام

اس خبر سے شور برپا ہو گیا کوچہ و بازار میں غُل سا مچا

آج ہے مولیٰ کی دُختر کا نِکاح آج ہے اس نیک اختر کا نِکاح

آج ہے اس پاک و بچی کا نِکاح آج ہے بے ماں کی بچی کا نِکاح

خیر سے جب وقت آیا ظہر کا مسجدِ نبوی میں مجمع ہو گیا

ایک جانب ہیں ابوبکر و عمر اِک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر

ہر طرف اَصحاب و انصار ہیں درمیاں میں احمد و مختار ہیں

سامنے نوشہ علیِ مرتضٰی حیدرِ کرّار شاہِ لَا فَتٰی

آج گویا عرش آیا ہے اتر یا کہ قُدسی آ گئے ہیں فرش پر

جمع جب یہ سارا مجمع ہو گیا سیّدُ الکونین نے خطبہ پڑھا

جب ہوئے خطبے سے فارِغ مصطفیٰ عقدِ زَہرا کا علی سے کر دیا

چار سو مِثقال چاندی مہر تھا وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا

بعد میں خُرمے لُٹائے لاکلام ماسِوا اس کے نہ تھا کوئی طعام

ان کے حق میں پھر دعائے خیر کی اور ہر اِک نے مُبارَک باد دی

گھر سے رخصت جس گھڑی زہرا ہوئیں   والِدہ کی یاد میں رونے لگیں

دی تسلّی احمدِ مختار نے   اور فرمایا شہِ ابرار نے

فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم   میکہ و سسرال میں اَعلیٰ ہو تم

باپ تمہارے اِمامُ الانبیاء   اور شوہر اولیاء کے پیشوا

ماہِ ذِی الحجہ میں جب رخصت ہوئی   تب علی کے گھر میں اِک دعوت ہوئی

جس میں تھیں دس سیر جَو کی روٹیاں   کچھ پنیر اور تھوڑے خُرمے بے گماں

اس ضیافت(1) کا ولیمہ(2) نام ہے   اور یہ دعوت سنّتِ اسلام ہے

سب کو ان کی راہ چلنا چاہئے   اور بری رسموں سے بچنا چاہئے

(دیوانِ سالِک از حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ!   اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادیاں توبَہُت ہوئی ہیں، ہورہی ہیں اور ہوتی رہیں گی لیکن ایسی سادہ مگر عظیمُ الشّان رسمِ نِکاح و بیاہ صرف محبوبینِ خدا اور مُقرَّبینِ مصطفٰی کا حصّہ ہے، **تکلُّف** (تَ۔کَل۔لُف یعنی ظاہرداری) نام کا نہیں لیکن رشک ہر مسلمان کو آتا ہے، دُھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔

---

(1)……دعوت۔(2)……نکاح کے بعد کی دعوت جو دولہا کی طرف سے دی جاتی ہے۔

(فیروز اللغات، ص ۱۴۸۲)

ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے چاردانگِ عالَم [1] بج رہے ہیں۔ یہ بات بالکل نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہوسکتی تھی بلکہ اگر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اِشارہ کردیتے تو اس کی مِثل وہمسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والیٔ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سادگی اور بے تکلُّفی کو سنّت بنایا، تاکہ اُمّت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔ اسی جانب حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بھی توجُّہ دلائی، چُنانچہ

شادی بیاہ کی اسلامی رسمیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **170** صفحات پر مشتمل کتاب **''اسلامی زندگی''** صفحہ **54** پر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تحریر فرماتے ہیں: سب سے بہتر تو یہ ہوگا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرتِ خاتونِ جنّت، شاہزادیٔ اسلام، فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ اور یقین کرو کہ ہماری اولاد ان کے قدمِ پاک پر قربان! اور یہ بھی سمجھ لو کہ اگر حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی ہوتی کہ میری لختِ جگر کی شادی بڑی دُھوم دَھام سے ہو اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اس کیلئے چندہ وغیرہ کیلئے حکم فرمادیا جاتا تو عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ کا خزانہ

---

(1)......دنیا کی چاروں طرف۔

موجود تھا۔ جو ایک ایک جنگ کیلئے نونو سو اونٹ اور نو نو سو اشرفیاں حاضر کردیتے تھے۔ لیکن چونکہ منشا (یعنی مقصد) یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کیلئے نمونہ بن جائے۔ اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسمیں ادا کی گئیں۔

لہٰذا مسلمانو! اوّلاً تو اپنی بیاہ بارات سے ساری حرام رسمیں نکال ڈالو، باجے، آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی، ڈوم وغیرہ کے گیت، رنڈیوں عورتوں کے ناچ، عورتوں اور مردوں کا مَیل جول، پھول پتی کا لُٹانا ایک دم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر مٹادو۔ اب رہی فضول خرچی کی رسمیں ان کو یا تو بند ہی کردو اگر بند نہ کرسکو تو ان کیلئے ایسی حد مقرّر کردو جس سے فضول خرچی نہ رہے اور گھر کی بربادی نہ ہو۔ جنہیں امیر و غریب سب بے تکلُّف پورا کرسکیں۔ لہٰذا ہماری رائے یہ ہے کہ اس طریقہ سے نکاح کی رسم ادا ہونی چاہئے۔

دولہا، دلہن نکاح سے پہلے اُبٹن یا خوشبو کا استعمال کریں مگر مہندی اور تیل لگانے اور ابٹن کی رسم بند کردی جائے یعنی گانا باجا عورتوں کا جمع ہونا بند کردو۔ اب اگر بارات شہر کی شہر میں ہے تو ظہر کی نماز پڑھ کر بارات کا مجمع دولہا کے گھر جمع ہو اور دلہن والے لوگ دلہن کے گھر جمع ہوں۔ دلہن کے یہاں اس وقت نعت خوانی یا وعظ یا درود شریف کی مجلس گرم ہو۔ اُدھر دولہا کو لے کر پیدل یا سوار کرکے اس طرح برات کا جلوس روانہ ہو، آگے آگے عمدہ نعت خوانی ہوتی جاوے، تمام

بازاروں میں یہ جلوس نکالا جائے۔ جب یہ برات دلہن کے گھر پہنچے تو دلہن والے اس برات کو کسی قسم کی روٹی یا کھانا ہرگز نہ دیں کیونکہ حضرتِ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے کوئی کھانا نہ دیا غرضیکہ لڑکی والے کے گھر کھانا نہ ہو۔ بلکہ پان یا خالی چائے سے تواضع کردی جائے۔ پھر عمدہ طریقہ سے خطبہ نکاح پڑھ کر نکاح ہو جائے۔ اگر نکاح مسجد میں ہو تو اور بھی اچھا ہے **نکاح کا مسجد میں ہونا مستحب** ہے اور اگر لڑکی کے گھر ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ نکاح ہوتے ہی باراتی لوگ واپس ہو جائیں یہ تمام کام عصر سے پہلے ہو جائیں اور بعد مغرب کو دلہن کو رخصت کر دیا جائے خواہ رخصت ٹانگہ میں ہو یا ڈولی وغیرہ میں۔ مگر اس پر کسی قسم کا نچھاور اور بکھیر بالکل نہ ہو کہ بکھیر کرنے میں پیسے گم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! نکاح کے وقت خُرمے (یعنی کھجوریں یا چھوہارے) لُٹانا سنّت ہے۔ (اسلامی زندگی، فصل ثانی نکاح اور رخصت کی رسمیں، ص٥٤ تا ٥٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر معاملے میں میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر عمل کی کوشش فرماتے ہیں، چُنانچِہ آپ نے اپنی اولاد کی شادیاں بھی فضول رسموں سے

دُور رہ کر اور آقا کی سنّتوں پر عمل کر کے سر انجام دیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالے ''سنّتِ نکاح'' صفحہ 32 سے 41 تک آپ کے بڑے صاجزادے کی شادی کا ذکر موجود ہے مختصراً پیشِ خدمت ہے مُلاحظہ فرمایئے:

شہزادۂ عطّار مُدَّظِلُّہٗ کی شادی

جہاں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی شادی خانہ آبادی میں ہر موقع پر شرعی احکام کی پاسداری کی، وہیں آپ نے اپنے شہزادۂ خوش لقا، عُروسِ دلرُبا، الحاج مولانا ابواُسَید اَحمد عبید الرضا قادِری رَضَوی عطاری المدَنی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ''شادی'' کے پُرمسرت لمحات میں تمام معاملات شرِیعت کے عین مطابق رکھنے پر بھی بھرپور توجہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ شادی مبارک بھی انتہائی سادَگی کا مظہر اور دورِ حاضر کی مثالی شادی قرار پائی۔

مرحبا عطّار کا لختِ جگر دولہا بنا
خوشنما سہرا عُبیدِ قادِری کے سر سجا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تقریبِ نکاح

شہزادۂ عطّار مُدَّظِلُّہٗ کے نکاح کی تقریب برقی قُمقُموں سے جگمگاتے شادی

ہال کے بجائے **مدینۃُ الاولیاء** ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے **بینَ الاقوامی اجتماع** میں **18** اکتوبر **2003ء** کو شبِ اتوار بڑی سادگی کے ساتھ انجام پائی۔

براتی ہیں تمامی اہلِ سنّت
عُبیدِ قادِری دولہا بنا

تلاوت کے بعد پُرسوز نعتیں پڑھی گئیں، رقّت انگیز سماں تھا، خُطبۂ نکاح پڑھ کر **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی نے نکاح پڑھایا پھر چھوہارے لٹائے گئے جو منچ (اسٹیج) کے قریب موجود مخصوص اسلامی بھائیوں نے لُوٹے۔ نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ "حدیث شریف میں لُوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (اَحکامِ شریعت، باب ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص۲۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مکان پر سجاوٹ

اس موقع پر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ دنیائے اَہلسنّت کے امیر، بانیِ دعوتِ اسلامی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے شہزادے کی شادی کے موقع پر گھر پر مروَّجہ سجاوٹ یا برقی قُمقُموں وغیرہ کی کوئی ترکیب ہی نہیں تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُرتکلُّف جہیز لینے سے انکار

حاجی اَحمد عُبید رضا مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلف جہیز دینا چاہا تو امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں سادگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف شہزادۂ عطار دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پر رضا مند ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اجتماعِ ذکر ونعت

شہزادۂ عطار مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی شادی کی خوشی میں دعوتِ اسلامی کی باب المدینہ (کراچی) کی مجلسِ مشاورت نے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اجتماعِ ذکرونعت کا اہتمام کیا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماعِ ذکرونعت کا آغاز تلاوتِ قرانِ حکیم سے ہوا، پھر سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت نعت شریف کی صورت میں پیش کیے گئے۔ اس کے بعد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس موقع پر مَدَنی مذاکرہ میں اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا لکھا ہوا منظوم دعائیہ سہرا شریف پڑھا گیا اور صلوٰۃ وسلام پر اس اجتماع

ذکر ونعت کا اختتام ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَسمِ رُخصتی

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے پہلے ہی سے تاکید کردی تھی کہ کسی صورت میں کوئی غیر شرعی رَسْم یا معاملہ نہ ہونے پائے بلکہ وقتِ رُخصتی بھی تمام معاملات عین شَرِیْعَت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آپ کی اِس خواہش کو عملی جامہ پہنایا گیا اور آخر تک ہر ہر معاملہ عین شَرِیْعَت کے مطابق رکھنے کی ہی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ رُخصتی کے وقت جو خواتین دلہن کو چھوڑنے کیلئے رَسْم کے طور پر آتی ہیں اس سے پیشگی منع کر دیا گیا کہ صرف دلہن کا سگا بھائی شَرْعی پردے کے ساتھ دلہن کو لے آئے۔ اس شادی میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے گھر والوں کی طرف سے بھی اسلامی بہنوں کے لئے کوئی تقریب نہیں رکھی گئی تھی۔

میری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں
ہو کرم شہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُھوم دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی مذاکرے کے دوران کچھ

یوں ارشاد فرمایا: دُھوم دھام سے **ولیمہ** کا بھی بہت اِصرار رہا۔ کسی نے آفر بھی کی کہ **200** دیگیں بلا اُجرت پکا دیں گے، بس **دو لاکھ** روپے کا سامان آئے گا۔ میں نے کہا: **دو لاکھ** روپے تو میرے پاس نہیں ہیں، مگر میرے لیے **دو لاکھ** روپے جمع کرنا مشکل بھی نہیں ہے، بس یہی ہوگا کہ جس سے کہوں گا اُس کے دل میں میری جو عزت ہوگی وہ **ختم** ہو جائے گی، دو چار سیٹھوں کو فون کردوں گا، تھوڑی سی **خوشامد** کرنا پڑے گی جو کہ **میرے مزاج میں نہیں ہے**، **200** کی جگہ **1200** دیگیں ہو جائیں گی، یوں میرے بیٹے کا ولیمہ تو دھوم دھام سے ہوگا اور آپ لوگ بھی خوش ہو جائیں گے مگر مجھے اس کے لئے اپنی خُودداری کا سودا کرنا پڑے گا۔ پھر آپ نے بطورِ ترغیب ایک واقعہ بھی سُنایا؛

ایک پیر صاحب کے ہاں لنگر خانہ چل رہا تھا۔ ایک صاحبِ ثروت مُرید پیسے دینے کی ترکیب کر رہا تھا۔ لنگر خانے کے منتظم نے عرض کی: حضور! اب مہنگائی بڑھ گئی ہے، بہت دِقّت ہو رہی ہے، اگر آپ اِس لنگر خانے کا خرچہ دینے والے **مرید** کو اشارہ کر دیں گے کہ وہ رقم **دُگنی** کر دے تو اپنا لنگر خانہ ذرا آسانی سے چلے گا۔ پیر صاحب اس پر راضی ہو گئے اور اُس **مرید** کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت دیا ہے، تم ماہانہ چندہ دُگنا کر دو۔ اس مُرید نے سعادت مندی سے جواب دیا: مرشد آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ کچھ عرصے کے بعد لنگر خانے کے منتظم نے پوچھا حضور! آپ نے رقم میں اضافہ کے لئے کہا یا نہیں؟ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا اور اس نے دوگنا بھی کر دیا ہے مگر فرق یہ ہے کہ پہلے بڑی عقیدت سے آکر پیش کرتا تھا، اب خود

نہیں آتا بھجوا دیتا ہے۔

(پھر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرا بیٹا (یعنی حاجی احمد عبید رضا عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی) خود ولیمہ کی سنت ادا کرے گا۔ دُھوم دھام سے نہ سہی مگر ولیمہ ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دعوتِ وَلیمہ

شہزادۂ عطّار مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی حسبِ خواہش انتہائی سادگی سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں صرف دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے تمام اراکین اور تین یا چار دوسرے اسلامی بھائیوں کو مدعو کیا لیکن کھانے کے وقت گھر کے باہر جمع ہونے والے دیگر عقیدت مند اسلامی بھائیوں کو بھی اندر بلوا لیا گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی ولیمے میں شریک تھے۔ دعوتِ ولیمہ میں **دال** اور **چاول** پیش کئے گئے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بتایا کہ "کھانا گھر میں پکایا گیا ہے، دال **پانی** میں پکائی گئی ہے اور اس میں **تیل** کا ایک قطرہ بھی نہیں ڈالا گیا۔" مگر کھانے والوں کا کہنا ہے کہ دال چاول حیرت انگیز طور پر انتہائی **لذیذ** تھے۔

(سنت نکاح، قسط ۳، ص ۳۲ تا ۴۱، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادی کے موقع پر رخصتی کے وقت قبر کی طرف رُخصتی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ اکثر نماز کی پابند اسلامی بہنیں بھی اس موقع پر فرض نماز تک چھوڑ دیتی ہیں۔ دیکھیے! خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شادی کی پہلی رات کیسے گزاری آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شادی کی پہلی رات بھی فکرِ قبر و آخرت نے بے چین کر رکھا تھا چُنانچہ منقول ہے کہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

سیّدۂ کائنات [1] حضرتِ سیّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رُخصتی کے بعد جب رات کا اندھیرا چھایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں۔ حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: ''اے تمام عورتوں کی سردار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ میں تمہارا شوہر اور تم میری زوجہ ہو؟'' کہنے لگیں: ''میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر بیت جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ **اس کے بعد وہ دونوں**

(1)......یعنی کائنات کی سردار۔

عبادت کی جگہ کھڑے ہوکر پوری رات ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہے۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق،المجلس، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة...الخ، ص۲۷۸)

عبادت ہو تو ایسی ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا پختہ عزم، خواہشات اور مقصود نہ تو دنیا اور اس کی لذّات تھیں اور نہ ہی نفس کی راحت و خواہشات۔ بلکہ ان کی بلند ہمتوں کی پرواز ہمیشہ باقی رہنے والے ٹھکانے کی طرف تھی۔ یقیناً ان کا ذکر قرآنِ پاک میں لکھ دیا گیا اور ان کو بشارت دے دی گئ:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔[1]

(1)...... مفسّرِ شہیر، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافظ مفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی ''تفسیرِ خزائنُ العرفان'' میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ازواجِ مُطَہَّرات اور حضرتِ خاتونِ جنّت فاطمہ زہراء اور علیِ مرتضٰی اور حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سب داخل ہیں۔ آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرتِ امام ابو منصور ماتریدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

ان دونوں مبارک ہستیوں نے اپنی لذّات کے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہوگئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتا حتّٰی کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ پھر وہ دونوں اپنے بستر پر آرام فرما ہوئے۔ چوتھے دن حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "**اللہ تعالیٰ** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ **علی** (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) **اور فاطمہ** (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) **نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں**، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کروگے۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً ان کے گھر تشریف لائے تو وہاں حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو پایا تو استفسار فرمایا: "کس چیز نے تجھے یہاں ٹھہرایا ہے؟ حالانکہ گھر میں ایک مرد بھی موجود ہے۔" عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی خدمت کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ اس پر آپ صَلَّی

..... منقول ہے۔ ان آیات میں اہلِ بیتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں۔" **(خزائن العرفان، پارہ ۲۲ الاحزاب، تحت الاٰیۃ ۳۳)**

اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چشمانِ مُبارک نَم ناک (یعنی آنسوؤں سے تربتر) ہوگئیں اور دُعا فرمائی: ''اے اسماء (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا)! **اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری دُنیا و آخرت کی تمام حاجات پوری فرمائے۔''**

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة...الخ، ص۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح خاتونِ جنّت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو عظمت ورفعت عطا فرمائی اسی طرح آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی اولاد کو بھی عظیم شانوں سے نوازا۔ اہلِ بیتِ پاک کی عظمت تو دیکھئے کہ ایک طرف ماں جنّتی عورتوں کی سردار ہے تو دوسری طرف بیٹے جنّتی جوانوں کے سردار۔ آیئے! خاتونِ جنّت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی اولادِ پاک کا ذکرِ خیر بھی مُلاحظہ فرمائیے!

خاتونِ جنّت کی اولادِ پاک

﴿1﴾......سیِّدُنا امام حَسَن کی ولادت باسعادت

خاتونِ جنّت کے بڑے شہزادے حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ ہیں، آپ کا اسمِ گرامی حَسَن، کُنیت ابو محمد اور اَلقاب سیِّدِ شبابِ اہلِ الجنۃ، سبط و ریحانِ رسول ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ رَمَضانُ المبارک ۳ھ میں ہوئی۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام حَسَن رکھا پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا، بال اُتروائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے۔(اُسْدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، باب الحاء والسین، حسن بن علی، ج۲، ص۱۴-۱۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا امام حَسَن کی ازواج واولاد

حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 90 شادیاں کیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص۱۲۲)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)......حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ بشیر بنت ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۲)......حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت منظور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۳)......حضرتِ سیِّدَتُنا رملہ بنت سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۴)......حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج ذیل ہیں: (۱)......حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔(۲)......حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔(۳)......حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ (۴)......حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔(۵)......حضرتِ سیِّدُنا

عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ ۔ (۶)......حضرتِ سَیِّدُ نا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ ۔ (۷)......حضرتِ سَیِّدُ نا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ ۔ (۸)......حضرتِ سَیِّدُ نا حسین اثرم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ ۔ (۹)......حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمُّ الحسن رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہا ۔ (۱۰)......حضرتِ سَیِّدُ نا عُمَر و رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ (۱۱)......حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہا ۔

(اَنسابُ الْاَشْرَاف، ج۳، ص۳۰۴ تا ۳۰۶، ملخصاً)

سیّدُنا امام حسَن کی شہادت

فقیہِ ملت مفتی جلالُ الدِّین احمد امجدی اپنی کتاب "خطباتِ محرم" صفحہ 278 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُ نا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے پینتالیس (45) سال چھ ماہ چند روز کی عمر میں بمقام مدینہ طیبہ ۵ ربیع الاوّل ۴۹ھ میں زہر خوانی سے شہادت نصیب پائی اور جنّتُ البقیع میں اپنی پیاری امّی جان خاتونِ جنّت جگر گوشۂ رسول حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہا کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

وہ حَسَن مجتبیٰ سَیِّدُ الاسخیا ... راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام
شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی ... چاشنی گیر عِصمت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ... صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

2﴾......سیِّدُنا امامِ حُسَین کی ولادت باسعادت

آپ کا اسم گرامی حسین، کُنیّت ابو عبداللہ اور اَلقاب سیِّدِ شبابِ اہلِ الجنۃ، سبط وریحانِ رسول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادتِ باسعادت ۵ شعبان ۴ھ میں ہوئی حضورنبیِّ کریم نے پیارے شہزادے کے کان میں اذان ارشاد فرمائی اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والسین ،حسین بن علی، ج۲، ص۲۵-۲۴، ملخصاً)

آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی ولادت پر حضرت رُوحُ الامین بحکمِ ربُّ العٰلمین تہنیتِ ولادت (یعنی پیدائش کی مبارکباد) کے ساتھ تعزیت بھی لائے اس وقت حضور آپ کے گلوئے نازکو چوم رہے تھے رُوح الامین نے آبدیدہ ہوکر عرض کیا کہ اس بوسہ گاہ پر چھری چلے گی اور یہ قُرَّۃُ العین خدا کی راہ میں شہید ہوگا۔

(اَوراقِ غم، ص۲۷۰)

مرحبا سروَرِ عالَم کے پسر آئے ہیں　　سیِّدہ فاطمہ کے لختِ جگر آئے ہیں

واہ قسمت کہ چراغِ حَرمین آئے ہیں　　اے مسلمانو! مبارک کہ حُسین آئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا امام حسین کی ازواج واولاد

حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کئی شادیاں کیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)...... حضرتِ سیِّدَتُنا لیلیٰ بنت ابی مرّہ عُروہ بن مسعود ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

(۲)...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۳)...... حضرتِ سیِّدَتُنا رُباب بنتِ اِمرءُ القیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔ امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)...... حضرتِ سیِّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۲)...... حضرتِ سیِّدُنا علی اصغر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (اَنسَابُ الْاَشرَاف، ج۳، ص۳۶۱،۳۶۲، ملخصاً)

(۳)...... حضرتِ سیِّدُنا محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (المَرْجَعُ السَّابِق، ج۲، ص۴۲۲)

(۴)...... حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۵)...... حضرتِ سیِّدَتُنا سُکَینہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔ (اَنسَابُ الْاَشرَاف، ج۳، ص۳۶۱، ۳۶۲، ملخصاً)

سیِّدُنا امام حسین کی شہادت

سیِّدُ الشُّہدا، امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہوگئی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دس محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعۃُ المبارک اپنے اہلِ بیتِ اَطہار اور 72 جانثاروں کے ساتھ میدانِ کربلا میں مرتبۂ شہادت پر فائز ہوکر سیِّدُ الشُّہدا کے لقب سے مُلَقّب ہوئے۔ شہادتِ امامِ عالی مقام کی تفصیل درکار ہو تو سوانحِ کربلا، آئینۂ قیامت، کربلا کا خونیں منظر وغیرہ

کتب کی طرف رجوع کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3,4 ......سیِّدُنا محسن وسیِّدَتُنا رُقیّہ

حضرتِ سیِّدُ نا محسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا رُقیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا اس لئے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

5 ......سیِّدَتُنا زینب کا ذکرِ خیر

حضرتِ سیِّدَہ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بڑی شہزادی ہیں۔ان کی کُنْیت اُمُّ الحسن تھی اور واقعہ کربلا کے بعد ان کی کُنْیت اُمُّ المصائب مشہور ہو گئی تھی۔

سیِّدہ زینب کا نکاح

حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی لختِ جگر حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح حضرتِ سیِّدُ نا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا۔(اُسْدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، حرف الزای، زینب بنت علی، ج۷، ص۱۳۴)

سیّدہ زینب کی اولاد

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چار صاحبزادے تھے جن کے نام درج ذیل ہیں: (1)......حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (2)...... حضرتِ سیِّدُنا عون اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (3)......حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (4)......حضرتِ سیِّدُنا محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ اور حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہے۔ (ایضاً)

﴿6﴾......سیّدہ اُمِّ کُلثوم

خاتونِ جنّت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنی بڑی ہمشیرہ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مشابہ تھیں۔

سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم کا نکاح

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے نکاح فرمایا اور حق مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ (اُسْدُ

اُلْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، ج۷،حرف الکاف،ا م کلثوم بنت علی، ص۳۷۸)

سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم کی اولاد

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطنِ مبارک سے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک بیٹا زید بن عمر اکبر اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئی۔

(اُسُدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، ج۷،حرف الکاف،ا م کلثوم بنت علی، ص۳۷۸)

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے انتقال کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاحِ ثانی حضرتِ سیِّدُنا عون بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوا اور حضرتِ سیِّدُنا عون بن جعفر کے انتقال کے بعد ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوا اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے انتقال کے بعد ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوا۔ (الطبقات الکبرٰی لابن سعد، تسمیۃ النساء اللواتی……الخ، ام کلثوم بنت علی، ج۸، ص۳۳۸)

سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم کا اِنتقالِ پُرملال

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں ہوا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا اوران کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا زید بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا انتقال ایک ہی ساعت میں ہوا۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة، القسم الرابع، اُمِّ کلثوم بنت علی، ج۸، ص۳٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سیِّدَینا علی وفاطمہ کے حُسنِ معاشرت پر مشتمل ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

علی وفاطمہ کبھی ناراض نہ ہوئے

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ایک اِنتہائی ٹھنڈی اور شدید سرد صبح رسولِ خدا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دعائے خیر سے نوازا اور پھر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے تنہائی میں پوچھا: ''اے میری بیٹی! تو نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟'' جواب دیا: ''وہ بہترین شوہر ہیں۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر ارشاد فرمایا: ''اپنی زوجہ سے نرمی سے پیش آنا، **بے شک فاطمہ** (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) **میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے دُکھ دے گی مجھے بھی دُکھ دے گی اور جو اسے خوش کرے گی مجھے بھی خوش کرے گی،** میں تم دونوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں،

اورتم دونوں کواس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔اس نے تم سے ناپا کی دور کردی اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردیا۔''

حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **فرماتے ہیں:** ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم!اس حکمِ مصطفٰی کے بعد میں نے نہ تو کبھی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پرغصہ کیااور نہ ہی کسی بات پرانہیں ناپسند کیا یہاں تک کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کواپنے پاس بلالیا، بلکہ وہ بھی کبھی مجھ سے ناراض نہ ہوئیں اور نہ ہی کسی بات میں میری نافرمانی کی اور جب بھی میں ان کودیکھتا تو وہ میرے دکھ درد دُور کرتی دکھائی دیتیں۔'' (اَلرَّوْض الْفَائِق،المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة......الخ، ص٢٧٨، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس سے **اللّٰہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبت کریں اس کواَذِیَّت وتکلیف سے بچانا اور ہردم اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا ہر **صحیحُ العقیدہ** کامل مسلمان اپنے اوپر لازم گرداننا(یعنی لازم ماننا) ہے، جیسے حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے نصیحتِ مصطفٰی پر کاربند رہتے ہوئے اپنے اوپر لازِم کرلیا تھا کہ بنتِ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غصے اور ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرنا۔اوراس خوشگوار ماحول کو مزید تقویت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہَا کے طرزِ عمل نے دی کہ اپنے شوہرِ نامدار، محبوبِ حبیبِ پروردگار کے دُکھ درد دور کرنے اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش کی، اگر بیوی سیِّدہ کائنات اور شوہر مولائے کائنات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے طرزِ عمل کو اپنا لیں تو گھر ضرور امن کا گہوارہ بن جائیں گے۔[1] کیونکہ ان نُفوسِ قُدسِیَّہ (نُ۔فُو۔سِ۔قُدْ۔سِیْ۔یَہ یعنی پاکباز لوگوں) کی حَیاتِ طَیِّبہ (حَ۔یا۔تِ۔طَی۔یِبَہ یعنی پاکیزہ زندگی) کا ہر ہر پہلو تمام مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ (مَ۔ش۔عَلِ۔رَاہ یعنی راہنما) ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کو اپنا کر ان حضراتِ والا عزّت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں کہ دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر کاربند رہنے کا ذِہن دیتا ہے۔ اس مدَنی ماحول کو اپنا کر مُعاشَرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد سُدھرنے میں کامیاب ہوگئے، جیسا کہ

میں نے مدَنی بُرقَع کیسے اپنایا؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**اسلامی بہنوں کی نماز**'' صفحہ 273 پر ہے: بابُ

---

(1)......اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی VCD ''گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟'' خود بھی دیکھئے اور گھر والوں کو بھی دکھایئے۔

المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے میں بہُت زِیادہ **فیشن ایبل تھی**، فون کے ذریعے **غیر مردوں** سے دوستی کرنے میں بڑا لُطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں **رسمِ مہندی** وغیرہ کے موقع پَر مجھے خاص طور پر بُلایا جاتا، وہاں میں نہ صِرف خُود رَقص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی **ڈانڈیا راس** سِکھا کر اپنے ساتھ نچواتی، لاتعداد گانے مجھے زبانی یاد تھے، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بدقسمتی سے گھر میں **T.V** بہُت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بہُت اہم کردار تھا۔ **رَبِیْعُ النُّور** شریف کی ایک سہانی شام تھی، نَمازِ مغرِب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں **مکتبۃُ المدینہ** کے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی تین کیسٹیں تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام **"قبر کی پہلی رات"** تھا خوش قسمتی سے میں نے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصِل کی، قبر کا مرحلہ کس قدر کٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سن کر ہوا۔ مگر افسوس! میرے دل پر گناہوں کی لَذّت کا اس قدر غَلَبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ ہاں! اتنا فرق ضَرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا اِحساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں **دعوتِ اسلامی** کی ذِمے دار اسلامی بہنوں نے بسلسلہ "گیارھویں شریف" **اِجتماعِ ذکر و نعت** کا اِہتمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ **"قبر کی پہلی**

رات'' سن کر میرا دل پہلے ہی چوٹ کھا چکا تھا، چُنانچہ میں نے زندگی میں پہلی بار **اِجتماعِ ذکر و نعت** میں جانے کا ارادہ کیا۔ مگر میری حَماقت کہ خوب **میک اپ** کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اِجتماع میں گئی، ایک اسلامی بہن نے وہاں سنّتوں بھرا بَیان فرمایا، جسے سُن کر میرے دل کی دُنیا زَیر و زَبَر ہوگئی۔ بَیان کے بعد جب منقبت ''**یا غوث بلاؤ مجھے بغداد بلاؤ**'' پڑھی گئی، اِس نے گویا گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مدَنی آقا کی دیوانیوں کی صحبتوں کی بَرَکت سے میرے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے **مدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر ایسی گامزن ہوئی کہ میں وہی فیشن کی پُتلی جو کہ پہلے باہر نکلتے وقت دوپٹا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اَوڑھتی تھی، کچھ ہی عرصے میں **مدَنی برقع** پہننے کی سعادت پانے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی کاموں** کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۱۹۳)

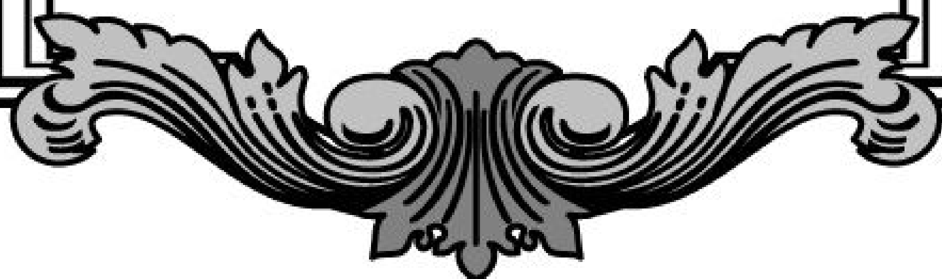
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



خاتونِ جنّت

اور

اُمورِ خانہ داری



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاتونِ جنّت اور اُمورِ خانہ داری

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مُشتمِل کتاب "**اسلامی بہنوں کی نماز**" صفحہ 170 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرُودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیْبِین، سِراجُ السَّالِکِین، محبوبِ ربُّ الْعٰلَمِین، جنابِ صادِق واَمین** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (**کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیه وعلی اله...الخ، ج۱، ص۲۵۰، حدیث۲۱۷۴**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ازدواجی زندگی

جگر گوشۂ رسول، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نکاح کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دولت خانہ میں تشریف لائیں تو گھر کے تمام کاموں کی ذمّہ داری آپ پر آپڑی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس ذمّہ داری کو بڑے اَحسن انداز میں نبھایا اور ہر طرح کے حالات میں اپنے عظیمُ المرتبت شوہر کا ساتھ دیا، چُنانچہ

گھریلو کاموں کی تقسیم

حضرتِ سیِّدُنا ضَمُرَہ بن حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمورِ خانہ داری (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے، کھانا پکانے کے کام وغیرہ) اپنی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سپُرد فرمائے اور گھر سے باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا، اُونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذمّہ لگا دیئے۔ (اَلْمُصَنَّف لِاِبْنِ اَبِیْ شَیْبَۃ، کتاب الزھد، کلام علی بن ابی طالب، ج۸، ص۱۵۷، حدیث۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ اسد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں عرض کی، ''فاطمۃُ الزَّہراء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) آپ کی خدمت اور گھر کے کام کاج

کیا کریں گی۔‘‘ (اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَۃِ، ج۸، ص۲۹۷)

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خانہ داری کے کاموں کی اَنجام دہی کے لئے کبھی کسی رشتہ داریا ہمسائی کو اپنی مدد کے لئے نہیں بلاتی تھیں۔ نہ کام کی کثرت اور نہ کسی قسم کی محنت مشقت سے گھبراتی تھیں۔ ساری عمر شوہر کے سامنے حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں اور نہ ان سے کسی چیز کی فرمائش کی۔ کھانے کا اُصول یہ تھا کہ چاہے خود فاقے سے ہوں جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلا لیتیں خود ایک لقمہ بھی منہ میں نہ ڈالتیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ حیدرِ کرّار، شیرِ خدا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور رسول اللہ کی شہزادی، جنّتی عورتوں کی سردار حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے گھر میں کام کے لئے خادم نہیں رکھا بلکہ اپنے گھر کے کام خود کیا کرتی تھیں۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں آئے کہ وہ اور دَور تھا اب اور زمانہ ہے۔ تو سنئے کہ اس دَور کی عظیم روحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا محمد الیاس **عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے گھر میں کبھی کوئی کام کرنے والی نہیں رکھی گئی، اس میں ہر اسلامی بہن، بالخصوص امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مرید، طالب یا

محبّ اسلامی بہنوں کے سیکھنے کے لئے بہُت کچھ ہے۔ یاد رہے! **فارغ دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے** تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ گھر کے کام کاج میں لگی رہیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **کرنے کے کام کرو، ورنہ نہ کرنے کے کاموں میں پڑ جاؤ گے۔**

گھر کے کام کاج کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رضائے خدا و مصطفٰی کی خاطر گھر کا کام کاج خود کیا کریں۔ گھر کے کام کرنے کے بھی بہت سے فوائد ہیں اور اس سے بھی بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرتا ہے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ **75** صفحات پر مُشتمل رسالہ "**سیرتِ سیِّدُنا ابودرداء**" صفحہ62 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں یہ بھی تھا کہ اے میرے بھائی! **مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک خادم خریدا ہے میں نے اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "**بندہ جب تک کسی خادم سے مدد نہیں لیتا اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہوتا رہتا ہے اور جب وہ کسی خادم سے **خدمت لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب لازم ہو جاتا ہے۔**" **میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا**

مطالبہ کیا تھا لیکن حساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جانا، حالانکہ میں ان دنوں مالدار تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ابو الدرداء، ج ۱، ص ۲۷٤، رقم ۷۰۲)

ذرا ہم اپنا محاسبہ بھی کرلیں کہ ہماری کیفیّت کیا ہے اور یاد رکھئے کہ خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا گھر کا کام خود کرنا شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی ومَنْشا کے مطابق تھا یقیناً جو کام شاہِ خیرُ الانام، محبوبِ ربُّ الانام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پسند فرمائیں وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بھی پسندیدہ اور محبوب ہے۔ اب ذرا غور فرمایئے کہ جس کام میں خداو مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاوخوشنودی ہو اُس سے جی چرانا، جان چُھڑانا، سستی کرنا کیسا؟ گھر میں کام کاج کی برکت سے بھائی بہنوں اور ماں باپ کی منظورِ نظر بن جائیں گی۔ شادی شدہ ہیں تو شوہر، نند اور ساس کے دلوں میں جگہ بن جائے گی۔ اگر پہلے سے ہی کام کرنے کی عادت پڑے گی تو شادی کے بعد گھر سنبھالنا آسان ہوگا اور گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا، کئی نادان والدین اپنی بچیوں کو کام نہیں کرنے دیتے نتیجتاً انہیں کھانا پکانے، برتن دھونے، کپڑے دھونے، کپڑے سینے کی تربیّت نہیں ہوتی اور شادی کے بعد آزمائش ہوتی ہے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اب یہ بھی مُلاحظہ فرما لیجئے کہ گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''پردے کے بارے میں سوال جواب''[1] صفحہ 161 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فتاوی رضویہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

سوال: گھر میں ''کام والی'' رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ تو سکتے ہیں مگر 5 شرائط کے ساتھ (1)...... کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سِتْر کا کوئی حصّہ چمکے۔ (2)...... کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ہیئات (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں۔ (3)...... بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصّہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (4)...... کبھی نامَحْرَم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (5)...... اُس کے وہاں رہنے یا باہَر آنے جانے میں کوئی مَظِنّۂ فِتنہ (فتنے کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جَمع ہیں تو حَرَج نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ، ج۲۲، ص۲۴۸)

مگر ان پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے۔ اگر بے پردَگی

---

(1)...... کتاب ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' پردے کے متعلق بہترین کتاب ہے، اپنے موضوع پر جامع اور بہت عام فہم ہے، ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے یکساں مفید ہے، اپنے شہر کے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا پھر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ لیجئے یا پرنٹ آؤٹ کرلیجئے۔

کرنے والی ہوئی تو گھر کے مَردوں کا بدنگاہیوں اور جہنّم میں لے جانے والی حَرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہوگا بلکہ معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے اَخلاق بھی تباہ کردے گی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تنہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عافیّت ہے۔

بعض کام کرنے والیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ گھروں میں چوریاں کرتی ہیں، موبائل لے جاتی ہیں، گھروں میں ناچاقیوں کا سبب بنتی ہیں، بے پردگی کا سبب بنتی ہیں، بسا اوقات گھروں میں ڈکیتیوں کا باعث بنتی ہیں، گھر والی کو نشہ آور چیز پلا کر سونے کے زیورات لے اُڑتی ہیں، اگرچہ ساری ایسی نہیں ہوتیں، مگر ایسی بھی ہوتی ہیں، تو کام والیوں یا کام والوں سے بچنے میں ہی عافیّت ہے۔

خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

امیرُ المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اِطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔" (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الامارہ، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر...الخ، ص۷۳۷، حدیث ۱۸٤٠)

اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ "مَعروف" کی تعریف بیان کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: "معروف وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع نہ کرے، معصِیَت وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع فرمادے۔"

(مِراٰۃُ المَناجِیْح شَرْح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الامارۃ والقضاء، ج۵، ص ۳٤٠)

اگر آپ کا گھر سے نکلنا ضروری ہو تو شَرعی اجازت کی صُورَت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مدَنی بُرقَع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا اِمکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اُٹھائے مَثَلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اُٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ

ہو) پر بلا اجازتِ شَرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مَہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہَیْئَت (یعنی شکل وصورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَردَگی ہے۔ میرے آقا اعلیحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پِیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو وَضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو سوا خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قَطْعی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج۲۲، ص۲۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنّم میں عورَتوں کی کثرت

آہ! عورَتوں میں بے پردَگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنّم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ ''صحیح مسلم'' میں ہے، حُضُورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: میں

نے جہنّم میں مُلاحظہ فرمایا کہ **عورتیں جہنَّم میں زِیادہ ہیں**۔(صحیح مُسلِم،کتاب الرقاق،باب اکثراھل الجنۃ الفقراء...الخ، ص۲۲۸، حدیث۲۷۳۷)

یہ شَرحِ آیہ عِصمَت ہے جو ہے پیشِ نہ کم　　دل و نظر کی تباہی ہے قُربِ نا مَحرَم

حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا　　بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے بَرہَم

یہ سَیر گاہیں کہ مَقتَل ہیں شرم وغیرت کے　　یہ مَعصِیَت کے مَناظِر ہیں زینتِ عالَم

یہ نیم باز سا بُرقع یہ دِیدہ زَیب نِقاب　　جَھلک رہا ہے جَھلا جَھل قمیص کا ریشم

نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی نُمائش کو　　کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!

وُہی ہے راہ ترے عزم وشوق کی منزِل　　جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم

تِری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری

ترے فَسانے کا موضوع عِصمَتِ مریم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ!　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر خوشیوں کا گھوارہ کیسے بنے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو خوشیوں کا گھوارہ بنانے اور محبت بھرا ماحول قائم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گھر کے تمام افراد اپنے سپُرد کاموں کو سر

اَنجام دیں اگر ایسا ہو جائے تو کسی کو بھی شکایت نہیں ہو گی اور گھر کا نظام اچھے طریقے سے چلتا رہے گا اور گھر میں مدَنی ماحول بھی بن جائے گا۔ لگے ہاتھوں گھر میں مدَنی ماحول بنانے کے مدَنی پھول بھی مُلاحظہ فرمالیجئے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مَطْبُوعہ رسالہ "**خاموش شہزادہ**" صفْحہ 39 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاَّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

"یاربِّ کریم! ہمیں مُتّقی بنا" کے اُنِیس حروف کی نسبت سے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول

(۱)......گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔

(۲)......والدہ یا والد صاحب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔

(۳)......دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

(۴)......والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات کیجئے۔

(۵)......ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

(۶)......سنجیدگی اپنائیے۔ گھر میں تُو تکار، اَبے تَبے، اور مذاق مسخری کرنے،

بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رویّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے معافی تلافی کر لیجئے۔

(۷)......گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر (اور باہر) بھی ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔

(۸)......ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اسے نیز گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

(۹)......اپنے محلّے کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایئے۔ کاش! تہجّد میں آنکھ کھل جائے۔ ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو باسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(۱۰)......گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سرپرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے جاری شدہ سنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں سنایئے، وِڈیو سی ڈیز دکھایئے، مدنی چینل دکھایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! "مدنی نتائج" برآمد ہوں گے۔

(۱۱)......گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلائیں گے تو "مدنی ماحول" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو

سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔

(۱۲)......مدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سنّت کا درس ضرور، ضرور، ضرور دیجئے یا سنئے۔

(۱۳)......اپنے گھر والوں کی دُنیا وآخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے، ''اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل...الخ، باب الدعاء سلاح المومن......الخ، ج۲، ص۱۶۲، حديث۱۸۵۵)

(۱۴)......سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سُسر کے ساتھ وہی حُسنِ سُلوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔ ہاں! یہ احتیاط ضروری ہے کہ بہو سُسر کے ہاتھ پاؤں نہ چُومے، یونہی داماد ساس کے۔

(۱۵)......''مسائلُ القرآن'' میں ہے ہر نماز کے بعد یہ دُعا اوّل وآخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بال بچّے سنتوں کے پابند بنیں گے۔ اور گھر میں مدَنی ماحول قائم ہوگا۔ (دُعا یہ ہے:) ''(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (پ۱۹،

الـفـرقان: ۷۴) (اَللّٰھُمَّ آیتِ قرآنی کا حصہ نہیں)یعنی اے ہمارے ربّ! ہمیں دے ہماری بیبیوں اورہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔‘‘ (مسائلُ القران،چند قرآنی اعمال، ص۲۸۲)

(۱۶)......نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہوتو 11یا21 دن تک اس کے سرہانے کھڑے ہوکر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیئے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿۲۱﴾ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾ (پ۳۰، البروج: ۲۱،۲۲) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع نہایت مہربان رحم والا۔ بلکہ وہ کمالِ شرف والا قرآن ہے لَوحِ محفوظ میں۔‘‘

(اوّل وآخر ایک مرتبہ درود شریف) یاد رہے! بڑا، نافرمان ہوتو سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں، یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے،خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

(۱۷)......نیز نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنانے کے لئے تا حصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کرکے ’’یَا شَہِیۡدُ‘‘ 21بار پڑھئے (اوّل وآخر ،ایک بار درود شریف)

(۱۸)......مدَنی انعامات کے مطابق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن افراد کے اندر نرم گوشہ پائیں ان میں، اور آپ اگر باپ ہیں تو اولاد میں نرمی اور حکمت

عملی کے ساتھ مدنی انعامات کا نفاذ کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے گھر میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

(۱۹)...... پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کے لئے بھی دُعا کیجئے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بھی گھروں میں مدنی ماحول بننے کی **''مدنی بہاریں''** سننے کو ملتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خادم کے لئے درخواست

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ جنابِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس تکلیف کی شکایت کرنے جو اُن کے ہاتھ کو چکّی سے پہنچتی تھی انہیں جب خبر ملی تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس غلام آئے ہیں۔ انہوں نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ پایا تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے یہ قصہ عرض کیا، فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم بستر پکڑ چکے تھے تو ہم اٹھنے لگے تو فرمایا: اپنی جگہ رہو، تشریف لائے میرے اور فاطمۃُ الزَّہرا

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے درمیان بیٹھ گئے۔ حتّٰی کہ میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، فرمایا: میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ جب تم اپنے بستر لو تو، 33 بار سُبْحٰنَ اللّٰہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الدعوات، باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام، ج ۱، ص ٤٤٦، الحدیث ۲۳۸۷)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''مراۃ المناجیح'' جلد 4 صفحہ 7 پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی پیاری چہیتی صاحبزادی تھیں، شادی سے پہلے کام کاج نہ کیا تھا۔ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاں آ کر تمام کام کرنے پڑے، کام سے کپڑے کالے اور چکی سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے جو پھوٹ کر زخم بن گئے تھے۔

(جب حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں) اس دن حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیام حضرتِ اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر تھا، اس لئے خاتونِ جنّت انہیں کے گھر تشریف لائیں، مگر اتفاقاً حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تھے دولت خانے میں نہ تھے اس لئے والدۂ ماجدہ سے عرض کرکے واپس ہو گئیں۔

پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں
والدہ سے عرض کر کے آ گئیں

خود حضرتِ سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بتایا تھا کہ آج قیدی غلام حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں آئے ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غلام بانٹ رہے ہیں ایک لونڈی تم بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانگ لو جو گھر کا کام کاج کرے۔

گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
ایک لونڈی آپ اگر ان کو بھی دیں چکی اور چولہے کے دُکھ سے وہ بچیں

حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ تو حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کچھ جواب دیا، نہ دن میں حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لائے رات کو سوتے وقت تشریف لائے تو بسترِ فاطمۃُ الزَّہراء پر اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ ایک قدم حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تھا دوسرا جنابِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سینہ پُر انوار پر، اس سینہ کے قربان جو قدمِ رسول چومے۔ مفتی صاحب حدیثِ مبارک کہ اس حصّہ **"میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتا دوں"** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لونڈی خادم کا فائدہ تم کو صرف دُنیا میں پہنچے گا مگر اس دعا کا

فائدہ دنیا، قبر، حشر ہر جگہ پاؤ گی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خادم کیوں نہ عطا فرمایا۔

شب کو آئے مصطفٰی زہرا کے گھر　　اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لیے　　باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول اللّٰہ کا　　آسرا رکھ فقط اللّٰہ کا

مفتی صاحب حدیثِ مبارک کہ اس حصّہ **جب تم اپنے بستر لو تو 33 بار سُبْحٰنَ اللّٰہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔** کے تحت فرماتے ہیں: اس کا نام **تَسْبِیْحِ فاطمہ** ہے جو تمام سلسلوں میں خصوصاً سلسلہ قادریہ میں بہُت معمول ہے، اس تسبیح کے لئے عام تسبیحوں میں، ہر 33 دانہ پر چھوٹا امام پڑا ہوتا ہے۔

(مِراٰۃُ المَناجِیح، کتاب الدعوات، باب مایقول عند الصباح......الخ، ج ٤، ص ٨)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مہاجر فقرا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے کہ مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے، فرمایا: یہ کیسے؟ عرض کیا: جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں جبکہ وہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔ تو حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں

جس سے تم آگے والوں کو پکڑلو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں سے کوئی افضل نہ ہو اس کے سوا جو تمہارے سے کام کرے؟ بولے ہاں! یَارَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: ہر نماز کے بعد 33،33 بار تسبیح، تکبیر اور حمد کرو۔ حضرتِ ابو صالح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ پھر مہاجر فقراء حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لوٹے اور عرض کیا: ہمارے اس عمل کو ہمارے مالدار بھائیوں نے سن لیا تو انہوں نے بھی یونہی کیا تب رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یہ اللّٰہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ (السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی مکث المصلی......الخ، ج۲، ص۲۶۵، ۳۰۲۴، ملتقطاً)

حضرتِ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ''مرقاۃ شرحِ مشکوۃ'' میں فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی اُس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت اِن تسبیحات کے پڑھنے سے دن کے کام کاج کی تھکن اور درد و آلام دُور ہو جاتے ہیں۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح شَرْح مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام، ج۵، ص۳۰۰)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بہنوں کے لئے جو 63 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں ان میں مدنی انعام نمبر 3 میں ہے، ''کیا آج آپ نے نمازِ پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک

ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۂ اخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سن لی؟''

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر آج سے پہلے سستی تھی تو ابھی سے نیّت فرمالیجئے اور نہ صرف تسبیحِ فاطمہ کی بلکہ مکتبۃ المدینہ کے بستے سے مدنی انعامات کا رِسالہ حاصل کیجئے اور اس کے مطابق اپنا مُحاسبہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تربیّت وتعلیم کا خزانہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیثِ پاک میں آپ نے سنا کہ سیِّدہ فاطمہ نے خادم کی درخواست کی تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں پیارے پیارے مدنی پھول عطا فرمائے **شارِحِ مشکوٰۃ**، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **''مراۃُ المناجیح''** جلد**4** صفحہ **8** پر حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو مُتّقی، عابد، زاہد، متّقی بنائیں، انہیں صرف مال دار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ لڑکی کے لئے بہترین جہیز اَعمالِ صالحہ ہیں نہ کہ صرف مال۔ (مِراۃُ المَناجِیح شَرح مِشکوٰۃ المَصابِیح، کتاب الدعوات، باب مایقول عند الصباح......الخ، ج ٤، ص ٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنّت اور گھریلو کام کاج

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا میرے پاس اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں نشان پڑھ گئے تھے اور خود پانی کی مشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو وغیرہ خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے ہوجایا کرتے تھے۔(سُنَنُ اَبِیْ داود،کتاب الادب،باب فی التسبیح عند النوم، ص ۷۹۰، حدیث ۵۰۶۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا جگر گوشۂ تاجدارِ رسالت، خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین، اُمُّ الحسنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سنّتِ مبارکہ ہے۔ اسلامی بہنیں اپنے کام خود کریں گی تو ان کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔ اپنے بچّوں کے ابّو کے سونپے ہوئے کام بھی کریں اور اپنی ساس کے سونپے ہوئے کام بھی کریں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی بیٹی کی اسی طرح تربیّت فرمائی، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مَطْبُوعہ 86 صَفْحات پر مشتمل رِسالہ **"سنّتِ نکاح"** صَفْحہ 48 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حوالے سے منقول ہے:

گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور آخِرت سنوارنے کے لئے "عطّار" کی طرف سے "بنتِ عطّار" کیلئے 12 مدنی پھول

﴿۱﴾...... **شوہر** کی طرف سے ملنے والا ہر حُکم جو خلافِ شرع نہ ہو، بجالانا ضَروری ہے۔

﴿۲﴾...... **اپنے** شوہر اور ساس کا کھڑے ہو کر استقبال کیجئے اور کھڑے ہو کر ہی رخصت بھی کیجئے۔

﴿۳﴾...... **دن** میں کم از کم ایک بار (ممکن ہو تو) ساس کی **دست بوسی** کیجئے۔

﴿۴﴾...... **اپنی** ساس اور سُسر کا والدین کی طرح **اِکرام** کیجئے۔ ان کی آواز کے سامنے اپنی آواز **پست** رکھئے۔ ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے **"جی جناب"** سے بات کیجئے۔

﴿۵﴾...... **شوہر** ضَرورتاً سزا دینے کا مجاز ہے۔(1) ایسا ہو تو **صبر و تحمّل** کا مظاہرہ

(1)...... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 34 کے تحت لکھتے ہیں: ربّ تعالیٰ نے یہاں ان کی (یعنی بیویوں کی) اِصلاح کی تین صورتیں بیان فرمائیں: (1)......نصیحت کرنا (2)......بائیکاٹ کرنا (3)......مارنا۔ (مزید لکھتے ہیں:) نافرمانی پر خاوند مار سکتا ہے مگر اِصلاح کی مار مارے نہ کہ ایذاء (یعنی تکلیف دینے) کی جیسے شاگرد کو اُستاد یا اولاد کو ماں باپ اِصلاح کے لئے مارتے ہیں۔ بلاقصور بیوی کو مارنا سخت ممنوع ہے جس کی پکڑ ربّ (عزوجل) کے ہاں ضرور ہوگی۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۵، النساء تحت الآیہ ۳۴، ج۵، ص۷۰، ملتقطاً) ......

کیجئے، غصّہ کرکے یا زبان درازی کرکے گھر سے رُوٹھ کر آجانے کی صورت میں آپ پر ''میکے'' کے دروازے بند ہیں۔

﴿۶﴾..... ہاں! بغیر روٹھے شوہر کی اجازت کی صورت میں جب چاہیں میکے آسکتی ہیں۔

﴿۷﴾..... اپنے میکے کی کوتاہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے گناہِ کبیرہ میں نہ خود مبتلا ہوں نہ اپنے شوہر کو ''سُننے'' کے گناہِ کبیرہ میں ملوّث کریں۔

﴿۸﴾..... اپنی ''بے عملی'' یا ''لاعلمی'' کو ڈھانپنے کے لئے اِس طرح کہہ دینا کہ ''مجھے تو والِدَین نے یہ نہیں سکھایا'' سخت حماقت ہے۔

﴿۹﴾..... بہارِ شریعت حصّہ 7 سے ''نان نفقہ کا بیان''، ''زوجین کے حقوق'' وغیرہ کا مطالَعہ کرلیجئے۔

﴿۱۰﴾..... اپنے لئے کسی قسم کا ''سُوال'' اپنے شوہر سے کرکے ان پر بوجھ مت بننا۔ ہاں! اگر وہ مقرّر کردہ حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

﴿۱۱﴾..... مہمان کی خدمت سعادت سمجھ کر کرنا، اس کے اَخراجات کے معاملے میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔ اپنے والد (یعنی سگِ مدینہ) سے طلب کرلینا۔

..... بہارِ شریعت میں ہے: ''بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے اسی طرح ترکِ زینت پر بھی مار سکتا ہے اور (بلا اجازت) گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے۔''

(بہارِ شریعت، متفرقات، ج۳، حصّہ۱۶، ص۶۵۵)

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مایوسی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دلی سے رضامند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

﴿۱۲﴾...... **شوہر کی اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے نہ نکلیں۔** (اسلامی بہنوں کو چاہیں تو تحفے میں اس تحریر کی فوٹو کاپی دے سکتی ہیں)۔(۳ صفرُ المظفر ۱۴۱۸ھ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

حُقوقِ زَوجین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو چلانے اور اس کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے میں میاں اور بیوی کا بہُت کردار ہے اگر دونوں اپنی اپنی ذمّہ داریاں ادا کریں تو گھر خوشیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کے دوسرے پر بہُت سے حقوق واجب ہیں ان میں جو اپنے حقوق ادا نہ کرے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہوگا، اگر بیوی یا شوہر میں سے ایک حق ادا نہ کرے تو دوسرا اسے دلیل بنا کر اس کے حق کی ادائیگی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لہٰذا میاں بیوی کے حقوق پر مشتمل چند اَحادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

”حُقُوقِ شوھر“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے شوھر کے حُقُوق سے متعلِق 8 فرامینِ مصطفٰے

﴿1﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكم، كتاب البر والصلة،حق الزوج على الزوجة، ج۵، ص۲۴۰، حديث۷۴۰۶)

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہُت بڑا حق ہے، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر کی چوٹی تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو(یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حقِ شوہر ادا نہ کیا۔

(مُسْنَدِ اَحْمَد، مسند انس بن مالك: ج۵،ص۴۴۵،الحديث۱۲۹۴۹)

﴿3﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: شوہر نے عورت کو اپنے پاس بلایا اُس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فِرِشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، كتاب بدأ الخلق، باب اذا قال احدكم امين والملائكة فى السمآء...الخ، ص۸۲۹، حديث۳۲۳۷) اور دوسری روایت میں ہے: جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس عورت سے ناراض

رہتا ہے۔(صَحِیْح مُسْلِم،کتاب النکاح،باب تحریم امتناعها من فراش زوجها، ص۵۳۹،حدیث۱۴۳۶)

﴿4﴾......حضرتِ سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حُورِعین کہتی ہیں خدا عَزَّوَجَلَّ تجھے غارت کرے، اِسے ایذا نہ دے، یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الرضاع،باب ماجاء فی کراهية الدخول۔۔الخ، ص۳۰۵، الحديث۱۱۷۴، ملخصاً)

﴿5﴾......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ جنّت میں داخل ہوگی۔'' (سنن ابن ماجه،كتاب النكاح،باب حق الزوج على المرأة،ص۲۹۷،الحديث۱۸۵۴)

﴿6﴾......خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب عورت پانچ وقت نماز پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔'' (الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، باب معاشرة الزوجين، ذكر ايجاب الجنة للمرأة اذا طاعت زوجها۔۔الخ، ص۱۱۲۷، الحديث۴۱۶۳)

﴿7﴾......سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شادی شدہ عورت (یعنی حضرت سیِّدُنا حصین بن محصن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پھوپھی) سے دریافت فرمایا: ''تیرا اپنے شوہر سے کیسا برتاؤ ہے؟'' اس نے عرض کی: ''میں نے اس کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اب میں اس سے عاجز آ گئی ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''غور کرو! تم کیسے اس سے عاجز آ گئی ہو حالانکہ وہ تو تیری جنت اور دوزخ ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند القبائل، حدیث عمة حصین بن محصن، ج ۱۱، ص ۲٦۷، الحدیث ۲۸۱۱٤)

﴿8﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: ''عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟'' تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شوہر کا۔'' پھر میں نے عرض کی: ''مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اس کی ماں کا۔'' (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلة، باب اعظم الناس حقا علی الرجل امه، ج ٥، ص ۲٤٤، الحدیث ۷٤۱۸)

بیوی کے حُقُوق کے متعلِّق چند اَحادیثِ مبارکہ

مردوں کو بھی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس لئے اس کے ٹیڑھے پن سے ہی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان مرد عورت مؤمنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔''

(صَحِیْح مُسْلِم،کتاب الرضاع،باب الوصیة بالنساء، ص٥٥٦،حدیث١٤٦٩)

یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

﴿2﴾......حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (سُنَنِ اِبْنِ مَاجَة، کتاب النکاح، باب حسن معاشرة النساء، ص٣١٦،حدیث١٩٧٨)

﴿3﴾......ایک روایت میں ہے: ''عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔'' (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، سورة والشمس وضحٰها،ص١٢٧٦،حدیث٤٩٤٢)

یعنی زوجیّت کے تعلُّقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مَراسم کہ ان کو چھوڑنا دُشوار ہے لہٰذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

میاں بیوی کی اِصلاح کے لئے نگرانِ شوریٰ کا VCD بیان ''شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟'' ''بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟'' مکتبۃ المدینہ سے خود بھی حاصل کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیوی کے ذمّہ شوہر کے حُقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اور شوہر کے حقوق کی ادائیگی عورت پر بہُت زیادہ لازم اور ضروری ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی زوجہ کا حق اس سے کم بلکہ باپ سے بھی کم۔ یہ اس لئے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولانا شاہ **اِمام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **''فتاویٰ رضویہ''** جلد **24** میں بیوی کے ذمّہ شوہر کے حُقوق بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ متعلقہ زَوجیت میں **اللّٰہ** و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد تمام حُقوق حتّٰی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے، ان اُمور میں اس کے احکام کی اِطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرضِ اہم ہے،

بے اس کے اِذن کے (یعنی اس کی اجازت کے بغیر) محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور محارم کے یہاں بھی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپی کے یہاں سال بھر بعد اور شب (یعنی رات) کو کہیں نہیں جاسکتی۔ (فَتَاوٰی رَضَوِیَّه، ج ۲۴، ص ۳۸۰)

ایک اور مقام پر فرمایا: اُمورِ متعلقہ زن شوی میں مطلقاً اس کی اطاعت (یعنی میاں بیوی سے متعلق مُعامَلات میں بیوی مطلقاً شوہر کی فرمانبرداری کرے) کہ ان اُمور میں اس کی اِطاعت والِدَین پر بھی مُقدَّم ہے، اس کے ناموس کی بشِدَّت (یعنی سختی سے) حِفاظت، اس کے مال کی حِفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی (یعنی اچھا چاہنا)، ہر وقت اُمورِ جائز میں اس کی رِضا کا طالِب رہنا، اسے اپنا مولیٰ جاننا، نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جاشِکایَت نہ کرنا، اور خدا عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو بجا (یعنی دُرُست شِکایَت) سے بھی اِحتِراز کرنا (یعنی بچنا)، نہ بے اس کی اِجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والِدَین یا سال بھر سے پہلے اور مَحارِم کے یہاں جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی اِنتِہائی خوشامد کر کے اسے منانا (کہ) اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (ایضاً، ص ۳۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُونٹ کے بالوں سے بنا موٹا لباس پہنے چکی پیس رہی تھیں، نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے سَیلِ اَشک رواں ہوگئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(آج) دنیا کی تنگی وسختی پر صبر کرو تاکہ کل جنّت کی اَبدی نعمتیں حاصل ہوں۔'' (کنز العُمّال، کتاب الفضائل، باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱۲، ص ۱۹۰، حدیث ۳۵٤۷۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیسی تربیَّت تھی کہ اتنے مصائب وآلام مگر زباں پر حرفِ شکایت نہیں بلکہ راضی برضا ہیں اپنی تکلیف کا کسی سے ذکر نہیں کرتیں اور ایک ہم نادان ہیں کہ معمولی سی تکلیف آجائے تو آسمان سر پہ اُٹھالیتی ہیں۔ اللہ والے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور صبر کے بارے میں تو ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی فرماتا ہے، چُنانچہ پارہ 4، سورۂ اٰلِ عمران، آیت نمبر 200 میں ارشادِ خدائے رحمٰن ہے: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے

آ گے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمّید پر کہ کامیاب ہو۔''

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **244** صفحات پر مُشتَمِل کتاب **''بہشت کی کنجیاں''** صفحہ **220** پر شیخ الحدیث حضرتِ علاّمہ مولٰینا عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ صبر تین ہیں: (۱)......**مصیبت پر صبر** (۲)......عبادت پر صبر (۳)......گناہ سے صبر، تو جو مصیبت پر صبر کرے یہاں تک کہ مصیبت کو اچھی تسلّی سے دُور کردے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے **300** دَرَجے لکھ دیتا ہے جس کے دو دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو عبادت پر صبر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے **600** دَرَجے لکھ دیتا ہے جس کے دو دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچلی کیچڑ اور تمام زمینوں کے منتہٰی کے درمیان فاصلہ ہے اور جو گناہ سے صبر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے **900** دَرَجے لکھ دیتا ہے جس کے دو دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچلی کیچڑوں اور عرش کے منتہٰی کے درمیان کے دُوگنے کے درمیان فاصلہ ہے۔ **(کَنْزُ الْعُمَّال، ج۳ کتاب الاخلاق، فضیلة الصبر، ص ۱۱۱، الحدیث ۶۵۱۲)**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تشریحات وفوائد

صبر کے معنیٰ ''حَبْسُ النَّفْسِ عَلَی الْمَکَارِہِ'' یعنی نفس کو تکلیفوں کے اُوپر روکے رہنا اور کنٹرول میں رکھنا، اب غور کیجئے کہ صبر کی تینوں قسموں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔(1)......صَبْرٌ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ **''مصیبت پر صبر''** ظاہر ہے کہ مصیبت کے وقت نفس میں بڑی بے چینی اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ایسی بوکھلاہٹ بلکہ جنون و دیوانگی کی کیفیَّت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان رونے پیٹنے، بال نوچنے اور کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اب اسی موقع پر اپنے نفس کو رونے پیٹنے اور جزع وفزع کی حرکتوں سے روکے رہنا یہی **''مصیبت پر صبر کرنا''** ہے۔

(2)......صَبْرٌ عَلَی الطَّاعَۃِ **''عبادت پر صبر''** ظاہر ہے کہ گرمیوں کا روزہ ہو اور آدمی پیاس کی شدَّت سے بے قرار ہو اور سامنے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا شربت رکھا ہوا ہو نفس بار بار شربت کی طرف لپکتا ہے مگر روزہ دار نفس کو روکے ہوئے ہے جو نفس پر گراں اور شاق ہے یہی **''عبادت پر صبر کرنا''** ہے۔

(3)......صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ **''گناہ سے صبر''** جوان آدمی ہے، شہوت کا غلبہ، شباب پر ہے، بدکاری کے لئے نفس بے قرار ہے مگر پرہیز گار مسلمان (مرد و عورت) اپنے نفس کو روکے ہوئے ہے اور بدکاری سے بچا ہوا ہے۔ یہی صَبْرٌ عَنِ

اَلْمَعْصِیَۃ یعنی گناہ سے صبر کرنا ہے۔ حدیث میں آپ نے پڑھ لیا کہ صبر کی ان تینوں قسموں کا بڑا درجہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرانِ مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ۲ البقرۃ: ۱۵۳)

صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِمداد ونصرت ہوتی ہے اور صابرین کا مددگار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوتا ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بڑھ کر صبر کا اجر وثواب کیا ہوگا کہ خدا عَزَّوَجَلَّ صابرین کے ساتھ ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ کچھ اَنصاری لوگوں نے حضورِ نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیا انہوں نے پھر مانگا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمایا حتّٰی کہ وہ مال جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تھا ختم ہوگیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کچھ مال میرے پاس ہوگا وہ تم سے ہرگز بچا نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بچائے گا اور جو غنی بننا چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ

اُسے غنی کردے گا اور جو صبر چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے صبر عطا کرے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔ (سُنَنُ الدَّارِمی، کتاب الزکاۃ، باب فی الاستعفاف عن المسألۃ، ص ٤٨١، حدیث ١٦٥٢)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: وہ حضرات مانگتے رہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیتے رہے انہیں سب کچھ دے کر مسئلہ بتایا، اس میں تبلیغ بھی ہے اور سخاوتِ مطلقہ کا اِظہار بھی۔ خیال رہے کہ جس کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ خوش ہو کر دیا ہے وہ بہت عرصہ تک ختم نہ ہوا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرتِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تھوڑے تھوڑے جَو عطا فرمائے تھے جو اُن بُزُرگوں نے سالہا سال کھائے اور کھلائے، پھر جب تولے تو اتنے ہی تھے مگر تولنے سے ختم ہو گئے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں ساڑھے چار سَیر (تقریباً چار کلو) جَو کی روٹی پر سینکڑوں آدمیوں کی دعوت فرمائی۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی میں اپنے بندے کے گمان کے قریب رہتا ہوں۔" اس کا ظہور آخرت میں تو ہو گا ہی، کہ اگر بندہ معافی کی اُمّید کرتا ہوا مر جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے معافی ہی ملے گی، اکثر دنیا میں بھی ہو جاتا ہے کہ جو قرض نہ لینے نہ مانگنے کا خدا کے بھروسے پر پورا ارادہ کرلے تو

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ان سے بچا ہی لیتا ہے اور جو یہ کوشش کرے کہ دُنیا والوں سے لاپرواہ رہوں تو بہُت حد تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے لاپرواہ ہی رکھتا ہے، مگر یہ فقط زبانی دعویٰ نہ ہو عملی کوشش بھی ہو کہ کمانے میں مشغول رہے، خرچ درمیانہ رکھے، گُل چھرّے نہ اُڑائے اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سچے ہیں ان کے وعدے حق، غلطی ہم کر جاتے ہیں۔

''**جو صبر چاہے اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرے گا**'' اس کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: ربّ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے بہترین اور بہُت گنجائش والی عطا صبر ہے کہ ربّ تعالیٰ نے اس کا ذکر نماز سے پہلے فرمایا: ''**اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ**ؕ (پ۲، البقرة:۱۵۳) (ترجمۂ کنزالایمان: صبر اور نماز سے مدد چاہو۔)'' اور صابر کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوتا ہے، نیز صبر کے ذریعہ انسان بڑی بڑی مشقتیں برداشت کر لیتا ہے اور بڑے بڑے درجے حاصل کر لیتا ہے، ربّ تعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں فرمایا: ''**اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا**ؕ (پ۲۳، ص:۴۴) یعنی ہم نے انہیں بندۂ صابر پایا۔'' صبر ہی کی برکت سے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سیِّدُ الشُّہداء ہوئے۔ (**مِراٰۃ المَناجِیح شَرح مِشکٰوۃُ المَصابِیح، کتاب الزکاۃ، باب لاتحل له المسألة ومن تحل له، ج۳، ص۶۰، ملتقطاً**)

صبر کی حقیقت

قُطبِ ربّانی، غوثِ صمدانی حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے صبر کے متعلّق دریافت کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ''صبر یہ ہے کہ بلا و مصیبت کے وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ادب رکھے اور اُس کے فیصلوں کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے۔''

(بَھْجَۃُ الْاَسرَار (مُترجَم)، ص۴۱۷)

اندازِ امیرِ اہلسنّت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 101 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''تعارُفِ امیرِ اہلسنّت'' صفحہ 47 پر ہے: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَحلّے میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی نے جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، حلفیہ بتایا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بچپن میں بھی نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کوئی ڈانٹ دیتا یا مارتا تو انتقامی کارروائی کرنے کی بجائے خاموشی اِختیار فرماتے اور صبر کرتے، ہم نے انہیں بچپن میں بھی کبھی کسی کو برا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یقیناً اسلامی بہنوں کے لئے خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اِتّباع

میں بہترین اجر وثواب اور عافیّت ہی عافیّت ہے چُنانچہ ترمذی شریف ''کتابُ المناقب'' میں ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''تمہیں تقلید کے لئے تمام دُنیا کی عورتوں میں مریم بنتِ عمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خدیجہ بنتِ خُوَیلِد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فاطمہ بنتِ محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور فرعون کی بیوی آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کافی ہیں۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی، ابواب المناقب، باب فضل خدیجه رضی الله عنها، ص۸۷٤، حدیث۳۸۹۳)

شہزادیٔ کونَین، اُمُّ الحسنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِتّباع کی نیت کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب اجر وثواب حاصل ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھوٹے بھائی کی اِنفرادی کوشش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین حاصل کرنے، حقوق وفرائض سیکھنے، ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول بھی ہے۔ بسا اَوقات ایک فرد کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اِصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بہاریں موجود ہیں، ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ ہو چُنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارا

گھرانہ بہُت ماڈَرن تھا۔ گھر کے اَفراد فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں کے رَسیا تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کی۔ اِس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اجتماع میں مسلسل حاضِری سے بھائی کے کردار میں مدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا، وہ نَمازوں کے پابند ہو گئے، سنّتوں پر عمل کی کوشش اور گھر والوں کی اِصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور ہمیں اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل اِنفرادی کوشش بالآخر رنگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی رُوحانیّت اور سنّتوں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیّت طاری کر دی، دُعا کے دوران میں نے خوب رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو کبھی نہ چھوڑنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطَفٰے بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے صدقے ہمارے گھر کا بگڑا ہوا ماحول، مدَنی ماحول میں تبدیل ہو گیا۔ گھر والوں کی باہمی رِضا مندی سے T.V نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلموں ڈراموں سے بچنا بے حد

دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈِرامے اور گانے نہیں بلکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

(پردے کے بارے من سُوال جواب، ص٦٢)

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بغیر ہمّت ہارے خوب خوب اِنفرادی کوشش کرتی رہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی نہیں ہوگی۔ اِس ضِمن میں اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر وشکیبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے کہ آنے والی مصیبت اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑی بھلائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْـہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔'' (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص١٤٣٢ حدیث٥٦٤٥)

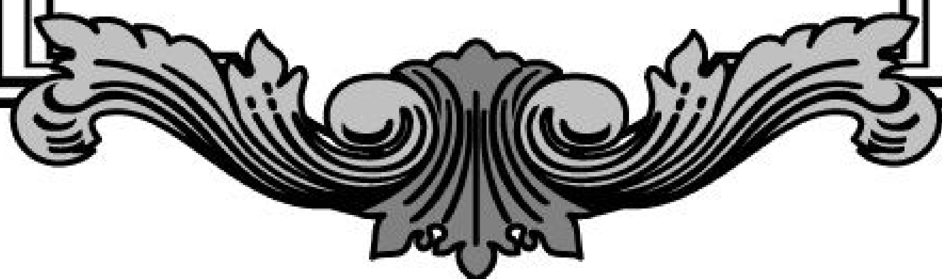
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد



خاتونِ جنّت

کا

پردے کا اِہتِمام



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خاتونِ جنّت کا پردے کا اِہتمام

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا امام شمسُ الدِّین محمد بن عبدُ الرَّحمٰن سخاوِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شیخ شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی فوت ہوگیا میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟'' اُس نے کہا: اے شبلی! مجھ پر بہُت بڑی مصیبتیں آئیں حتّٰی کہ سُوال کے وقت میری زبان بند ہوگئی میرے دل میں خیال آیا کہ مجھ پر یہ آزمائش کہاں سے آئی، کیا میری موت اسلام پر نہیں ہوئی؟ تو نِدا آئی کہ یہ پریشانیاں دُنیا میں زبان کی غفلت کی وجہ سے ہیں۔ اِسی دوران جب (عذاب کے) فِرِشتے میرے قریب آنے لگے تو ایک خوبصورت عُمدہ خوشبو والا شخص میرے اور فِرِشتوں کے درمیان حائل ہوگیا اور اُس نے مجھے جوابات یاد کروائے جو میں نے فِرِشتوں کے سامنے پیش کردیئے (تو میری جاں بخشی ہوگئی)۔ میں نے اُس (نورانی) شخص سے پوچھا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ اُس نے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو

تیرے نبیِّ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرُودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب مجھے تمہاری ہر تکلیف پر مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علٰی رسولِ اللہ، ص۱۲۷)

حضرتِ علّامہ کِفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی فرماتے ہیں:

نزع میں گور میں قیامت میں

ہر جگہ یارِ غمگسار ہے دُرُود

(کافی کی نعت، از مولانا کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُنادِی کی نِدا برائے سیِّدہ فاطِمہ

حافِظُ الحدیث حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرَّحمٰن جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی نے امیرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت کی ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک مُنادِی نِدا کرے گا، اے اہلِ مجمع! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ حضرتِ فاطمہ بنتِ محمّدِ مصطفٰے (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) پُل صراط سے گزریں۔'' (اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر مَعَ فَیْضِ الْقَدِیْر، حرف الھمزۃ، ج۱، ص۵۴۹، الحدیث۸۲۲)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وہ رِداء جس کی تطہیر اللہ رے ۔۔۔ آسماں کی نظر بھی نہ جس پر پڑے
جس کا دامن نہ سہواً ہوا چُھو سکے ۔۔۔ جس کا آنچل نہ دیکھا مَہ و مہر نے

اُس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باعزّت وباوفا، پیکرِ شرم وحیا محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آغوش میں تربیّت پانے والی شہزادی زوجۂ علی حضرتِ سیّدتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مقام ومرتبہ کی ایک جھلک ازروئے حدیث آپ نے مُلاحظہ فرمائی کہ **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پردہ دار رہنے کا ایک صلہ یہ دیا کہ روزِ محشر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خاطر اہلِ محشر کو نگاہیں جھکانے کا حکم صادِر کیا جائے گا کیونکہ یہ وہ عفیف وطیّب شخصیّت ہیں جنہوں نے ساری زندگی بلکہ بعد از وصال بھی اپنے پردے کا خیال رکھا۔ تو جو اپنی عادات نکھارنے اور اپنے حالات سدھارنے کا مُتَمَنِّی اور اس کے لئے کوشاں ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حامی وناصر ہوتا ہے۔ اسے اس کی کوششوں کا بدلہ اس کی نیتوں کے مطابق اپنے فضل وکرم سے دنیا یا آخرت یا دونوں جہاں میں عطا

فرماتا ہے۔ پس جو شخص اپنی عزّت کو خراب اور اپنے وقار کو مجروح نہیں ہونے دیتا اس کے لئے معزّز و باوقار بننا اور اسی حالت پر قائم رہنا آسان ہوتا ہے۔ عورت کے معزّز و باوقار ہونے اور رہنے میں شرعی پردے کا بہت بڑا دخل ہے۔ جو اسلامی بہن پردہ دار ہوتی ہے وہ معزّز ہوتی ہے اس کا معاشرے میں بھی مقام ہوتا ہے اور بارگاہِ ربُّ الانام میں بھی۔ پیکرِ عفّت و عظمت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چل کر چادر اور چار دیواری کو اپنے اوپر لازِم کر لینے والی اسلامی بہن اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتونِ جنت کے جلو میں جگہ پائے گی اور جسے اپنے پردے کا خیال نہیں، تو اس کے لئے معاشرے میں عزّت پانا اور اپنا مقام بنانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ معاشرہ اور افرادِ معاشرہ اسی کو عزّت دیتے ہیں جو اپنی عزّت کا خیال رکھتا ہے۔ جو جس خصلت کا عادی ہوتا ہے لوگ اس کی اسی خصلت کا لحاظ رکھتے ہیں، عزّت اسی کی ہوتی ہے جو اپنی عزّت سنبھالتا ہے جیسے محبوبِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسخیاء، عثمانِ باحیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت باحیا تھے، اس خصلتِ باعظمت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ عزّت دی کہ سیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ملائکہ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حیا فرماتے تھے جیسا کہ

باحیا سے حیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ

649 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''حکایتیں اور نصیحتیں'' صفحہ 598 پر حضرتِ سیِّدُنا شیخ شعیب حریفیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظَمت وشرافت، مَحْبوبِ رَبُّ العزّت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ سراپا برکت ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی، مجھے اپنی اُونٹنی پر سوار کر کے مدینۂ پاک لے گئے اور بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر رحم فرمائے، وہ حق بولتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر رحم فرمائے، ملائکہ ان سے حیا کرتے ہیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر رحم فرمائے، **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جہاں چلے حق کو اس کے ساتھ چلادے۔''

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب علی بن ابی طالب، ص۸٤٦، حدیث۳۷۲۳)

حیائے عثمانی

اُمُّ المؤمنین بنتِ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ اَکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے

گھر میں تشریف فرما تھے اس عالَم میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں مبارَک پنڈلیاں کچھ ظاہر تھیں۔ اس دوران حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے اور اجازت طلَب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت عطا فرمائی اور اسی طرح آرام فرما رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اجازت طلَب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی اجازت مَرحمت فرمائی جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اجازت طلَب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرُست کر لئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی باتیں کرتے رہے۔ جب وہ چلے گئے تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، میں نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب حضرتِ ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا، جب حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی اِہتمام نہیں کیا لیکن جب حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرُست کر لئے۔ رسولِ رحمت، نبیِّ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیا نہ

کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔(صَحِیح مُسلِم،کتاب فضائل الصحابه ،باب فضائل عثمان بن عفان،ص۹۳۷،حدیث۲۴۰۱)

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عُلُوّے شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے

حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا دُنیا میں بہت زیادہ پیکرِ شرم وحیا اور باپردہ رہیں تو انہیں اس کے صلے میں روزِ مَحشر بھی باپردہ رکھا جائے گا، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے اپنی زندگی باحیا گزاری اس کے صلے میں روزِ محشر ان کا حساب ہی نہیں ہوگا، جیسا کہ محبوبِ رحمٰن، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت زیادہ حیا کرنے والے شخص ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی ہے کہ وہ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حساب نہ لے تو اللہ تعالیٰ نے میری سِفارش قبول فرمائی۔(کنز العمال، کتاب الفضائل، ذکر الصحابۃ وفضلھم، ج۱۱، ص۲۹۲، حدیث۳۳۰۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں بھی پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے عورت کے حق میں پردے کو کس قدر اَھَمِّیَّت دی کہ جنّت جہاں کسی بدنگاہی اور بدکاری کا وہم وگمان تک نہیں وہاں بھی جنّتی عورتیں اور حوریں پردے میں ہوں گی جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: (مومن کے لئے) جنّت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی یا لمبائی 60 میل (تقریباً 96.54 کلو میٹر) کی ہے اس کے ہر گوشے میں اس کے گھر والے ہوں گے کہ دوسروں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ مومن اس خیمے میں گھومیں پھریں گے۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب حور مقصورات فی الخیام، ص ۱۲۵۰، حدیث ۴۸۷۹)

بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **''مِراۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح''** میں رقم طراز ہیں: ''یعنی اس موتی کے مکان کے چاروں گوشوں میں اس کے مختلف گھر والے آباد ہوں گے کہیں اپنی دنیاوی بیوی بچے، کہیں وہ دنیاوی عورتیں جن کے خاوند کافر مرے اور ان کے نکاح میں دی گئیں، کہیں وہ کنواری لڑکیاں جو دنیا میں بغیر شادی فوت ہوئیں، کہیں حوریں، خُدّام ان کے علاوہ انہیں ایک دوسرے

کو نہ دیکھنا فاصلہ کی وجہ سے نہ ہوگا کہ جنّتی مومن کی نگاہ بہت دُور سے دیکھے گی بلکہ ان جگہوں میں عمارتیں مختلف ہوں گی کوٹھیاں، بنگلے۔ خیال رہے کہ جنت میں پردہ ہوگا۔ ربّ فرماتا ہے: ''حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرَّحمٰن:۷۲) (ترجمۂ کنز الایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔)'' اور فرماتا ہے: قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ (پ۲۷، الرَّحمٰن:۵۶) (ترجمۂ کنز الایمان: وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتیں۔)'' پردہ اس لئے نہیں ہوگا کہ وہاں لوگ فاسق و فاجر ہوں گے بلکہ اس لئے کہ شرم و حیا اچھی چیز ہے، بے پردگی میں بے شرمی ہے، ہاں! دوزخ میں پردہ نہیں ہوگا وہاں ننگے مرد و عورت ایک ہی تَنُور میں جلیں گے۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح شَرح مِشْکوٰۃُ المَصابِیح، کتاب احوال قیامۃ وبدء الخلق، باب صفۃ الجنۃ واھلھا، ج۷، ص۴۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صفحہ 200 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولٰینا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پرغمِ مصطَفٰے کا اِس قدر غلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہوگئی! اپنے وِصال سے قبل صِرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے: شرم وحَیا کی پیکر حضرتِ سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ تشویش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: میں نے حَبَشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دکھایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔" (جَذْبُ الْقُلُوب (مُتَرجَم)، ص۲۳۱)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پردے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے:

چُو زہرا باش از مخلوق رُوپوش
کہ دَر آغوش شبّیرے بہ بینی

یعنی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار بنو تا کہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا شبّیرِ نامدار امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسی اولاد دیکھو۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مَہ و مہر نے
اُس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

یعنی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی چادرِ انور کا پلّو چاند سورج نے بھی نہیں دیکھا، اُس پاکیزہ چادر کی طہارَت و پاکیزگی پر لاکھوں سلام نازِل ہوں۔

اُس بتول، جگر پارۂ مصطفٰے
حَجلَہ آرائے عِفَّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

یعنی پارسائی و پرہیزگاری کی چارپائی کو زیب و زینت دینے والی سیِّدَہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جن کا لقب بتول ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر مبارَک کا ٹکڑا ہیں، ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمَّتِ مسلِمہ کی تنزُّلی کا ایک سبب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج مسلمان عورتوں کی حالت ایسی ہے

کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے پردے کا تصوُّر ہی نہیں رہا۔ جب سے کُفّارِ مکّار کے زیرِ اثر آ کر مسلمانوں نے بے پردَگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، **مُسلسل تَنَزُّل** (یعنی زوال) کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جارہے ہیں، **کل تک جو کُفّارِ** بد اَنجام مسلمان کے نام سے لرزہ بَراَندام ہو جاتے (یعنی کانپ اُٹھتے) تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردَگیوں اور بدعَمَلیوں کے باعِث زور آور ہو چکے ہیں، **اسلامی مُمالِک** پر باقاعِدہ جارِحانہ حملے ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جارہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ غفلت کی چادر تانے لمبی نیند سویا ہوا ہے۔ خاتونِ جنّت، شہزادیٔ اسلام، جگر گوشۂ شاہِ خیرُ الانام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ مُبارَکہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا راتوں کو جاگ جاگ کر عِبادت کرنے کا ذَوق اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شرم وحَیا کا یہ مُبارَک حال اُن نادان مسلمانوں کے لئے باعِثِ توجُّہ ہے جو **T.V** اور **INTER NET** پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافِروں کی نَقّالی میں داڑھی مُنڈا کر، کفّار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حَیا بیوی کو میک اپ کروا کر، مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطِر کفّار کے مُمالِک میں کافِروں کے سپرد کروا کر بے حیائی کی آخری حدیں پھلانگ رہے ہیں۔

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ

سنیما دیکھتی ہے آج وہ ہَمشیروں کے ساتھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی کی ہولناک سزا

حضرتِ سیِّدُنا امام شہابُ الدِّین احمد بن محمد بن حجر مکّی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ''مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو بعض عورتوں کے عذابات کے ہولناک مَناظِر مُلاحظہ فرمائے، اُن میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اُس کا دماغ کھول رہا تھا، سرکارِ عالی مرتبت، باعثِ خیر وبرکت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا شفقت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چُھپاتی تھی۔'' (**اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر، الکبیرہ ۲۸۰، نشوز المرأۃ، ج۲، ص۸۶**)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنگھی کے بال بھی چُھپائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کہیں ہمارے فیشن ہمیں تباہ نہ کردیں، ہماری بے پردگی ہمیں جہنَّم میں نہ دھکیل دے، مرنے سے پہلے سنبھل جانا چاہئے

اور پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلینی چاہیے، غیر مردوں سے اپنے بال نہ چُھپانے کی وجہ سے بالوں سے لٹکائے جانے کا عذاب آپ نے مُلاحظہ فرمایا، اسلامی بہنوں کو غیر مردوں سے اپنے بال چُھپانا بھی ضروری ہے یہاں تک کہ کنگھی سے نکلنے والے بالوں کو بھی ایسی جگہ پھینکنا ممنوع ہے جہاں پر اجنَبی مردوں کی نظر پڑے، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1197** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' جلد **3** حصّہ **16** صَفْحہ **449** پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''**عورَتوں** کے لئے لازِم ہے کہ کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال نکلیں اُنہیں کہیں چُھپا دیں کہ اُن پر اجنَبی (یعنی غیر مردوں) کی نظر نہ پڑے۔''

سنّتوں کا ہو عطا درد مسلمانوں کو
دُور فیشن کی ہو بھرمار رسولِ عَرَبی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۳۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناجائز فیشن کرنے والیوں کے عذاب کا مُشاہدہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **480**

صفحات پر مشتمِل کتاب ''بیاناتِ عطاریہ'' حصّہ اوّل کے رسالے ''قبر کا امتحان'' صفحہ30 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولیٰنا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''(معراج کی رات) میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شور وغوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: ''یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زینت حاصِل کرتی تھیں۔'' (تاریخِ بغداد، ج ۱، ص ۴۱۵)

مسلماں باز آ جائیں شہا! فیشن پرستی سے
کرم کردو بنیں پابندِ سنّت یا رسولَ اللّٰہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام اپنے ماننے والے ہر مرد و زَن کو سادَگی اپنانے کی ترغیب دیتا اور ناجائز ذرائع سے زینت حاصِل کرنے سے منع کرتا ہے۔ سادَگی میں عزّت وبچت ہے۔ **فیشن** کی خاطِر روز روز نئے لباس پہننے والیاں، ذرا فیشن تبدیل ہوا یا لباس تھوڑا پُرانا ہوا یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو

پیوند کاری کرکے اُس کو پہننے میں عار(یعنی عیب) محسوس کرنے والیاں اِس روایت کو بار بار پڑھیں:

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربُّ العِباد، قرارِ ہر قلبِ ناشاد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔'' (سُنَنُ اَبِی داود، کتاب الترجل، ص ۶۵۳، حدیث ۴۱۶۱)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''زینت کا ترک کرنا اَہلِ ایمان کے اَخلاق میں سے ہے۔'' (اَشِعَّۃُ اللَّمعَات (مُترجَم)، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ج ۵، ص ۵۷۶)

ولولہ سنّتِ محبوب کا دے دے مالِک
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورتوں کے ناجائز فیشن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریشم، سونا، مہندی، مونچھوں کے بال

صاف کروانا، وغیرہ عورت کے لئے جائز ہے۔ ہاں! زینت وفیشن کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جو عورتوں کے لئے بھی منع ہیں، جیسے اِنسانی بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا، اَبرو کے بال نوچنا، ریتی سے دانت رگڑنا وغیرہ جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مُشتمِل کتاب **''بہارِ شریعت''** جلد3 حصّہ 16، صفحہ596 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی مُمانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا مُوباف [1] بنانا جائز ہے اور کلاوَہ [2] میں تو اَصلاً حرج نہیں کہ یہ بالکل مُمتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے [3] سے اَبرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(رَدُّالمُحتَار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر، ج۹، ص۶۱۵)

---

(1)......بالوں میں دھاگا لگا کر انہیں دراز کرنا مُوباف کہلاتا ہے۔ (2)......کچا سوت جو تکلے پر لگا ہوا ہو اور تکلا چرخے کی اُس آہنی سلاخ کو کہتے ہیں جس پر کاتتے وقت لَچّھی بنتی جاتی ہے۔
(3)......موچنا: یعنی بال اُکھاڑنے کا آلہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ اِسلامی بہنیں جو شرعی حُدود وقُیود کو بالائے طاق رکھ کر آئے دن فیشن کے نت نئے ڈھنگ اور زیب وزینت کے نئے رنگ اپنانے میں اس قدر جی جان سے مگن رہتی ہیں کہ فرض پردہ تک کو مَعَاذَ اللّٰہ بوجھ محسوس کرنے لگ جاتی ہیں۔ ان کے تصوُّراتِ بد میں چادر اور چار دیواری کسی اَھَمِّیَّت کی حامل نہیں ہوتی۔ ایسی خواتین کا آئیڈیل اَزواج وبَناتِ مصطفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نہیں بلکہ کُفّارِ نابکار کی چال ڈھال اور فرنگی تہذیب ہوتی ہے۔ فیشن پرستی اور بے پردَگی کی اس بے ہودَگی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اس سے ہر ذِی شُعور باخبر ہوگا۔

بے غیرتی کی اِنتِہا

کافِروں کی اُلٹی ترقّی کی رِیس کرتے ہوئے بے پردَگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو کریں۔ **یورپ، امریکہ** اور ان سے مُتَاَثِّر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی

بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ **دَیُّوث**[1] فخر سے اِتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورَتوں کے **''منہ کالے''** ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حَمل ٹھہر گیا تو کہاں سر چھپائے گی؟ حَمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھو سکتی ہے۔ چلئے مانا کہ **یورپ** کے ترقّی یافتہ ممالِک (بلکہ اب تو دُنیا بھر) میں ایسے اَسپتال موجود ہیں جو اِسقاطِ حَمْل (یعنی حَمل گرانے) کی ''خدمت'' انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شُدہ ماؤں کو ''پناہ'' مل جاتی ہے لیکن کیا مُعاشَرے میں انہیں کوئی قابلِ اِحترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کئے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچّہ جو اِس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہَوَس کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی اُسے کچرا کُونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی! یہ سب بے غیرتی اور

---

(1)...... جو لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منع نہ کریں وہ ''دَیُّوث'' ہیں۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص ۶۵) حضرتِ علّامہ علاؤالدّین حَصْکَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''دَیُّوث'' وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غیرت نہ کھائے۔ (دُرِّمُختَار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ص ۳۱۸)

بے پردگی کا دُنیوی اَنجام ہے۔ نہ جانے قیامت کے دن کیا ہوگا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہارِ شریعت کا مُطالَعہ فرمائیے!

اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے زینت کے شرعی اَحکام کیا ہیں ان کو جاننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1197** صفحات پر مُشتمِل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' **جلد3** حصہ **16** صفحہ **591** تا**597** مُلاحظہ فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جائز وناجائز زینت کے بارے میں معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللّٰہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی!
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ، ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پچھلے صفحات میں دَیُّوث یعنی بے غیرت کے مُتعلِّق بیان ہوا، جس کے مُتعلِّق احادیثِ کریمہ میں بہت ساری وعیدات ہیں اس کے بعد یہاں ایک

غیرت مند شوہر کی حکایت بیان کی جاتی ہے جس نے غیرت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی بیوی کا چہرہ غیر مرد کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اس غیرت کھانے کی وجہ سے اسے عزّت بھی نصیب ہوئی، چُنانچہ

غیرت مند شوہر

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبُوعہ 413 صفحات پر مُشتمِل کتاب ''عُیُونُ الحِکایات'' حصّہ دُوُم، صَفْحہ123 پر امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی جَوزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ ''ایک مرتبہ میں ''رَے'' (ایران کے دارالخلافہ، موجودہ نام تہران) کے قاضی حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی محفل میں تھا۔ قاضی صاحب لوگوں کے مسائل حل کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک عورت ان کے پاس لائی گئی، اس کے سرپرستوں کا دعویٰ تھا کہ اس عورت کے شوہر نے اس کا 500 دینار مہر ادا نہیں کیا۔ جب اس کے شوہر سے پوچھا گیا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: ''مجھ پر مہر کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔'' شوہر کے انکار پر قاضی صاحب نے عورت سے گواہ طلب کئے، گواہ حاضِر کئے گئے تو ان میں سے ایک نے کہا: ''میں اس عورت کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اسے پہچان کر گواہی دوں۔'' چُنانچہ وہ عورت کی طرف بڑھا اور کہا: ''تم اپنا نِقاب

ہٹاؤ تا کہ تمہاری پہچان ہو سکے۔'' یہ دیکھ کراس کے شوہر نے کہا: ''یہ شخص میری زوجہ کے پاس کیوں آیا ہے؟'' وکیل نے کہا: ''یہ گواہ تمہاری زوجہ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہے تا کہ پہچان ہو جائے۔''

یہ سن کر غیرت مند شوہر پکار اُٹھا: ''اس شخص کو روک دو، میں قاضی صاحب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جو دعویٰ میری زوجہ نے مجھ پر کیا ہے وہ مجھ پر لازم ہے، میں 500 دینار ادا کرنے کو تیار ہوں، خدارا! میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد پر ظاہر نہ کیا جائے۔'' چنانچہ، گواہ کو روک دیا گیا۔ جب عورت نے اپنے غیرت مند شوہر کا یہ جذبہ دیکھا تو کہا: ''سب گواہ ہو جاؤ! میں نے اپنا مُہر مُعاف کر دیا، میں دنیا و آخرت میں اس کا مطالبہ نہ کروں گی، یہ مہر میرے غیرت مند شوہر کو مُبارَک ہو۔'' محفل میں موجود تمام لوگ میاں بیوی کے اس فیصلے پر اَش اَش کر اُٹھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا: ''ان دونوں کا یہ مُعامَلہ بہترین اَوصاف اور اعلیٰ اَخلاق پر دلالت کرتا ہے۔'' (عُیُونُ الحِکایات، ص۲۷۵)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس واقعہ میں ہمارے لئے بہترین سبق ہے۔ کیسا غیرت مند تھا وہ

شخص! کہ اپنے اوپر لازم پانچ سو (500) دینار کا اقرار کرلیا لیکن اس کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد کے سامنے ظاہر ہو۔ یہ حیا کا اعلیٰ درجہ ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ترغیب دلائی جاتی ہے کہ غیر مَحْرَم سے پردہ کیا جائے اور بے پردگی کی نحوست سے خود بھی بچا جائے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچایا جائے۔ اسی عنوان یعنی پردے کے بارے میں احکام سے متعلّق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولٰینا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی جامع کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے "مکتبۃ المدینہ" سے حاصل فرمائیں خود بھی پڑھیں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ عزّت ھے بے عزتی نھیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **679** صفحات پر مشتمل کتاب **"جنّتی زیور"** صفحہ **82** پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبد المصطفیٰ اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: آج کل بعض مُلحِد (یعنی بے دین) قسم کے دُشمنانِ اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام

نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزّتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دَوش بدَوش کھڑی ہوجانا چاہئے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گندا اور گھناؤنا فریب اور دھوکا ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہوگا۔

اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بندیو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ غلاف چڑھا کر اس کو پردے میں رکھا جاتا ہے تو بتاؤ کیا قرآنِ مجید پر غلاف چڑھانا یہ قرآن کی عزّت ہے یا بے عزّتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں بے پردہ رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدّسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزّت ہے یا بے عزّتی؟ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآنِ مجید اور کعبہ معظّمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزّت وعظمت کا اِعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظّمہ ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اَقوامِ عالَم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے

مسلمان عورتوں کو پردوں میں رکھ کر ان کی عزّت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزّتی کی ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کس کس سے پردہ ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دَیْوَر وجَیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد وپُھوپھی زاد، پُھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''**جیٹھ، دَیْوَر، بہنوئی، پُھپّا** (پُھپّھا)، **خالو، چچازاد، ماموں زاد، پھپّی** (پُھپُھی) **زاد، خالہ زاد بھائی** یہ سب لوگ عورت کے لئے مَحض اَجنَبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ اِن کا ضَرَر (نقصان) نِرے (یعنی مُطلقاً) بیگانے (یعنی پرائے) شخص کے ضَرَر سے زائد ہے کہ مَحض غیر (یعنی بالکل ناواقِف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ (یعنی بیان کردہ رِشتے دار) آپس کے مَیل جُول (اور جان پہچان) کے باعِث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نِرے اَجنَبی (یعنی مطلقاً ناواقِف) شخص سے دَفْعَۃً (فوراً) مَیل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلُّف نہیں ہوسکتی) اور اُن (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جِھجَک اُڑی ہوئی ہوتی ہے) لہٰذا جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیر عورتوں کے پاس جانے

کو مَنع فرمایا (جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ اس پر) ایک صَحابی اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جیٹھ، دَیْوَر کے لئے کیا حُکم ہے؟ فرمایا: ''جَیٹھ، دَیْوَر تو موت ہیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامراۃ...الخ، ص۱۳۴۴، الحدیث۵۲۳۲، دار المعرفۃ بیروت. فتاوٰی رضویہ (مُخرَّجہ)، ج۲۲، ص۲۱۷)

اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دَیور جَیٹھ سے پردہ کرو اُن سے ہرگز بے تکلُّف مت بنو
ورنہ سن لو! قَبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورت کے لئے فون وُصول کرنے کا طریقہ

اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اگر غیر مردوں کا فون وُصول کرنا پڑ جائے تو آواز نرم نہ رکھیں مَثَلاً نرمی کے ساتھ ''ہیلو ہیلو'' کہنے کے بجائے رُوکھے انداز میں پوچھے: ''کون؟'' یہاں مُعامَلہ ذرا دُشوار ہے کیونکہ اِمکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مُطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے

اور بات کرنے کا وَقت وغیرہ پوچھے، نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خدانخواستہ باحَیا اور باعَمَل اسلامی بہن کے بِھنچے ہوئے رُوکھے اندازِ گفتگو کا بُرا منائے، اورشرعی مسائل سے ناواقِف ہونے کے سبب مُنہ پَھٹ ہوتو ''کچھ'' بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجرِبہ بَیان کیا ہے کہ نامَحرم عورَتوں سے ضَرورتاً فون پر بات کرنے کی نَوبَت آنے پر ہمارے غَیر نرم اوررُوکھے لہجے پرعورَتوں نے مَعَاذَ اللّٰہ اِس طرح کی باتیں سنادی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے! بَہرحال عافِیت اِسی میں معلوم ہوتی ہے کہ ''آنسرِنگ مشین (1) (Answering machine)'' لگادی جائے اوراُس میں مَرد کی آواز میں یہ جُملہ بھر دیا جائے: ''پیغام ریکارڈ (Record) کروادیجئے۔'' بعد میں مَردوں کے ریکارڈشُدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سَہولت سے سُن لیا کریں۔اسی طرح نامَحرم پیر صاحِب سے لب ولَہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔آواز لَوچ دار و نرم اور انداز بے تکلُّفانہ نہ ہو۔

اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے مُتَعَلِّق پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 32 میں اِرشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورَتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ

(1)......ایسی مشین جو کسی کی غیر موجودگی میں ٹیلیفون کال ریکارڈ کرتی ہے۔

بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۳۲)

سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

سابقہ رِوایات سے پتا چلا کہ عورت گھر میں یا باہر سرتا پا باپردہ رہے، گھر میں رہتے ہوئے بھی اپنے غیر محرم رِشتہ داروں سے پردہ لازِم ہے، اِسی طرح ضرورتاً گھر سے باہر نکلتے وقت بھی پردے کا لحاظ رکھنا اِنتہائی ضروری ہے لٰہذا

گھر سے نکلتے وقت کی اِحتیاط

شرعی اِجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وَقت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اَوڑھے، دستانے اور جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے، جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا اِمکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اُٹھائے مَثَلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ، نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اُٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے، واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جِسم کا کوئی بھی حصّہ مَثَلاً **سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی** وغیرہ اَجنَبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شَرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مَہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جَھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ھَیْئَت (یعنی

شکل وصورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹّا اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پِیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر وبَرَکت حضرتِ علّامہ مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ’’جو وَضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو (سوا) خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، کسی کے سامنے ہونا **سخت حرامِ قطعی** ہے۔‘‘ (فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ)، ج۲۲، ص۲۱۷)

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی بُرقع پہنیں
ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی سببِ غضبِ اِلٰہی

مُفَسِّرِ قراٰن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، **صَدرُ الاَفاضِل** حضرتِ علّامہ مولانا حافظ سیِّد **مفتی محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر

آیت نمبر 31 کے تحت ''تفسیرِ خزائنُ العرفان'' میں جھانجھن [1] کی مُمانعت بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اِس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قَبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اُس کی بے پردَگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی، تباہی کا سبب ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردے کی اَہَمِّیَّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس بیان میں آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ سراپائے عِفّت وعِصْمَت، جگر گوشۂ مصطفٰے جانِ رحمت، سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کیسامَدَنی پردہ تھا، زندگی بھر پردہ، کفن ودفن میں بھی پردہ، جنازہ بھی رات کے اندھیرے میں پڑھنے کی وصِیَّت فرمائی تاکہ غیر محرم کی نظر نہ پڑے لہٰذا اُس مالِکۂ جنّت، صاحِبۂ رِدائے عِفّت وعِصْمَت کو **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اتنی عزّت عطا فرمائے گا کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پُل صراط پر تشریف لائیں گی تو تمام اہلِ محشر کو حکم ہوگا: سر جھکا لو! حضرتِ محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ

(1)......عورتوں کے پاؤں کا ایک زیور جو اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور اندر پڑے ہوئے دانوں کی وجہ سے چھن چھن کرتا ہے۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا آرہی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً پردے کی بَہُت زیادہ اَہَمِّیَّت ہے، پردہ مسلمان عورت کی زینت ہے، اُس کی عِفَّت وپاکدامنی کی علامت ہے، شرم وحیا کا نشان ہے، باپردہ اسلامی بہن اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم ماننے والی ہے جبکہ بے پردَگی غضبِ الٰہی کی مُوجِب اور مسلمانوں کی تباہی وبربادی، تنزُّلی وپستی اور دُنیا وآخرت کی ذِلّت کا سبب ہے۔ تمام اسلامی بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اِسلام کی تعلیمات پر عمل اور خواتین اِسلام کو آئیڈیل بنانے میں ہی بہتری اور دِین ودنیا کی بھلائی ہے۔ غیر شرعی زینتوں اور فیشنوں سے جان چُھڑائیے، شرعی پردے کی پابندی کیجئے اوراس پر اِستقامت پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے زیرِ اِہتمام ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماعات کی خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فحّاشی وعُریانی سے سَرشار مُعاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دَلدَل سے نکل کر اُمّہاتُ الْمُؤمنین اور شہزادیٔ کونین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں، جو

بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دُوپٹّا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں کو کربلا والی عِفّت مآب شہزادیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی شرم وحیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ **مَدَنی بُرقع** اُن کے لباس کا **جُزْوِ لَا یُنْفَكْ** (یعنی جدا نہ ہونے والا حصّہ) بن گیا اور انہوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، مَدَنی قافِلوں کی برکت سے بعض اَوقات ربّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے **ایمان اَفروز** کرِشمات کا بھی ظُہور رہا مثلاً مریضوں کو شِفا ملی، بے اَولادوں کو اَولاد نصیب ہوئی، آسیب زَدہ کو خُلاصی ملی وغیرہا۔ ترغیب وتحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **397** صَفحات پر مُشتَمِل کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ **182** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولٰینا محمد الیاس **عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں:

میں فیشن ایبل تھی!

اسلامی بہنو! ایک مبلِّغہ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمولیت کے جو اَسباب بیان کئے وہ مُلاحظہ فرمائیے، چُنانچِہ **ایک** اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں نت نئے **فیشن** کے کپڑے پہنا کرتی اور

بے پردہ ہی گھر سے نکل جایا کرتی تھی۔ایک مرتبہ چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں **سنّتوں بھرا اجتماع** کرنے کی اِجازت مانگی۔ہم نے بخوشی اِجازت دی،آخر اِجتماع کا دن بھی آگیا، میں خُود بھی اس اِجتماع میں شریک ہوئی، **مجھے** اسلامی بہنوں کی **سادَگی، حُسنِ اَخلاق** اور مَدَنی کام کرنے کا اَنداز بہُت پسند آیا بالخصوص رقّت انگیز دُعا سے میں بہُت **مُتَاَثِّر** ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سُنی تھی۔یُوں اس اِجتماع کی بَرَکت سے **مجھے** گناہوں سے **توبہ** نصیب ہوئی اور میں **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگئی۔**فیشن** تَرک کرکے میں نے بھی سادَگی اپنالی اوراب ذَیلی سطح کی ذمّے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** کرکے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشاں ہوں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ ایک **کیسٹ بیان** روزانہ سننے کا بھی معمول ہے۔میں **اللّٰہ** تعالیٰ کا شکر اَدا کرتی ہوں کہ اس نے **مجھے** اتنا پیارا **مَدَنی ماحول** عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائے۔

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی   سُنو ہے بہُت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سنّتوں اور پردے کے اَحکام   یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرسچین کا قبولِ اسلام

مرکزالاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک .T.V بھی رکھا ہوا تھا جس پر کاریگر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رمضان المبارک سنہ ۱۴۲۹ھ (2008ء) میں جب دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل شروع ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ مَدَنی چینل دیکھنے لگے۔ ان کاریگروں میں ایک کرسچین نوجوان بھی شامل تھا وہ بھی مَدَنی چینل کے پُرسوز سلسلوں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف تین دن کے بعد وہ کہنے لگا کہ میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی سادگی سے بہت مُتأثِّر ہوا ہوں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

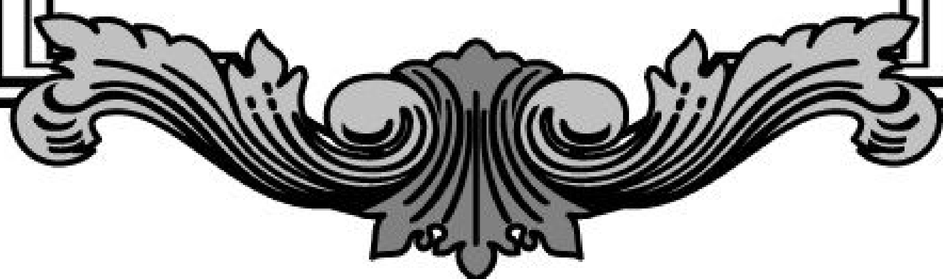
مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف

جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتراف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد



خاتونِ جنّت کے فاقے



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خاتونِ جنّت کے فاقے

دُرُود شریف کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ سُوائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوایت فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کرعرض گزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! بارگاہِ رَبِّ لَمْ یَزَل میں سب سے اچّھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خدا، سرورِ انبیاء، شاہِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔“ (راویٔ حدیث حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مزید کچھ اِرشاد فرمائیے! فرمایا: ”کثرتِ ذِکر اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا کہ یہ عمل فقر (یعنی غُربت) کو دُور کرتا ہے۔“ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علٰی رسولِ اللّٰہ، ص۱۳۵)

تم پڑھو صاحبِ لَولاک پہ کثرت سے دُرُود
ہے عجب دردِ نِہاں[1] اور اَماں[2] کا تعویذ

(کافی کی نعت از مولانا کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی)

---

(1)...... پوشیدہ، چُھپا ہوا درد۔ (2)...... حفاظت

خاتونِ جنّت کا عالَمِ غُربَت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 680 صفحات پر مشتمل کتاب مستطاب ''مُکاشَفَۃُ القُلُوب'' صفحہ 265 پر حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں: محبوبِ شاہِ کونَین حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ رِوایت کرتے ہیں کہ دل وجان سے پیارے، بے کسوں کے سہارے، دوعالَم کے راج دُلارے صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے بہت حُسنِ ظن رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اے عمران (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ)! میرے نزدیک تُمہارا ایک خاص مقام ہے، کیا تم میری بیٹی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا) کی عِیادت کو چلو گے؟ میں نے عرض کی: ''فِدَاکَ اُمِّیْ وَاَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ یعنی یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! کیوں نہیں؟ ضرور چلوں گا۔''

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیَّت میں (م۔عی۔یت یعنی ساتھ) خاتونِ جنّت، شہزادیٔ اِسلام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کے درِ اَنور پر حاضر ہو گیا۔ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

دروازے پر دستک دی اور سلام کے بعد اندر آنے کی اِجازت طلب فرمائی۔ شہزادیٔ مصطفےٰ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تشریف آوری کے لئے عرض کی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔ پوچھا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ''عمران۔'' پیکرِ شرم وحیا حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عرض کرنے لگیں: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ربِّ ذُوالْجَلال عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس پردے کے لئے صرف ایک چادر ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دستِ اَقدس کے اِشارے سے فرمایا: تم ایسے ایسے پردہ کرلو۔ عرض کی: اِس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی طرف اپنی مُبارَک چادر بڑھا دی اور فرمایا: اِس سے سر ڈھانپ لو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا: بیٹی! کیسی ہو؟ تو شہزادیٔ اِسلام، مالِکۂ دارُ السَّلام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی غُربت اور بیماری کی حالت بیان کرتے ہوئے عرض کیا: اے حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دوہری تکلیف میں مُبتلا ہوں، ایک تو بیماری کی تکلیف اور دوسری بھوک کی تکلیف! اور میرے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہیں جسے کھا کر بھوک مِٹا سکوں۔ یہ سُن

کردو عالَم کے مالِک ومختار، دُنیاوآخِرت کے شاہ وتاجدار، اُمَّت کے غم گُسار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَشک بار ہوگئے اور اپنے اِختیاری فاقوں کی خبر اور تسلّی دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بیٹی! گھبراؤ نہیں، ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی قَسَم! میں نے 3 دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں میرا تم سے زیادہ مرتبہ ہے، اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر **میں نے دُنیا پر آخِرت کو ترجیح دی ہے۔**

کون ومکاں کے آقا ہوکر، دونوں جہاں کے داتا ہوکر

فاقے سے ہیں شاہِ دوعالَم، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سرورِ دوجہاں [1]، نبیِ اِنس وجاں [2]، والیٔ کوثر وجِناں [3] صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مزید مَحبّتوں، شفقتوں اور بشارتوں سے نَوازتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''خوش ہو جاؤ کہ تم جنّتی عورتوں کی سردار ہو اور **تم جنّت کے ایسے محلات میں رہوگی**، جن میں کوئی عیب ہوگا نہ دُکھ اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ پھر فرمایا: ''اپنے چچازاد کے ساتھ خوش رہو(4)، میں نے دُنیا وآخِرت کے سردار کے ساتھ

(1)......یعنی دونوں جہاں کے سردار (2)......یعنی انسان وجنّات کے نبی (3)......یعنی نہرِ کوثر وجنّتوں کے مالک (4)......یعنی حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ اہلِ عرب باپ کے چچا زاد کو بھی چچازاد کہہ دیتے ہیں۔ علمیہ

تمہارا نِکاح کیا ہے۔'' (مُکَاشَفَةُ الْقُلُوب،باب فی فضل الفقراء،ص ۱۸۰)

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقامِ مریم و حوّا بھی ہے بجا لیکن — تیرا مقام ہے تیرا مقام یا زَہراء!

ہر اِک سانس سے آتی تھی مصطفٰی کی مہک — تیری حَیات پہ لاکھوں سلام یا زَہراء!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''فاطِمہ'' کے 5 حُروف کی نسبت سے اِس واقِعہ سے حاصِل ہونے والے 5 مَدَنی پُھول

﴿1﴾......حبیبِ خدا اور اہلِ بیتِ مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ) اَصحابِ عِفّت وعظمت (یعنی پاک دامَنی وبُزُرگی والے)، شَرم وحَیا کے پیکر اور ہر حال میں اِس دولتِ بے مِثال سے مالا مال مُقدّس ہستیاں ہیں بالخُصوص والِدۂ حَسَنَین واُمِّ کلثوم ورُقیّہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تو **اِنتہائی درجہ باپردہ وباحَیا ہیں**، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا جنازہ بھی پردے میں اُٹھایا گیا یہاں تک کہ روایت میں آتا ہے کہ بروزِ قیامت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شرم وحَیا کا مکمل لحاظ رکھتے ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی آمد پر تمام اَہلِ مَحشر کو نگاہیں جھکانے کا حکم دیا جائے گا۔ (اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر مع فَیْضُ الْقَدِیْر، حرف الھمزہ، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا تھا

حَیا سے اُن کی اِنسان نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾......شادی کے بعد بیٹی کے گھر جانا اور اس کی عیادت کرنا سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمل سے ثابت ہے۔

﴿3﴾......اِس نورانی واقِعہ سے یہ بھی پتا چلا کہ شاہِ اَبرار، دوعالَم کے تاجدار، باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالک ومختار ہیں۔ تکلیفوں اور فاقوں بھری زندگی بسر کرنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَحض اِختیاری عمل تھا نہ کہ اِضطِراری (یعنی مجبوری وبے بسی نہ تھی)، تبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ سے) مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔'' اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک گھرانہ بھی قناعت کی دولت سے مالامال اور پیکرِ صبر و رِضا تھا۔

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا

اُس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے مالک ہیں مگر قناعت کا یہ

عالَم کہ بغیر چھنے جَو کے آٹے کی روٹی تناوُل فرماتے۔ **اللّٰہ! اللّٰہ!** اس پیٹ کے صبر کا یہ عالَم ! اس صابر پیٹ پر لاکھوں سلام کا نُزُول ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾......غُربت اور فقرو فاقہ میں صَبْر کرنا اور اِس کی تلقین کرنا سنّتِ مصطفٰے ہے، جیسا کہ اِس واقِعہ سے پتا چلتا ہے کہ راحتُ العَاشِقِیْن، اَنِیسُ الغُرَبَاءِ وَالمَسَاکِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیٹی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو **غُربت کی آزمائش میں صَبْر کرنے اور ثابت قدم رہنے کی تلقین فرمائی** اور خود بھی کئی دنوں سے فاقوں پر صَبْر کئے ہوئے تھے۔

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ، ص۳۰۶)

﴿5﴾......غُربت **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بہُت ساری فضیلت اور بے شمار فوائد کا پیشِ خیمہ ہے، اِسی وجہ سے اللّٰہ والوں نے غُربت کو پسند فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاشانۂ فاطمہ میں فاقہ کشی کا عالَم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 85 صفحات پر مشتمل کتاب ''**دُنیا سے بے رَغبتی اور امیدوں کی کمی**'' صفحہ 42 پر ہے: ایک دن حُضورِ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: ''میرے دونوں بیٹے (یعنی حضراتِ حسن وحسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کہاں ہیں؟'' حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی تو حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ ''میں ان دونوں کو کہیں لے جاتا ہوں، مجھے ڈر ہے کہ یہ تمہارے پاس (بھوک کی وجہ سے) روئیں گے اور تمہارے پاس انہیں کھلانے کو کچھ نہیں۔'' پس وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔

تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُدھر تشریف لے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں شہزادے حوض میں کھیل رہے ہیں اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے علی! کیا میرے بیٹوں کو گرمی کی شدّت سے پہلے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟'' حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے

عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی دیر بیٹھ جائیں تو میں حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے یہ بچی ہوئی کھجوریں چُن لوں۔'' پس حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوگئے اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بچی ہوئی کھجوریں اکٹھی کر کے ایک کپڑے میں جمع کیں پھر چل دیئے، ایک شہزادے کو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور دوسرے کو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اُٹھالیا یہاں تک کہ ان کو گھر پہنچادیا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، اسماء بنت عمیس عن فاطمة، ج۹، ص۳۷۶، حدیث۱۸۴۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبی کی لاڈلی، آقا کی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ظاہری زندگی کس قدر رفاقہ مستی میں اور اس کٹھن دَور کو کتنے صبر و شکر کے ساتھ گزارا، پوری تاریخِ اسلام شاہد ہے کہ غربت و فاقے بلکہ کسی بھی مشکل کے بارے میں شِکوہ و شِکایت کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لب نہ کھلے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ نُبُوَّت کے زیرِ سایہ پلیں بڑھیں، جہاں سے انہوں نے تربیت پائی تھی کہ فقر، غنا (یعنی دولت

مندی) سے افضل ہے۔اس بارگاہِ عالیہ کی تعلیمات میں سے ہے کہ صابر غریب کو روزِ قیامت اُمرا پر فضیلت حاصل ہوگی جیسا کہ

جنّت پانے میں سبقت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب ''جنّت میں لے جانے والے اَعمال'' صفحہ 672 پر حافِظُ المشرِق والمغرِب حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابومحمد شرفُ الدِّین عبدُ المؤمن دِمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فُقرا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں: فیضیابِ فیضانِ مصطفٰی حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''**یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَھُوَ خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ**'' یعنی مسلمان فُقرا اَغنیا سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخل ہوجائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہوگا۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین یدخلون...الخ، ص۵۶۲، حدیث ۲۳۵۴)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''مراٰۃُ المَناجیح'' جلد 7، صفحہ 67 پر اِس حدیثِ پاک کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''یہ اُن فقرا کی شان دکھانے کے لئے ہوگا کہ امیروں کوحساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنّت کی طرف چلتا کردیا گیا۔'' (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، ج۷، ص۶۷)

عذابِ قبر و محشر سے بچا لو نارِ دوزخ سے
خدارا ساتھ لے کے جاؤ جنّت یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۱۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُربت پر صبر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ سب فضائل اُس غریب مسلمان کے لئے ہیں جو اپنی غُربت پر صبْر کرے۔ ہر وقت جمعِ مال کے چکر میں پڑے رہنے، امیروں اور اُن کی نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر دل جلانے یا حسد کی آفت میں مُبتَلا ہونے والا جو مُفْلِس و نادار اپنی غُربت پر صابِر نہیں وہ بَیان کردہ اِنعام کا مستحق نہیں اور اگر بدقسمتی سے بے صبْری میں مزید آگے بڑھ گیا تو پھر ذِلّت و رُسوائی مُقدَّر بن سکتی ہے۔ پس ناداروں اور مُصیبت کے ماروں کو بھی **اللّٰہُ قَدِیْر** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا ضروری ہے** کیونکہ ہوسکتا ہے اِن آفتوں کے ذَرِیعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز گِلہ شِکوَہ، غیر شَرْعی بے صَبْری و غربَت و مُصیبت کو حرام ذَرائع سے خَتْم کرنے کی

کوششیں آخرت میں تباہی و بربادی کا سبب بن جائیں محتاجی ایک مرض ہے جو اِس میں مُبتَلا ہوا اور صبر کیا وہ اِس کا اَجر و ثواب پائے گا اور غریب لوگ امیروں سے پہلے جنّت میں جائیں گے چُنانچِہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے کہ فقراء امیروں سے 500 سال پہلے جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔"

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء......الخ، ص٥٦٢، الحدیث:٢٣٥٣)

رہیں سب شاد گھر والے شہا! تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یَا رسولَ اللّٰہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص١٨٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت کے تین روزے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ سنّت" جلد اوّل صَفحہ 1442 پر منقول ہے: حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم و حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فِضَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحّت یابی کے لیے **تین**

روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو شِفا عطا فرمائی، چُنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ **حضرتِ مولیٰ علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **تین صاع** جَو لائے، ایک ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) تینوں دن پکایا، جب اِفطار کا وقْت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن **مسکین**، ایک دن **یتیم** اور ایک دن **قیدی** دروازے پر حاضِر ہو گئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کرکے اگلا روزہ رکھ لیا۔

(تَفسیرِ خَزائِنُ الْعِرفان، پ۲۹، الدھر: تحت الایہ:۸، ص۱۰۷۳، ملخصاً)

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابِر تھے **محمّد** کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قراٰنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو پارہ 29 سُوْرَۃُ الدَّھر آیت نمبر 8، 9 میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾

(پ۲۹، الدھر:۹،۸)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحبّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللّٰہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اس ایمان افروز **حِکایت** میں اہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمْ کے جذبۂ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صِرف پانی پی کر **روزہ** رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک **روزہ** رکھیں تو اِفطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب سَموسے، میٹھے میٹھے پھل، گرما گرم بریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیے! اس قدر تنگدستی کے عالَم میں اتنا شاندار ایثار انہیں کا حصّہ تھا۔

اِیثار کی فضیلت میں خود مدینے کے سلطان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: **"جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔"** (کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، الباب الاول فی المواعظ والترغیبات، ج۱۵، ص۳۳۲، الحدیث ۴۳۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی محمَّد

فاقہ کشئ فاطمہ اور دُعائے مصطفٰی

حضرتِ سیِّدُ نا عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی کا حال مُلاحظہ فرمایا کہ شِدَّتِ بھوک کی وجہ سے چہرے سے خون ختم اور رنگ زرد پڑ چکا ہے، حبیبِ خدا، شاہِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قریب بلایا اور اپنا دستِ پُر انوار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سینے پر رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اَللّٰھُمَّ مُشْبِعَ الْجَاعَةِ وَرَافِعَ الْوَضِیْعَةِ اِرْفَعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ترجمہ: اے بھوکوں کو سیر کرنے والے اور پستوں کو بلند کرنے والے پروردگار! فاطمہ بنتِ محمد سے بھوک کی شِدَّت اُٹھا لے۔''

حضرتِ سیِّدُ نا عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دُعائے مصطفٰی کے بعد میں نے مُلاحظہ کیا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چہرے کی زردی پر خون غالِب آ گیا اور پھر کسی موقع پر جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات ہوئی تو میرے پوچھنے پر بتایا کہ اس واقعہ کے بعد مجھے (شدید) بھوک نہ لگی۔ (دَلائِلُ النُّبُوَّة لِلْبَیْہَقی، باب ما جاء فی دعائه لابنته فاطمة...الخ، ج۶، ص۱۰۸، ملخصاً)

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضاؔ:

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا نے جب عزّت وشان سے قدم آگے بڑھایا تو قبولیّت نے جھک کر تعظیم دے کر اس کو اپنے گلے لگایا اور مُجِیْبُ الدَّعوات کی بارگاہ سے قبولیّت کا شاہانہ تاج دِلوایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس ہستی کی دعائیں اس قدر پُراثر اور مَقامِ قُبولیّت پانے میں جلد تر ہوں انہیں کس چیز کی کمی؟ لیکن دُنیاوی وظاہری زندگی میں جو پسند کیا وہ یہی کہ اگرچہ اللّٰہ تعالٰی نے دو جہاں کی نعمتیں اپنے ہاتھ میں دے دی ہیں لیکن گزارا اس طرح کیا جائے کہ تا قیامت آنے والی اُمّت کے لئے صبر وبھوک کی سنّت قائم ہوجائے۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت **"حدائقِ بخشش شریف"** میں شہنشاہِ کائنات کی مِلکیّت واِختیاری فقر کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے مالک ومختار ہیں مگر اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ دونوں جہاں (دُنیا وعقبیٰ) کی تمام نعمتیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تصرُّف میں ہیں مگر ہاتھ خالی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ: یہ چشم دید واقِعہ بَیان کرنے والے صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْـہ خاتونِ جنّت، پیکرِ عِفَّت وعصمت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے لئے نامحرم ہیں، پھر پردے کالحاظ کیوں نہ رکھا گیا؟

جوابِ وسوسہ: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر احمد بن حسین بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اِختتامِ رِوایت پر اس وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے صراحت فرمائی ہے کہ یہ واقِعہ آیتِ پردہ نازِل ہونے سے پہلے کا ہے۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ لِلْبَیْہقی، باب ماجاء فی دعائه لابنته فاطمة...الخ، ج۶، ص۱۰۸) ورنہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ، زہرا، طیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تو باپردہ اور پیکرِ شرم وحَیا تھیں، پردے کے

شرعی حکم کے نُزول کے بعد غیر مردوں سے گفتگو اور بے پردگی سے کوسوں دُور رہیں، ان کی پردہ داری اور حَیا داری **ضَرْبُ الْمَثَل**[1] بن گئی، پردہ اور رِداءِ حَیا کا اتنا خَیال کہ بوقتِ قربِ وفات اپنے کفن کو بھی باپردہ رکھنے کی وَصِیَّت فرمائی۔ سیرتِ فاطمہ کا یہ لائقِ تقلید پہلو (یعنی گوشہ) اسلامی بہنوں کی توجُّہ چاہتا ہے۔فون پر غیر مردوں سے گفتگو، نامَحرموں سے انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور چادر و چار دیواری کو عُبُور کرنے والیاں غور کریں اور سن لیں کہ اگر دُنیا میں عزّت و وقار اور آخرت میں سُرخُروئی مطلوب ہو تو پردہ و رِداءِ حَیا کا بہُت خَیال رکھیے ورنہ لوگ خواہ آپ کو محترمہ کہتے رہیں دُنیا و آخرت میں آپ نامحترمہ ہی ہوں گی۔

یہ شرحِ آیۂ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم | دل ونظر کی تباہی ہے قُربِ نامَحرم
حَیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا | بہُت دنوں سے نظامِ حَیات ہے بَرہَم
یہ سیر گاہیں کہ مقتل ہیں شرم وغیرت کے | یہ مَعصِیَت کے مَناظِر ہیں زینتِ عالَم
یہ نیم باز سا بُرقع یہ دِیدہ زیبِ نِقاب | جَھلک رہا ہے جَھلا جَھل قمیص کا ریشم
نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی نُمائش کو | کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!
وُہی ہے راہ ترے عزم وشوق کی منزِل | جہاں ہیں عائشہ وفاطمہ کے نقشِ قدم
تری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری | ترے فَسانے کا موضوع عِصمتِ مریم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)......کہاوَت یعنی ایسا جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو۔

تین دن کا فاقہ

خادمِ بارگاہِ رسالت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رِوایت کرتے ہیں کہ ایک دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، بیماردلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخدومۂ کائنات حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لے گئے، تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے فاقے کا عالَم بَیان کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے پیٹ پر تین پتھر باندھ رکھے ہیں اور ہر پتھر ایک دن کی بھوک کی وجہ سے باندھا ہے۔ جواب میں مالِکِ کونَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بَطْنِ اقدس پر چار پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ (بَرِیقَۂ مَحمُودِیَّہ، جز٤، ص٦٥، المکتبة الشاملة)

مالِکِ دین و دُنیا ہو کر دونوں جہاں کے سروَر ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شکم سیر رہنا اور کھانے کی لذّتوں سے لُطف اندوز ہوتے رہنا سنّت نہیں بلکہ سنّت بھوک اور فاقے میں ہے اگرچہ پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر **"پیٹ کا قفلِ مدینہ"** لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم

کھانے میں دین و دُنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ کھانا مُیَسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجود فقط رِضائے الٰہی کی خاطِر بھوک برداشت کرنا حقیقت میں کمال ہے اور کثیر فوائد و فضائل کا مُوجِب ہے جیسا کہ

بھوک کے 10 فوائد

(۱) دل کی صفائی۔ (۲) رِقّتِ قلبی۔ (۳) عاجزی وانکساری۔ (۴) آخرت کی بھوک و پیاس کی یاد۔ (۵) گناہوں کی رَغبت میں کمی۔ (۶) نیند میں کمی۔ (۷) عِبادت میں آسانی۔ (۸) تندرستی۔ (۹) تھوڑی روزی میں کِفایت۔ (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔ (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ج۳، ص۱۰۵ تا ۱۱۰، ملخصاً)

بھوک کا صلہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: "اَلْجُوْعُ رَأْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔" اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وُسعت، سلامتی، عبادت، حَلاوت اور علمِ نافع حاصِل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک وتعالٰی کے لئے بھوک اور اس پر صَبْر کرنے کے سبب حاصِل ہوتا ہے۔ (مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن، تقوی الاعضاء الخمسۃ، فصل فی رعایۃ الاعضاء الاربعۃ العین...الخ، ص۲۲۹)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذُوالجلال!
از طُفیلِ مصطفٰے! کر بھوک سے مجھ کو نِہال

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت ودوزخ کے دروازے

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: پیٹ اور شَرْمگاہ جہنَّم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی اَصْل پیٹ بھر کر کھانا ہے اور عاجِزی واِنکساری جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی جڑ (یعنی بنیاد) بھوک ہے۔ اپنے اوپر جہنَّم کا دروازہ بند کرنے والا یقیناً اپنے لئے جنّت کا دروازہ کھولتا ہے کیونکہ ان دونوں مُعامَلات کے اندر ایک دوسرے میں مشرِق ومغرِب کی طرح فَرْق ہے، لہٰذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا یقیناً دوسرے سے دُور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذَرِیعے عاجزی اپنا کر جنّت کے قریب ہوا وہ جہنَّم سے دُور ہوا اور جو ڈٹ کر کھانے کے ذَرِیعے پیٹ اور شَرْمگاہ کی آفتوں میں مبتَلا ہوا وہ جہنَّم سے قریب ہو کر جنّت سے دُور جا پڑا)۔ (احیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ج۳، ص۱۰۶)

دُور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی
کاش! صورت ہو، خُلد پانے کی

بدن کی اِصلاح

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں مِیانہ رَوی لازِم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اِصلاح ہوتی اور فُضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔

(کَنزُ العُمّال،کتاب المعیشۃ، محظور الاکل، ج ۱۵، ص ۱۸۳، حدیث ۴۱۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان رِوایات وواقِعات سے ہمیں یہ علم حاصل ہوا کہ شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور خاندانِ نُبُوَّت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی ظاہری زندگی کا بیشتر حصّہ فاقہ کے عالَم میں گزارا۔ تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد فقر و فاقہ اور صبر و شکیبائی کے کثیر مَواقِع حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حَیاتِ مُبارَکہ میں آئے، بہت کم آمدنی، کھانے کی تنگی اور گھر کے کام کاج کی زیادتی کٹھن اُمُور رہیں جن کو بغیر کسی شِکوہ و شکایت کے صبر و شکر سے گزارنا سیرتِ فاطمہ کا ایک لائقِ تقلید اور قابلِ صد تحسین پہلو ہے۔ یاد رکھئے! مشکل لمحات میں واویلا اور شور مچانا بے سود ثابت ہوتا بلکہ بے صبری کی بنا پر اجر و ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے، اندھیری رات میں

ڈرنے اور بلبلانے والوں کے لئے سورج جلدی طلوع نہیں ہو جاتا ہاں! صَبر سے روشن صُبح کا اِنتِظار کرنے والوں کی نیند ضائع ہوتی ہے نہ جان جوکھوں میں پڑتی ہے بتقاضائے بَشَرِیّت جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیاوی مشکلات ومصائب سے کبیدہ خاطر (یعنی رنجیدہ دل) ہوئیں تو رسولِ کریم، رءُوف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے ان کی توجُّہ جنّتی انعامات وکرامات کی طرف دلا دی یعنی رات کو صُبح کا اِنتِظار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس نفسیاتی اُصول کو اگر ہر غمزدہ مسلمان اپنے اوپر لاگو کرلے تو بعید نہیں کہ دلبرداشتگی اور غمزدگی اپنی راہ لے اور راحت وسکون کا بسیرا ہو جائے۔ بہر کیف سیرتِ فاطمہ میں ہر مسلمان کے لئے نصیحت وہدایت کے مدَنی پھول ہیں بالخصوص اسلامی بہنوں کے لئے تو حَیاتِ زہرا کا ہر دَور مثلاً شریفانہ بچپن، سوتیلے رشتہ داروں سے حسنِ سُلوک، شادی کی سادَگی اور بہترین ازدواجی زندگی اپنے اندر کئی مدَنی پھول لئے ہوئے ہے۔ کاش! ہر اسلامی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چلنے کی حتَّی الاِمکان سعی کرے، اور اس پر مدد پانے کے لئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مدَنی ماحول اپنا لے کہ یہ ماحول سیرتِ اُمّہاتُ المؤمنین اور سیرتِ فاطمہ پر عمل کا درس دیتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدَنی بہار اور اسلامی بہنوں میں مدَنی کام کی کچھ تفصیل مُلاحظہ فرمایئے:

میرے مسائل حل ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک مُعَمَّرْ (مُ۔عَمْ۔مَر) اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ اس طرح ہے کہ میں مختلف گھریلو مسائل میں گرفتار تھی۔ ہم کرائے کے مکان میں رہتے، مگر آمدنی کم ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی وقت پر نہ دے پاتے۔ بچیاں بھی جوان ہو رہی تھیں، ان کی شادیوں کی فکر الگ کھائے جا رہی تھی۔ ایک روز کسی اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے میری غم خواری کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیّت کروائی اور وہاں آ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرنے کی بھی ترغیب دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے لگی۔ میں وہاں اپنے مسائل کے حل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میرے بچوں کے ابو کو اچھی ملازمت مل گئی اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں ہم نے کرائے کا گھر چھوڑ کر اپنا ذاتی مکان بھی خرید لیا۔ اللّٰہُ مُجِیب عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، سنتوں بھرے اِجتماعات میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے بچیوں کی شادیوں کے فریضوں سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت بھی عنایت فرما دی۔

اس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ہمارا مسائل کا ریگستان، ہنستے مسکراتے لہلہاتے گلستان میں تبدیل ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

(اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۸۹)

بے کس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

(سامانِ بخشِش از مفتیٔ اعظم ھند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں میں مَدَنی انقلاب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر سرکارِ نامدار، باِذنِ پروردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کتنا بڑا کرم ہے! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ہر طرف دھومیں ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشَرے میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلدَل سے نکل کر اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِین اور شہزادیٔ کونین بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما

گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی شرم وحَیا کے صدقے وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ **مَدَنی بُرقَع** اُن کے لباس کا **جُزوِ لَا یَنفَک** (یعنی جدا نہ ہونے والا حصّہ) بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حِفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے کئی **مدارِسُ المدینہ** اور عالمہ بنانے کیلئے **مُتَعَدَّد ''جامِعاتُ المدینہ''** قائم ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** میں ''حافِظات'' اور ''**مَدَنِیّہ عالِمات**'' کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، ۱۴۳۳ سنِ ہجری کے مدنی ماہ ربیع الغوث (بمطابق مارچ 2012ء) میں پاکستان کے اندر ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی کاموں کی اسلامی بہنوں کی ''**مجلسِ مشاوَرت**'' کی طرف سے ملنے والی کارکردگی کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو: ﴿1﴾...... اِس ایک مدنی ماہ میں ملک بھر کے اندر روزانہ تقریباً **64,762** گھر درس ہوئے ﴿2﴾...... روزانہ لگنے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغات) کی تعداد لگ بھگ **3,495** اور اِن سے اِستِفادہ کرنے والیوں کی تعداد تقریباً **38,552** ﴿3﴾...... حلقہ/علاقہ سطح کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماعات** کی تعداد تقریباً **3,000** ان میں شریک ہونے والیاں لگ بھگ **1,95,175** ﴿4﴾...... ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی شرکاء کی تعداد تقریباً

29,829 ﴿5﴾......تقریباً 91,254 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم ہوئے اور 82,340 وصول ہوئے ﴿6﴾......علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی شرکاء کی تعداد 20,479 ﴿7﴾......امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان یا مدنی مذاکرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1,19,924 ﴿8﴾...... انفرادی کوشش سے 22,976 اسلامی بہنیں مدنی ماحول سے منسلک ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

مِری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی بُرقع پہنیں
ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۲۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

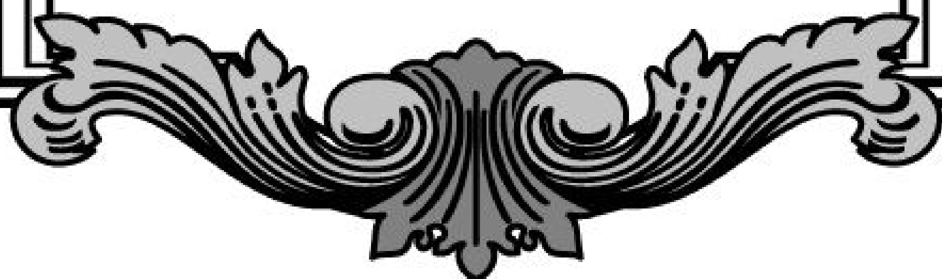
ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جُمُعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتِظار نہ کیجئے۔ (اَلدُّرُّ الْمُخْتَار، ص۶۶۴) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفْحَہ 226 پر حدیثِ پاک نَقل فرماتے ہیں: جو جُمُعَہ کے روز ناخن ترشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور 3 دن زائد یعنی 10 دن تک۔ (اَلدُّرُّ الْمُخْتَار، ص۶۶۴) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمت آئے گی اور گُناہ جائیں گے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج۹، ص۶۶۹)

﴿2﴾ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (الدُّرُّ المُختار، ص ٦٦٤) ﴿3﴾ پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اِحیاءُ العُلُوم، ج ١، ص ١٨٩) ﴿4﴾ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، ج ٥، ص ٣٥٨) ﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (المَرجَعُ السّابِق) ﴿6﴾ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (المَرجَعُ السّابِق) ﴿7﴾ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلاء یا غُسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (المَرجَعُ السّابِق) ﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر 39 دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو 40 دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو 40 دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ 40 دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 22 صَفْحہ 574۔685 مُلاحظہ فرما لیجئے) ﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم، ج ١، ص ١٨٩)



خاتونِ جنّت کا زُہد



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خاتونِ جنّت کا زُہد

حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مشکل کشائی فرمانا:

حضرتِ سیِّدُنا **شیخ فریدُ الدِّین عطّار** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ''**تذکرۃُ الاولیاء**'' میں اِرشاد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ولادت کی شب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والِدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہاں نہ تو اتنا تیل تھا جس سے ناف کی مالش کی جاتی اور نہ اتنا کپڑا تھا جس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو لپیٹا جاسکتا، حتّٰی کہ غربت کا یہ عالَم تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا اور چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اپنی تین بہنوں کے بعد پیدا ہوئی تھیں اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا نام ''**رابعہ**'' (یعنی چوتھی) رکھا گیا۔

جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے آپ کے والِد صاحب سے کہا کہ پڑوس سے تھوڑا سا تیل مانگ لائیے تاکہ گھر میں کچھ روشنی ہوجائے تو انہوں نے شدید اِصرار پر ہمسایہ کے دروازے پر صرف ہاتھ رکھ کر گھر آکر کہہ دیا کہ وہ دروازہ نہیں کھولتا کیونکہ وہ یہ عہد کرچکے تھے کہ **اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کبھی کسی سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ اسی پریشانی میں

نیند آ گئی تو خواب میں مکی مدنی، مشکل کُشا نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تسلّی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا کہ تیری یہ بچی بہت ہی مقبولیّت حاصِل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمّت کے 1000 افراد بخش دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت، احمدِ مُجتبٰی، **مُحَمَّدِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ والیٔ بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر تحریر کر کے لے جاؤ کہ تم ہر روز 100 مرتبہ مجھ پر دُرود بھیجتے ہو اور شبِ جمعہ 400 مرتبہ لیکن آج جمعہ کی جو رات گزری ہے اس میں تم دُرود بھیجنا بھول گئے لہٰذا بطورِ کفّارہ یہ تحریر لانے والے کو 400 دینار دے دو۔

حضرت **سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے والِدِ ماجِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اگلی صبح بیدار ہو کر بہت روئے اور خط تحریر کر کے دربان کے ذریعے والیٔ بصرہ کے پاس بھیج دیا، اس نے مکتوب پڑھتے ہی حکم دیا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آوری کے شکرانے میں 10,000 درہم تو فُقَرا میں تقسیم کر دو اور 400 دینار اس شخص کو دے دو اس کے بعد والیٔ بصرہ تعظیماً خود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ملاقات کرنے

پہنچا اور عرض کیا کہ جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیْہِ کو کسی چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھے اِطّلاع فرما دیا کریں، چُنانچِہ انہوں نے 400 دینار لے کر ضرورت کا تمام سامان خرید لیا۔ (تَذکِرَۃُ الْاَوْلِیاء (مُتَرجَم)، ص۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے غلام کی کس طرح مشکل کشائی فرمائی کہ خواب میں تشریف لا کر اپنی زیارت سے بھی مُشرَّف فرمایا اور حاجت کی چیزیں بھی دِلا دیں نیز اس دُرود شریف پڑھنے والے کا بھی کام بن گیا کہ رحمتِ عالَم، شفیعِ مُعظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنے اس دُرود شریف پڑھنے والے غلام کا تذکرہ فرمایا یقیناً ایک عاشقِ رسول کے لئے یہی بہت بڑی سعادت ہے کہ مکے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس کا ذِکرِ خیر ہو، جس کا تذکرہ خود سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں اس کی خوش بختی کا عالَم کیا ہوگا؟

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مِرے مشکل کُشا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضاؔ:

ہائے افسوس! راستہ پتھریلا ہے، آہ! یہ پاؤں زخموں سے چُور چُور ہیں، اے میری مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! میری مشکل کُشائی فرمایئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اللّٰہ مُعطِی ہے حضور قاسم ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شمار اختیارات عطا فرمائے جس طرح وِصالِ ظاہری سے قبل آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی رہنمائی ومشکل کشائی فرمایا کرتے تھے بعد از وِصال بھی ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی مشکلیں حل فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ''صحیح بخاری شریف'' میں رِوایت فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت، احمدِ مُجتَبٰی، **مُحَمَّدِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا ہے اور میں قاسم (یعنی تقسیم کرنے والا) اور خازِن ہوں۔'' (صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول اللہ تعالی فان للہ خمسہ، ص۷۹۸، حدیث۳۱۱٤)

اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ربّ ہے مُعطِی، یہ ہیں قاسم رِزْق اس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضا:

حقیقت میں بخشش فرمانے والی ذات **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ہی ہے لیکن **رَبّ** عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صدقے ہماری بخشش فرماتا ہے، حقیقت میں عطا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی فرماتا ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربُّ العزّت میں سفارش فرماتے ہیں۔

رَبّ تَعَالٰی مُعْطِی (یعنی عطا فرمانے والا) ہے اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **رَبّ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس کے بندوں میں تقسیم فرماتے ہیں، روزی **اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن** عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے اور اس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے اِذْن سے عطا فرماتے ہیں۔

اور ہمارے سامنے دنیا وآخرت میں بے شمار بلائیں اور دشمن ہیں جن سے ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا اور کون بچا سکتا ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُہد کی تعریف

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ''اِحیاءُ العُلُوم'' میں ''زُہد'' سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اگر زُہد سے مراد ''مال کے ہونے یا نہ ہونے میں بالکل رغبت نہ ہونا'' ہو تو یہ کمال کی انتہا ہے اور اگر اس سے مراد ''مال کے نہ ہونے میں رغبت ہونا'' ہو تو یہ بھی کمال ہے لیکن پہلے دَرَجے سے کم۔'' (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب الفقر والزهد، الشطر الاول من الكتاب فی الفقر، ج۴، ص۲۳۴)

زُہد وفقر کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ''فقر کا سب سے بلند درجہ ''زُہد'' ہے اور ''زہد'' ابرار (یعنی نیک لوگوں) کا کمال ہے اور اس کو اختیار کرنے والے ''مُقَرَّبِیْن'' میں شمار ہوتے ہیں، شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زہد وفقر کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جنّتی (وہ تھے جو دنیا میں) فقرا تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جہنمی عورتیں تھیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فضل الفقر، ص۱۵۸۷، حدیث۶۴۴۹)

ایک دوسری روایت میں ہے: (جب میں نے جنت میں اکثر ''فقراء''

کو دیکھا تو) میں نے پوچھا کہ ''اغنیاء (یعنی مالدار) کہاں ہیں؟ بتایا گیا: (مال اکٹھا کرنے کی) تگ ودَو (یعنی کوشش) نے انہیں روک رکھا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، ج ٤، ص۲۳۸)

ایک اور روایت میں ہے: جب میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا تو پوچھا: ان کا کیا حال ہے (یعنی یہ کیوں جہنّم میں ہیں)؟ بتایا گیا: انہیں دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور زعفران نے مشغول رکھا (کہ یہ دونوں چیزیں عورتوں کے بھلائی سے غافل ہونے اوراس سے رُوگردانی کرنے کا سبب ہیں)۔ (المَرْجِعُ السَّابِق)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیری مخلوق میں تیرے محبوب بندے کون ہیں تاکہ تیری وجہ سے میں بھی ان سے محبت کروں؟ اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہر فقیر (میرا محبوب بندہ ہے)۔ (المَرْجِعُ السَّابِق، ص۲۳۹)

رُوحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا پسندیدہ نام

حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرماتے ہیں: بے شک میں مسکینی سے محبت اور آسائشوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پسندیدہ نام یہ تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو

''یا مسکین'' کہہ کر پکارا جائے۔ (المَرجعُ السّابِق)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! زہد وفقر کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے خود بھی اِختیار فرمایا اور اپنے اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بھی اس کے اِختیار کرنے کی ترغیب فرمائی چُنانچہ اس سلسلے میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنی شہزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زہد وفقر کی تعلیم دینے کے متعدد واقعات ذکر کیے گئے ہیں جیسا کہ

حُضور کی خاتونِ جنّت کو زُھد کی تعلیم

صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی شہزادی حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی گردن میں پہنا ہوا سونے کا ہار پکڑ کر عرض کی: یہ ابوالحسن (یعنی حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے مجھے تحفے میں دیا ہے۔ اِمامُ الزّاھِدِین، سیِّدُ الْمَحْبُوْبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تربیت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا لوگوں کے اس طرح کہنے سے تمہیں خوشی ہوگی کہ

’’فاطمہ بنتِ محمد‘‘ کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے؟

یہ کہہ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھے بغیر ہی تشریف لے گئے اس کے بعد اُمُّ السادات حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ ہار دے کر ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔

جب نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰی فَاطِمَۃَ مِنَ النَّار یعنی سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا فرمائی۔ (اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْن لِلْحَاکِم، کتاب معرفۃ الصحابہ، زھد فاطمۃ رضی اللہ عنہا، ج٤، ص١٣٤، حدیث٤٧٧٨)

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی خاتونِ جنّت حضرتِ سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کیسی تربیت فرمائی اگرچہ اسلامی بہنوں کو سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن اِمامُ الزّاھِدین، سیّدُ

اَلْمَحْبُوبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زُہد کی تعلیم دیتے ہوئے اس سے منع فرما دیا۔ یاد رہے! اولاد کی صحیح دینی تربیت کرنا، انہیں علمِ دین کی لازوال نعمت سے بہرہ وَر کرنا اور اچھے اَخلاق سکھانا **والِدَین کی ذمہ داری** ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولانا شاہ **اِمام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''**مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَادِ فِیْ حُقُوْقِ الْاَوْلَادِ**'' میں والِدَین پر اولاد کے حُقوق بَیان کرتے ہوئے ایک حق یہ بھی بَیان فرماتے ہیں کہ (والِدین اپنی اولاد کو) علمِ دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، تَوَکُّل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تَوَاضُع، امانت، صِدْق، عدل، حیا، سلامتِ صدْر و لِسان وغیرہا (دل وزبان اور دیگر اعضاء کی سلامتی کی) خوبیوں کے فضائل (پڑھائے نیز)، حِرص وطمع، حُبِّ دُنیا (دنیا کی محبت)، حُبِّ جاہ، رِیا، عُجب، تَکَبُّر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔

اور خاص بچیوں کے حُقوق بَیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **9** برس کی عمر سے (والد بیٹیوں کو) نہ اپنے پاس سُلائے نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے، اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور ان نازُک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے، بلکہ ہنگاموں میں جانے کی

مطلق بندش کرے (یعنی فنکشنوں میں جانے سے بالکل روک دے)، گھر کو ان پر زِنداں (قید خانہ کی طرح) کردے، بالا خانوں (چھتوں) پر نہ رہنے دے، جب کُفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے، زنہار......! زنہار......! کسی فاسِق فاجِر خصوصاً بدمذہب کے نِکاح میں نہ دے۔ (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد فِیْ حُقُوْقِ الْاَوْلَاد، ص ۲۱۔۲۸، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اولاد کے چند حُقوق مُلاحَظہ فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو ''زہد'' کی تعلیم دینا بھی والِدین پر اولاد کے حقوق میں سے ہے، اولاد کے حُقوق کے بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ سیِّدی اعلیٰ حضرت **اِمام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے **32** صَفْحات پر مشتمل رِسالے **''اولاد کے حُقوق''** کا مُطالعہ فرمائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! معلومات کا عظیم خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُزَیَّن گھر میں داخِل ہونا نبی کے شایانِ شان نہیں

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا سفینہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے

ہیں کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا مہمان ہوا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا تو جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بولیں کہ کاش! ہم رسولِ خدا، احمدِ مُجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہمارے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے، چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلایا گیا۔ نَبِیُّ الْحَرَمَیْن، امامُ الْقِبْلَتَیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں ہاتھ دروازے کی چوکھٹوں پر رکھے، گھر کے ایک گوشہ میں پردہ دیکھا، چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے گئے جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے گئی، عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! کس چیز نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو واپس کیا؟ فرمایا: **''میرے لئے یا نبی کے لئے یہ مُناسب نہیں کہ مزیَّن گھر میں داخل ہو۔''** (مشکٰوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب الولیمۃ، ج ۱، ص ۵۹۱، الحدیث ۳۲۲۱)

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان

صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ذکر کردہ حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: **بعض عُلَماء نے فرمایا کہ یہ پردہ نقشین** (یعنی نقش ونگار والا) **تھا اور اس پر جانداروں کی تصاویر تھیں، اس لئے حُضورِ انور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **وہاں تشریف نہ لائے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر دعوت میں کوئی ممنوع کام ہو تو نہ جائے، مگر یہ غَلَط ہے اگر ناجائز پردہ ہوتا تو سرکارِ عالی** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **منع فرماتے بلکہ دستِ اَقدس سے پھاڑ دیتے، پردہ سادہ تھا، جائز تھا مگر دنیاوی تَکَلُّف اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اہلِ نُبُوَّت کے لائق نہ تھی اس لئے منع تو نہ فرمایا عملاً ناپسندیدگی کا اِظہار فرما دیا تاکہ آیندہ جنابِ زہرا** (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) **اپنا گھر نیک اَعمال سے ہی آراستہ رکھیں زینتِ دنیا نقصانِ آخرت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔**

(مرأۃ المناجیح،کتاب النکاح،باب الولیمہ ،ج۵، ص۷۸)

کنگن صدقہ کر دئیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب آیئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی شہزادی حضرت **سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت کا ذہن دینے کا ایک اور واقعہ مُلاحظہ فرمایئے ، چُنانچہ ایک بار مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سالار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم سفر سے واپس تشریف لائے تو خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ ہے اور ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہن رکھے ہیں (یہ دیکھ کر) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے گئے حضرت سیِّدُنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئے تو آپ رو رہی تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واپس چلے جانے کی اِطّلاع دی تو حضرتِ سیِّدُنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: پردے اور کنگنوں کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے گئے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پردہ پھاڑ دیا اور کنگن اُتار کر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کی خدمت میں بھیج دیئے اور عرض کیا: ''**میں نے ان کو صدقہ کر دیا، آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **جہاں مُناسب سمجھیں خرچ فرما دیں۔**''

سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجسَّم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جاؤ! اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اہلِ صُفّہ کو دے دو۔ چُنانچہ دونوں کنگن اڑھائی درہم میں فروخت ہوئے اور اَصحابِ صُفّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ پر صدقہ کر دیئے گئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے (گھر) تشریف لائے اور فرمایا: تیرا باپ

تجھ پر قربان! تو نے اچھا کیا۔(قُوتُ الْقُلُوب،الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین...الخ، ج ۱، ص ۴۳۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ!سیِّدہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناگواری سے کس قدر اِجتناب کی کوشش فرماتی تھیں کہ محض اس وجہ سے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اندر تشریف نہ لانے کی وجہ یہ پردہ اور کنگن ہے، پردے کو پھاڑ دیا اور کنگن صدقہ کر دیئے۔ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ سیّدہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صدقے ہمیں بھی رسولِ خدا، احمدِ مُجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایسا سچا عاشق بنائے کہ حرام وناجائز بلکہ خلافِ سنّت کاموں سے اِجتناب کرتے ہوئے نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر سنّت کو دیوانہ وار اپنانے کی سعادت نصیب ہوجائے۔ اٰمین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ رِوایت پردے کا حکم آنے سے پہلے کی ہے اسی وجہ سے حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آنے کا ذکر ہے۔ پھر جب اللّٰہ تبارَکَ وَتَعَالٰی نے پردے کا حکم نازل فرمادیا تو اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کیا کیفیت تھی آیئے! مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ ایک مرتبہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں

کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِستِفسار فرمایا: اے بیٹی! عورت کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواباً عرض کی: ''نہ وہ کسی (اجنبی) مرد کو دیکھے اور نہ کوئی (اجنبی) مرد اسے دیکھے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سینے سے لگالیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

ذُرِّیَّۃًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍؕ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے۔

(ایضاً، الفصل الخامس والاربعون فیہ ذکر التزویج وترکہ...الخ، ج۲، ص۴۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 33، پرورد گارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ پردے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیمُ الدّین** مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اگلی جاہلیَّت سے مُراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں،

اپنی زینت ومَحاسِن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضاء اچّھی طرح نہ ڈھکیں۔ (تفسیرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پ ۲۲ اَلْاَحْزاب، تحت الایہ:۳۳، ص ۷۸۰)

افسوس، صد کروڑ افسوس! موجودہ دَور میں بھی وہی زمانۂ جاہِلیَّت والی بے پردَگی پائی جارہی ہے، یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضَروری تھا وَیسا ہی اب بھی ہے بلکہ اب تو حالت یہ ہے عورتیں بازاروں، کمپنی، باغوں، تفریح گاہوں اور سنیما گھروں میں گھومتی پھرتی ہیں، سکولز وکالجز میں لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ مرد وعورت وغیرہ مل کر ٹینس، ہاکی وغیرہ کھیل کھیلتے ہیں۔ یاد رہے! عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا، گھومنا پھرنا، غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے، رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: عورت چھپانے کے لائق ہے (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات، ص ۳۰٤، الحدیث۱۱۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدھا راستہ مل گیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بدعقیدگی سے بچنے اور گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لئے تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کا مدَنی کام بھی کرتی رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس مدَنی ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدَنی انقلاب برپا ہوگیا، اس ضِمن میں ایک مدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارا خاندان عقائد کے اِعتِبار سے مختلف خانوں میں بٹا ہوا تھا، میں شدید پریشان تھی کہ نہ جانے کون سے لوگ صحیح راستے پر ہیں! میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعائیں کیا کرتی کہ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجھے سیدھا راستہ مل گیا اور اس کی صورت یوں بنی کہ ایک دن چند اسلامی بہنوں نے مجھے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوئی وہاں ایک مُبلِّغہ اسلامی بہن نے **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر بیان کیا، بیان سن کر میں خوفِ خدا سے کانپ اُٹھی، رقّت انگیز دعا، صلوٰۃ

وسلام اور اِسلامی بہنوں کی اپنائیت بھری ملاقاتوں نے مزید بہت متأثّر کیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے مذہب مُہذّب اہلسنّت کی صداقت پر یقین کی دولت کے ساتھ ساتھ مجھے نمازِ پنجگانہ اور رمضانُ المُبارَک کے روزوں کی پابندی بھی نصیب** ہوئی، یوں میں دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کی بَرَکتوں کو سمیٹتی سمیٹتی تادمِ تحریر تحصیل ذمّہ دارہ کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔ (اسلامی بھنوں کی نماز، ص۲۷۷)

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں

یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے سُنّی ہوں مسلمان مگر ہوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

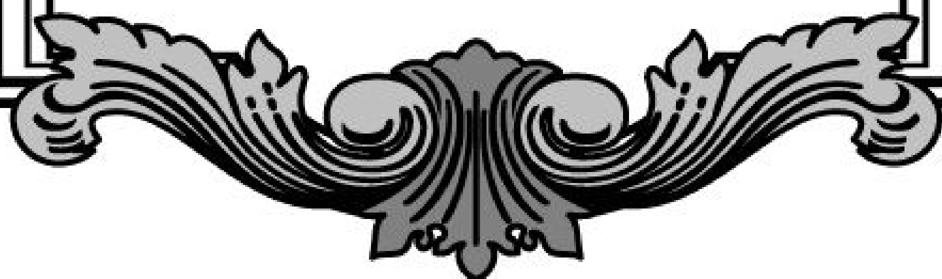
سلام کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے **سلام** کرنا سنّت ہے۔ ﴿2﴾ بہارِ شریعت، حصّہ 16، صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزئیے کا خُلاصہ ہے: ''**سلام** کرتے وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اِن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں۔'' ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک

کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِثواب ہے۔(سُنَنِ ابی داوٗد،ص ۸۱۰، الحدیث ۵۲۰۰،مفهومًا) ﴿4﴾ سلام میں پہل کرنا **سنّت** ہے۔(المرجَعُ السّابِق، الحدیث ۵۱۹۷) ﴿5﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے۔(المَرجَعُ السّابِق) ﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔جیسا کہ میرے مکّی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمَان، ج۶، ص۴۳۳، الحدیث۸۷۸۶) ﴿7﴾ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمَان، ج۶، ص۲۵۳، الحدیث۸۰۵۲) ﴿8﴾ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ (المُعْجَمُ الکَبِیر، ج۳، ص۴۳۳، الحدیث ۵۴۲۹) ﴿9﴾ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ ﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا **واجِب** ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ۱۶، ص۱۰۳تا ۱۰۷) ﴿11﴾ سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔سَلا۔مُ۔عَلَے۔کُمْ) وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔عَ۔لَیکُ۔مُسْ۔سَلام)۔



وِصالِ رسول پر خاتونِ جنّت کی کیفیّت



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وصالِ رسول پر خاتونِ جنّت کی کیفیّت

دُرُود شریف کی فضیلت

خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِراجُ السّالِکین، مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمِیْن، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں (کے نام) لکھتے ہیں۔ (کَنْزُ الْعُمّال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی آداب الصلاۃ علیہ وعلیٰ آلہ، ج ۱، الجزء الاول، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبی کی غیبی خبر

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا تشریف لائیں، ان کا چلنا

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چال کے مشابہ تھا، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میری بیٹی کو مرحبا! پھر انہیں دائیں یا بائیں بٹھایا، پھر ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے پوچھا: تم کیوں روئی؟ پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کے کان میں ایک اور بات کہی، تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: آپ میں غم سے زیادہ خوشی میں نے آج سے پہلے نہیں دیکھی، پھر میں نے حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا؟ تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز ظاہر نہیں کرسکتی۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات ہوگئی (سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دوبارہ دریافت کرنے پر) حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی مرتبہ میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہر سال ایک مرتبہ قرآنِ پاک کا مجھ سے دَور کرتے (یعنی دونوں ایک دوسرے کو قرآنِ پاک سناتے) تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دَور کیا ہے، لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ یہ سن کر میں فَرطِ غم سے رو پڑی، پھر فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم اہلِ جنّت کی عورتوں کی سردار ہو؟ یہ سن کر میں مسکرا پڑی۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ص٩٢٠، حدیث ٣٦٢٣، ٣٦٢٤)

جن کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلّی سے غمزدہ روتے ہوئے ہنسنے لگتے اور اپنے غموں کو بھول جاتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمہ وقت مسکرانے کی عادت وخصلت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک سے چند مدَنی پھول چننے کو ملے۔ پہلا مدَنی پھول یہ ہے کہ حضورنبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی بیٹی سے کس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی آمد پر فرمایا: **"میری بیٹی کو مرحبا!"** اور پھر ان کو اپنے پاس بٹھایا۔ یقیناً بیٹی اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے۔ بعض نادان بیٹی کو اچھا نہیں سمجھتے، بیٹوں کی پیدائش پر تو خوب خوشیاں مناتے ہیں مگر بیٹیوں کی پیدائش پر خوش نہیں ہوتے۔ یاد رکھئے! اسلام ایسے مذموم خیالات کی اجازت نہیں دیتا۔ اَحادیثِ مبارکہ میں بیٹی کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں، چُنانچہ

بیٹی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرامینِ مصطفٰے

﴿1﴾...... جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو

بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: ''اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک ناتواں وکمزور جان ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، اس ناتواں جان کی پرورش کرنے والا قیامت تک مدد کیا جائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ج۸، ص۲۸۵، حدیث۱۳۴۸۴)

﴿2﴾...... جو بیٹیوں کے ذریعے (آزمائش میں) مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنّم سے روک بن جائیں گی۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب فضل الاحسان الی البنات، ص۱۴۱۴، حدیث۲۶۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارَک سے جو دوسرا مدَنی پھول ہمیں چُننے کو ملتا ہے وہ ہے **راز کو پوشیدہ رکھنا** کہ حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز ظاہر نہیں کرسکتی۔ آج ہم میں سے بعض ایسی نادان بھی ہیں جو دوسروں کے رازوں کو ظاہر کرتی اور عیبوں کو اُچھالتی ہیں۔ یاد رہے! مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے رازوں کو پوشیدہ رکھے۔ اور راز کو پوشیدہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بڑی تاکید فرمائی ہے، چُنانچہ

راز چھپانے کے متعلِّق 2 احادیثِ مُبارَکہ

(۱)......مؤمن جب اپنے بھائی کا کوئی راز دیکھتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔(المعجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ج۱، ص۴۰۴، حدیث۱۴۸۰)

(۲)......حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ امیر معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْـہ سے ارشاد فرمایا: ''بے شک تم اگر لوگوں کے رازوں کو تلاش کرو گے تو تم ان کو خراب کردو گے یا ان کو خراب کرنے کے قریب کردو گے۔'' (سنن ابی داوٗد،کتاب الادب،باب فی النھی عن التجسس،حدیث۴۸۸۸،ص۷۶۶)

میرے آقا سرِ محشر مرا پردہ رکھنا

راز عیبوں کا مرے فاش ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ص۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارَک سے ہمیں یہ مدَنی پھول بھی چُننے کو ملا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے رسول مقبول، گلشنِ آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب بھی عطا فرمایا ہے۔ جبھی تو جان لیا کہ میرے وصال کا وقت قریب آگیا ہے اور یہ بھی بتادیا کہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی۔ اور بعد میں یہ بات اسی طرح ثابت بھی

ہوئی۔اور علمِ غیب کا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ پاک میں واضح ارشاد فرمادیا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر 24 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ (پ ۳۰، التکویر: ۲٤)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب ہو اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اس سے مطَّلع فرماتے ہوں۔

ایک حدیثِ مبارک بھی مُلاحظہ فرمالیجئے، چُنانچِہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم پر ہماری اُمّت پیش فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں، مٹّی میں جس طرح کہ حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتادیا گیا کون ہم پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہنس کر کہنے لگے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مؤمن کی خبر ہوگئی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے۔ یہ خبر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے علم میں طعن کرتے ہیں، اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تم کو خبر دیں گے۔

(تَفْسِیْرُ الْبَغْوِی، پ ٤ آل عمران تحت الآیۃ: ۱۷۹، ج ۱، ص ٤٥٤)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں طعنے کرنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت تک کے واقعات سارے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔

(جَآءَ الْحَق، ص ۶۳)

تم مکینِ لامکاں ہو، اور حق کے راز داں ہو ۔۔۔ اِذنِ ربّ سے غیب داں ہو، کیا ہے جو تم سے نہاں ہو

یا نبی سلام علیك یا رسول سلام علیك ۔۔۔ یا حبیب سلام علیك صلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْك

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوبِ ربِّ ذوالجلال کا ظاہری وِصال

حضرتِ جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فرماتے ہیں: ایک دن رسولِ اَکرم، نبیِّ مکرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم دیا سب کو نماز کے لئے بلاؤ، چنانچہ مہاجرین وانصار رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد شریف میں جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کی، پھر ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ (اُسے سن کر) دل ڈر گئے اور آنکھوں سے سَیلِ اَشکِ رَواں ہو گیا: پھر ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم نے مجھے کیسا

نبی پایا؟" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہترین نبی ہیں، ہم پر باپ کی طرح لُطف وکرَم فرمانے والے، بھائی کی طرح ناصح اور شفیق ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیغامات پہنچادیئے، اور ہم تک اس کی وحی پہنچادی اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے بہتر وافضل جزا عطا فرمائے جو جزا وہ کسی نبی کو اس کی اُمَّت کی طرف سے دیتا ہے۔ حضورنبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلہ لے لے۔ کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ قسم دی، پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا۔ تیسری بار ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے قیامت کے دن قِصاص (قِ۔صَا۔ص) سے پہلے اپنا قصاص لے لے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ میں سے ایک بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پہنچ کر عرض گزار ہوئے: میرے ماں

باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ بار بار قسم نہ دیتے تو ان میں سے کسی چیز پر اقدام کی جرأت نہ ہوتی۔ ایک غزوے میں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں فتح دی اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی، ہم واپس لوٹ رہے تھے کہ میری اُونٹنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُونٹنی کے قریب ہوگئی۔ میں نیچے اُترا تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پنڈلی مبارک کو چُوم کر برکتیں حاصل کروں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شاخ اٹھا کر میرے پہلو میں ماردی، میں نہیں جانتا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جان بوجھ کر ماری یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹنی کو مارنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں لاتا ہوں اس بات سے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں قصداً مارے۔ اے بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! حضرتِ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر جاؤ اور پتلی لمبی شاخ لے کر آؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے سر پر ہاتھ رکھے پریشانی کے عالَم میں کہتے جارہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی جان کا قِصاص دیں گے! حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پہنچ کر دروازہ بجایا اور عرض کی: اے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! مجھے پتلی لمبی شاخ دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے

فرمایا۔اے بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میرے والدِ محترم نے شاخ کیا کرنی ہے؟ نہ تو آج حج کا دن ہے اور نہ ہی کسی غزوے کا! عرض کی: اے سیِّدہ فاطمۃ الزّہراء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! آپ اس معاملے سے غافل نہ رہئے جس میں آپ کے والد ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دین کو (تکمیل کے بعد) الوداع فرمانے والے اور یہ دنیا چھوڑ کر جانے والے ہیں اور اپنی جان کا قِصاص دینا چاہتے ہیں۔فرمایا: اے بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! کس کے دل نے یہ بات گوارا کرلی کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قصاص لے۔اے بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! تم حسن و حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کو اس شخص کے پاس لے جاؤ، وہ ان دونوں سے قصاص لے لے۔حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (شاخ لے کر) مسجد میں (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوئے، حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے شاخ لے کر حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پکڑا دی۔ حضرتِ ابوبکر و عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اے عکاشہ! ہم تیرے سامنے کھڑے ہیں، ہم سے قصاص لے لو اور رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہ لو۔حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اے ابوبکر و عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)! ٹھہرو، اللّٰہ تعالیٰ تمہارا مقام و مرتبہ جانتا ہے۔حضرتِ سیِّدُنا علی ابن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔اے عکاشہ! میں ابھی زندہ ہوں، میرا دل کیسے گوارا کرے گا کہ میرے

ہوتے تم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قصاص لو! دیکھو! یہ رہی میری پیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ، مجھ سے قصاص لو اور مجھے 100 کوڑے مار لو مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ مت لو۔ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! تم بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا مقام اور تمہاری نیّت جانتا ہے۔ اب حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عکاشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کیا آپ جانتے نہیں کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں؟ ہم سے قصاص لینا ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قصاص لینا۔ حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تم دونوں بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں تمہارا یہ مقام نہ بھلائے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عکاشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! اگر تم مارنا چاہتے ہو تو مار لو۔ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ نے مجھے مارا تھا تب میرے پیٹ پر کچھ نہ تھا، حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بطنِ اَقدس سے کپڑا اٹھا دیا، یہ دیکھ کر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے رونے کی آواز بلند ہوگئی اور کہنے لگے: کیا عکاشہ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لیتے ہوئے دیکھنا گوارا کرلو گے؟ جب حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بطنِ اَنور کی پُرنور سفیدی دیکھی تو

بے تابانہ جسمِ اَقدس سے لپٹ گئے اور عالَمِ بے خُودی میں بوسے لینے لگے اور عرض گزار ہوئے، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قصاص لینے کی ہمت کس میں ہے؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مجھ سے قصاص لے لو یا مجھے معاف کردو۔ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنا حق معاف کیا اس امید پر کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے بھی معاف فرمائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جنّت میں میرے پڑوسی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شیخ کی طرف دیکھ لے، یہ سنتے ہی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کھڑے ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسے دیتے ہوئے کہنے لگے: (اے عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ!) تمہیں مبارک ہو، تم بلند درجات اور جنّت میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت پا گئے۔

اسی دن سے حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علیل ہو گئے اور 18 دن تک علیل رہے (اور مرض کو برکتیں لینے کی سعادت عطا فرماتے رہے) اس دوران صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے، اتوار کے دن مرض نے شدّت اختیار کی، پھر پیر کے دن مرض نے اور شدّت اختیار کی اللہ تعالٰی نے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ارشاد فرمایا: میرے حبیب

میرے صفی کی بارگاہ میں حاضری دو، ان کے پاس بڑی پیاری صورت میں جانا اور ان کی روح قبض کرنے میں نرمی کرنا۔ حضرتِ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک اعرابی کی صورت میں دروازۂ مقدسہ پر کھڑے ہو کر سلام کیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا، اے فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! تم اس شخص کو جواب دو۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیرے آنے کا تجھے اَجر دے، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طبیعت ٹھیک نہیں حضرتِ عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر اجازت طلب کی تو یہی جواب ملا۔ تیسری مرتبہ دروازہ بجا کر فرمایا میرا اندر آنا ضروری ہے۔ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سنی تو پوچھا: دروازے پر کون ہے؟ حضرت سیِّدہ فاطمۃ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ایک شخص بار بار اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، تیسری مرتبہ جب میں نے اس کی آواز سنی تو میرے رُونگٹے (یعنی جسم کے بال) کھڑے ہو گئے اور اَعضا کانپنے لگ گئے۔ ارشاد فرمایا: اے فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تم جانتی ہو، دروازے پر کون ہے؟ یہ لذتوں کو ختم کرنے والا، جماعتوں میں جدائی ڈالنے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران کرنے والا، قبروں کو آباد کرنے والا ہے یہ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ ”اے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام! اندر

آجاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔ حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ! تم میری زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہو یا رُوح قبض کرنے کے لئے؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور رُوحِ مبارک کو لے جانے کا بھی حکم ہوا ہے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت کے بغیر بارگاہ میں حاضری نہ دوں نہ ہی بغیر اجازت رُوحِ مبارک قبض کروں، اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو ٹھیک ورنہ میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: میرے محبوب جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو کہاں چھوڑ آئے۔ عرض کی: وہ آسمانِ دنیا پر ہیں اور فِرِشتے ان سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعزیت کررہے ہیں۔ ناگاہ (فوراً) حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئے اور سرِ اَنور کے پاس بیٹھ گئے۔ حضورِ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! یہ دُنیا سے کُوچ کا وقت ہے جو کچھ میرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے مجھے اس کی بشارت دو۔ عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ خوش ہو جائیں، میں آسمانوں کے دروازے کھلے چھوڑ آیا ہوں، فِرِشتے صف در صف، دست بستہ، سلامتی کی دعائیں کرتے، خوشبو میں بسے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک

کے اِستقبال کی خاطر منتظر کھڑے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے جبریل عَلَیْہِ السَّلام! مجھے اور خوشخبری دو۔ عرض کی: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جنتوں کے دروازے کھلے ہیں، اس کی نہریں جاری ہیں، اس کے درخت پھلوں سے لدے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روحِ مبارک کے استقبال کے لئے حوریں آراستہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے جبریل عَلَیْہِ السَّلام! مجھے اور خوشی کی خبر سناؤ۔ عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلام مزید عرض گزار ہوئے: اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمام انبیائے کرام اور امتوں پر جنّت حرام کردی ہے یہاں تک کہ آپ اور آپ کی اُمّت اس میں داخل ہوجائے۔ (یہ سن کر) فرمایا: اب میرا دل خوش ہوگیا ہے لہٰذا اے مَلَكُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام! جس کا تمہیں حکم ہوا وہ کرو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل کون دے، کن کپڑوں میں کفن دیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نماز کون پڑھے

اور قبر میں کون داخل کرے؟ فرمایا: اے علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ مجھے غسل دینا اور فضل بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پانی ڈالیں اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے ساتھ ہوں گے۔ جب تم میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جنّتی خوشبو لائیں گے۔ جب تم مجھے چارپائی پر لٹا دو تو مجھے مسجد میں رکھ کر چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے میرا ربّ فَوقَ العرش سے (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) مجھ پر دُرود بھیجے گا پھر جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پھر میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر دیگر ملائکہ عَلَیْہِمُ السَّلَام گروہ در گروہ، اس کے بعد تم صف در صف کھڑے ہونا اور مجھ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھے۔ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: بابا جان! آج جدائی کا دن ہے تو میری آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! تم مجھے قیامت کے روز حوض کے پاس ملنا جہاں میں اپنے امتیوں میں سے حوض پر آنے والوں کو پانی پلا رہا ہوں گا۔ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں وہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ کرسکوں تو؟ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میزان کے پاس مجھے ملنا میں اپنے اُمّتیوں کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ عرض کی: اگر وہاں نہ پاؤں تو کہاں ملوں؟ ارشاد فرمایا: تم پُل صراط کے پاس مجھے مل لینا میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور یہ صدا بلند کر رہا ہوں گا، ''رَبِّیْ سَلِّمْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّار یعنی اے

میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت کو آگ سے سلامتی کے ساتھ گزار دے۔"

اس کے بعد مَلَكُ الْمَوت عَلَيْهِ السَّلَام نے رُوح قبض کرنی شروع کی، جب رُوح ناف تک پہنچی تو حضورنبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہائے! کیسی سختی کا وقت ہے۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بے تابانہ پکارا: ہائے! میرے بابا جان کی تکلیف! جب رُوحِ مبارَک مقدَّس بطن سے جدا ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وصِیَّت کے مطابق عمل کیا گیا اور حضرات ابوبکر صِدِّیق، علیُّ المرتضٰی اور عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے قبرِ انور میں اُتارا اور تدفین کر دی، جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: اے ابوالحسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! تم لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دفن کر دیا؟ فرمایا: ہاں۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: تمہارے دلوں نے کس طرح گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی ڈالو؟ کیا تمہارے سینوں میں حضورنبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے رحم نہ تھا؟ کیا وہ بھلائی کی باتیں سکھانے والے نہ تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیوں نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ٹالا نہیں جا سکتا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا

فَاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روتے ہوئے فرمانے لگیں: ہائے بابا جان! اب جبریل کبھی نہیں آئیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، باب الحاء، بقية اخبار حسن بن علی رضی اللّٰہ عنہ، ج۲، ص ۱۹۱، الحدیث ۲۶۱۰، ملخصاً وملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ کیسا رِقَّت انگیز منظر ہوگا جب سیِّدِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے تشریف لے گئے ہوں گے! صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا ہوگا اور حضرتِ سیِّدہ فَاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قلبی کیفیت کیا ہوگی؟ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جدائی سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا دل رنج و غم سے گھائل ہوا ہوگا!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حقوق العباد کے بارے میں کس قدر محتاط تھے۔ گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود فرمایا کہ **''اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلہ لے لے''** اس فرمانِ عالیشان میں ہمارے لئے درس و نصیحت کے کتنے مدنی پھول ہیں۔ ہم غور کریں کہ ہماری حالت کیا ہے؟ اور ہم لوگوں کے کتنے حقوق

پامال کرتے ہیں؟ ہمارے اَسلافِ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عادتِ مبارَکہ تھی کہ وہ حقوق العباد سے بہت ڈرتے تھے خواہ معمولی سی چیز مثلاً کسی کا خلال (دانت کریدنے کا تنکا) یا سوئی ہی ہو تو اس سے بھی ڈرتے تھے۔ خصوصاً جب اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ فرماتے تو خوفِ خدا کے سبب بے قرار ہو جاتے کہ ہمارے پاس تو کوئی ایسی نیکی نہیں جسے مخالف کو اس کے حق کے بدلے قیامت کے دن دے کر راضی کیا جائے۔ بسا اَوقات کسی ایک ہی بے انصافی کے عوض ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہو گا۔

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق کی اَہَمِّیَّت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم، نازک اور اس میں کوتاہی سخت تشویشناک ہے۔ بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (یعنی اللّٰہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے اگر وہ اپنے فضل و کرم سے چاہے گا تو اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرما دے گا مگر بندوں کے حقوق کو اس وقت تک معاف نہ فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو نہ معاف کر دیں۔ لہٰذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کرا لینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

حُقُوقُ الْعِباد کی معافی کا طریقہ

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حُقوق العباد کی معافی کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حقوق العباد معاف ہونے کی دو صورتیں ہیں: (۱)...... جو قابل ادا ہے ادا کرنا ورنہ ان سے معافی چاہنا۔ (۲)......صاحبِ حق بلا معاوضہ لئے معاف کردے۔

اور بعض طُرُقِ جامعہ جن سے حُقوق اللہ وحقوق العباد باذنِ اللہ تعالیٰ سب معاف ہوجاتے ہیں مثلاً (جس سے اُس کا کوئی حق معاف کرانا ہے اس سے اس طرح کہے:) ”چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا جو گناہ ایک مرد دوسرے کا کرسکتا ہے جان مال عزت آبرو ہر شے کے متعلق اس میں سے جو تیرا میں نے گناہ کیا ہو سب مجھے معاف کردے۔“ (فتاویٰ رضویه (مُخَرَّجه)، ج ۲۴، ص ۳۷۴-۳۷۳، ملتقطاً)

مفلس کون......؟

حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: **”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟“** صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس کے پاس درہم ومتاع نہ ہو وہ مفلس ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے اور اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہو کسی کا مال کھایا ہو، کسی کا خون بہایا ہو، کسی کو مارا ہو (تو مُدّعی آجائیں اور عرض کریں کہ پروردگار! اس نے مجھے گالی دی، اس نے مجھے مارا، اس نے میرا مال کھایا، اس نے میرا خون کیا) تو اس کی نیکیاں ان مُدّعیوں کو دے دی جائیں گی اگر لوگوں کے حقوق جو اس پر ہیں ان کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (صحیح مُسلِم، کتاب البر والصلة والاداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۰۰، حدیث ۲۵۸۱)

یعنی حقیقت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے روز باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہونے کے پھر بھی وہ خالی کا خالی رہ جائے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اُنَیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخل نہ ہو اور نہ ہی وہ شخص جس پر کوئی ظلم ہوا ہو حتّٰی کہ میں اس (یعنی مظلوم) کے لئے اس (یعنی ظالم) سے قصاص لے لوں۔

(تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِّيْن، ومن اخلاقهم كثرة الخوف من الله...الخ، ص ۴۷)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''فضائلِ دُعا'' صَفْحہ 155 پر رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن

مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نقل فرماتے ہیں: سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں: بنی اسرائیل سات برس قَحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مُردوں اور بچوں کو کھانے لگے، ہمیشہ پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی واِنکساری کے ساتھ دُعا مانگتے اور روتے مگر رحمتِ الٰہی ان کے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی یہاں تک کہ ان کے پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم پر وحی ہوئی اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گُھٹنے گِھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبانیں دُعا کرتے کرتے گونگی ہوجائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حق واپس نہ کردیں۔ پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کیے، اسی دن مینہ برسا۔ (اِحیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی فی آداب الدعاء وفضلہ...الخ، ج ۱، ص ۴۰۶)

حُقوقُ العِباد کے حوالے سے "فکرِ مدینہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کبھی اس طرح اپنا مُحاسَبہ کیجئے کہ میری ذات سے کتنے ہی لوگوں کے شرعی حقوق وابستہ ہیں؟۔۔۔ مثلاً ماں، باپ، بچوں، بچوں کے ابو، منسوب، قرابت داروں، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مُرشِد، اُستاذ، شاگرد اور ماتحت لوگوں کے حقوق۔۔۔ لیکن افسوس! میں ان کے حقوق کَمَا حَقُّہٗ ادا کرنے میں ناکام رہی، میں سعادت مند بیٹی، شفیق ماں، مثالی بیوی، بے ضرر

پڑوسی، سچی مریدنی، کامیاب اُستانی، مثالی طالبہ اور بہترین ذمہ دارہ بننے میں کامیاب نہ ہوسکی۔

ان کے حقوق پورے کرنا تو ایک طرف رہا، میں نے تو ان میں سے کسی کو گالی بھی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال ناحق کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دی، کسی کو مارا پیٹا، کسی کا قرض دبا لیا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کی، کسی کا نام بگاڑا، کسی کی چیز بلا اجازت، باوجود اسے ناگوار گزرنے کے استعمال کی، کسی ماتحت کی حق تلفی کی اور باوجودِ قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نہ نکالا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

آہ صد آہ! میں نے جن لوگوں کے حقوق تلف کئے۔۔۔یا۔۔۔ان پر ظلم کیا، اگر قیامت کے دن ان سب نے میرے خلاف بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ کر ڈالا تو مجھے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ میری گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔ ہائے افسوس! میرے پاس تو پہلے ہی نیکیوں کا فُقدان (یعنی کمی) ہے اتنے سارے لوگوں کے حقوق کے بدلے میں دینے کے لئے نیکیاں کہاں سے لاؤں گی اور ان سب کے گناہوں کا بوجھ میں کس طرح برداشت کر پاؤں گی، آہ! میرا کیا بنے گا؟۔۔۔نہیں، نہیں، میں جلد از جلد اپنے بچنے کی کوئی صورت نکالوں گی، جس کے لئے میں ان سب سے اپنے حقوق معاف کر دینے کی درخواست کروں

گی، ان پر کئے گئے ظلم کا اِزالہ کروں گی، کسی نہ کسی طرح ان سب کو راضی کرلوں گی، تاکہ میدانِ محشر کے کَرب ناک (یعنی بے قراری کے) ماحول میں مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذرا سا کاغذ پَھٹنے پر معذرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس پُرفِتَن دَور میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں کہ جو حقوق العباد کا اس قدر خیال رکھتی ہیں کہ ان کے واقعات پڑھ یا سن کر دَورِ اَسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی ہے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **101** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"تعارُفِ امیرِ اہلسنّت"** صَفْحہ **70** پر ہے کہ دَورہ حدیث (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) کے ایک طالبِ علم کی فتاویٰ رَضَویہ شریف کی ایک جلد چند دن امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضَویہ شریف کی جلد مع رُقعہ جب واپس فرمائی تو طالبِ علم رُقعہ پڑھ کر شَشْدَر رہ گئے اور جذباتِ تأثُّر سے ان کی پلکیں بھیگ گئیں۔ (مضمون کچھ یوں تھا)

میرے میٹھے مَدَنی بیٹے زِیْدَ مَجْدُہٗ کی خدمت میں شکریہ بھرا سلام، آپ کے فتاویٰ رَضَویہ شریف سے مطلوبہ عبارات کے عِلاوہ بھی اِستِفادہ

کیا، خاص خاص کلمات وفقرات کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مجاز (یعنی بااختیار) نہ ہونے کے باعث مُجتَنِب (یعنی رُکا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اُوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بصد ندامت، معذرت خواہ ہوں، اُمّید ہے مُعافی کی خیرات سے مَحروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شَق ہوا ہے کہ غالِباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ عِلاوہ اَزِیں بھی جو حُقوق تلف ہوئے ہوں مُعاف فرما دیجئے۔ دَین ہو تو وصول کرلیجئے (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بنتی ہو تو لے لیجئے)۔ دُعائے مغفِرت سے نوازتے رہئے۔ وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صاحِبِ جود ونوال، شاہِ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال تو کیا ہوا گویا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر کوہِ غم والم ٹوٹ پڑا، چُنانچہ روایت میں آتا ہے کہ

فراقِ رسول پر بے چینی واضطِراب

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غمِ مصطفٰے کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہوگئی اپنے وصال سے قبل صرف ایک بار ہی مسکراتی

دیکھی گئیں۔(جذبُ القُلُوب (مترجم)، ص ۲۳۱)

آپ کے ہجر کا غم کاش رُلائے مجھ کو
خون روتا رہوں سرکار! رسولِ عَرَبی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت، ص ۳۲۵)

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا **رسولِ مقبول** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غم وجدائی کی مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی صحبت سے پریشان ہوکر تنہائی اختیار کرکے بَیْتُ الْحُزْن میں قیام پذیر ہوگئی تھیں۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّة (مترجم)، ج ۲، باب اول در ذکر اولاد کرام، ص ۶۲۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فِراق میں خلوت اِختیار کرلی۔گوشہ نشینی وتنہائی کی بھی کئی برکات ہیں، چُنانچہ فقیہِ اعظم ہند حضرت مولانا **مفتی محمد شریف الحق امجدی** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی خلوت کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب آدمی علائقِ دنیویہ سے الگ ہوکر ایک گوشے میں رہنا اختیار کرتا ہے تو ہزاروں لایعنی باتوں سے نجات پاجاتا ہے اور دل ایک طرف متوجہ ہوتا ہے اب آدمی اگر متوجہ الی اللہ ہے تو یہ قوی سے قوی تر ہوگی اس میں ثبات واستحکام ہوگا اس تعلق میں جتنی قوت اور استمرار ہوگا اسی قدر انوارِ الٰہی واَسرارِ الٰہی کا اِنکشاف ہوگا۔آدمی جب لوگوں سے اِختلاط رکھتا

ہے تو لامحالہ ہزاروں طرح کے مُعاملات درپیش ہوتے ہیں۔ کسی کی محبت، کسی سے عداوت، کسی سے لڑائی، کبھی کسی سے خوش، کبھی کسی سے ناراض، کبھی غم، کبھی فکرِ نان وخورش، لباس وسُکنٰی وغیرہ وغیرہ، خصوصاً مُتعلِّقین سے روابط اور ان روابط کے اَثرات دل پر پڑتے ہیں۔ جس سے دل کی توجُّہ بٹتی ہے پھر جذبات کی تکمیل کی خواہش اور اس خواہش کے لئے جدّ وجہد۔ اس میں معرکہ آرائیاں، ہیجانِ نفس کا باعث ہو سکتے ہیں اور پھر اس سے جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔

خلوَت میں جا کر آدمی خود بخود کتنے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسے ہر شخص جانتا ہے اور گناہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ تعلُّق میں کتنے حارِج ہیں یہ کسی سے مخفی (یعنی پوشیدہ) نہیں اس لئے خلوَت سے بڑھ کر گناہوں سے روکنے والی کوئی چیز نہیں۔ (**نُزهةُ القاری شرح صحیحُ البخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ج ۱، ص ۲۴۲**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ رسول پر خاتونِ جنّت کا غم واَلَم

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب رسول **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہوا تو حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (شدّتِ غم کے سبب) فرمانے لگیں۔ ہائے بابا جان! آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے بلاوے کو قبول کرلیا، ہائے بابا جان! جنّتُ الفردوس آپ کا مقام ہوگیا، ہائے بابا جان! ہم جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو تعزیت دیتے ہیں۔ (صَحِیْحُ ابْنُ حِبَّان، کتاب التاریخ، ذکر الخبر المدحض...الخ ص۱۷۶۵، حدیث۶۶۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نوحہ اور بے صبری میں فرق

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: سیِّدہ (فاطمہ) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہ الفاظ نہ تو نوحہ ہیں نہ بے صبری، بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فِراق پر بے چینی ہے جو بذاتِ خود عبادت ہے۔ نوحہ یہ ہے کہ میّت کے ایسے اَوصاف بیان کئے جاویں جو اس میں نہ ہوں اور پیٹا جاوے۔ بے صبری یہ ہے کہ ربّ تعالٰی کی شکایت کی جاوے۔ جنابِ سیِّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان دونوں سے محفوظ ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں:

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فِراقِ جنّت میں۔

﴿3,2﴾......حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خوفِ خدا میں ﴿4﴾......حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ

الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فِراقِ رسول میں اور ﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُ نا امام زَینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واقعہ کربلا کے بعد حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیاس یاد کر کے۔

جنابِ سیِّدہ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی تھیں:

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّہَا

صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیًا

ترجمہ: مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر روزِ روشن پر پڑتیں تو وہ شبِ تاریک بن جاتے۔(مِرْاٰۃُ المَناجِیْح شَرْح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الفضائل والشمائل، باب، ج۸، ص۲۹۱)

دن رات ہجرِ یار میں آہیں بھرا کروں

رویا کروں فِراق میں زار و قِطار میں

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت، ص۴۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ رسول پر خاتونِ جنّت کی قلبی کیفیّت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب محبوبِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کا وصال ہو گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دفن کر دیا گیا تو حضرتِ فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مزار پر حاضر ہوئیں، خاکِ اَقدس کی مٹھی بھری، آنکھوں پر لگائی، آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور زبانِ اَقدس، غمِ دِل کو ان الفاظ میں ڈھالنے لگی۔

(۱)......اس شخص پر کیا ملامت ہوسکتی ہے جس نے تُربتِ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سونگھا ہے کہ وہ رہتی دنیا تک قیمتی سے قیمتی خوشبوؤں کو نہ سونگھے۔ محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسدِ اَطہر سے خاکِ تُربت میں بسنے والی خوشبو اُس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوسری خوشبوؤں سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔

(۲)......مجھ پر مصائب وشدائد کی وہ سیاہ راتیں آن پڑی ہیں کہ ان کو دنوں پر ڈالا جاتا تو راتوں میں تبدیل ہوجاتے۔ (اَلْوَفَا بِاَحْوَالِ الْمُصْطَفٰے (مترجم)، ابواب وصال مصطفےٰ، چالیسواں باب بعد وصال حضرت فاطمہ کی کیفیت، ص ۸۳۱)

داغِ مُفارَقت تو ملا کاش! اب ایسا ہو
رویا کروں فِراق میں زار و قِطار میں

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت، ص ۴۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میّت پر رونا کیسا؟

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میّت پر آواز سے یا صرف آنسوؤں سے رونا جائز ہے بلکہ مردے کے بعض فضائل بیان کرنا بھی درست ہے جیسے حضرتِ سیِّدہ فاطمۃ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور پر روتے ہوئے فرمایا تھا: ابّا جان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں چلے گئے۔ اب وحی آنا بند ہوگئی وغیرہ۔ ہاں! اس پر سر یا سینہ کوٹنا، منہ پر تھپڑ لگانا، بال نوچنا، اس کے جھوٹے اَوصاف بیان کرنا جیسے ہائے میرے پہاڑ، ہائے! کالی گھوڑی کے سوار۔ یہ سب حرام ہے کہ نَوحہ میں داخل ہے۔ (مِراٰۃُ الْمَناجِیح شَرح مِشْکٰوۃُ الْمَصابِیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ج۲، ص۴۹۹)

نوحہ کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 854 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نَوحہ یعنی مَیِّت کے اَوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے یوہیں وَاوَیلا،

وَامُصِيبَتَا کہہ کے چلّانا۔

(بہارِ شریعت،کتاب الجنائز، تعزیت کا بیان، ج۱، حصہ ۴، ص ۸۵۴)

نوحہ کرنے کا عذاب

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: نوحہ کرنے والی عورت قیامت والے دن اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گی کہ اس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہوں گے اور اس پر خارش کا کُرتا اور لعنت کی چادر ہوگی وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھے چِیختے اور چلّاتے ہوئے کہے گی: ہائے بربادی۔ مالک عَلَيْهِ السَّلَام کہیں گے: اٰمِین (یعنی ایسا ہی ہو)۔ پھر اس (یعنی رونے پیٹنے) میں سے اس کا حصہ جہنم کی آگ ہوگی۔

(کنزالعمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۶۰، حدیث۴۲۴۴۷)

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **"اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے نَوحہ کرنے والی اور نَوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی۔"**

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف اللام، ج۶، ص۳۲، حدیث۱۷۰۵۸)

ایک سیّد زادے ارشاد فرماتے ہیں: "مَیں نے حضرتِ امام حَسَن

بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مَخزنِ جُودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں بھی مہاجرین کی عورتیں نَوحہ کرتی تھیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا! نہیں۔ پھر فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عورت روتی ہوئی بارگاہِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئی جس کا باپ، بیٹا اور بھائی جنگ میں شہید ہوگئے تھے، حضورنبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اِستِفسار فرمایا: ''تجھے کس مصیبت نے رُلایا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''میرے گھر کے تمام مرد فوت ہوگئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تُو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔'' اس نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب میرے لئے جنّت ہے تو مَیں آج کے بعد کبھی نہ روؤں گی۔'' (قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن مع الروض الفائق، الباب السادس فی عقوبۃ النائحۃ، ص۳۹۲)

سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ''وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں) جو اپنے منہ پر طمانچے مارے، گریبان چاک کرے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح وَاوَیلا مچائے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب، ص۳٦٦، حدیث۱۲۹٤)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳ الزمر: ۱۰) ترجمۂ کنزُ الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

بچے کی موت پر صبر کرنا

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت سے جس کا بچہ فوت ہوگیا تھا، اس طرح ارشاد فرمائے گا: ''اے میری بندی! مَیں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوحِ محفوظ میں کرچکا تھا اور جب مَیں نے اس کی رُوح قبض کی تو تیرے دل نے جَزع وفَزع نہ کی اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سُن! آج میری رضا وخوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے گھر یعنی جنّت میں اکٹھا کردیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم وملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔'' (قرة العیون ومفرح القلب المحزون مع الروض الفائق، الباب السادس فی عقوبة النائحة، ص۳۹۵)

جنت میں گھر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہوجاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (سب کچھ جاننے کے باوجود) فِرِشتوں سے اِستِفسار فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں!

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا ہے؟ فِرِشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میرا بندہ کیا کہہ رہا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری حمد کررہا تھا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ رہا تھا تو اللہ عَزَّوَجَل فرماتا ہے میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمد رکھو۔ (جمع الجوامع، قسم الأقوال، حرف الهمزة، ج۱، ص۲۴۹، حديث ۱۸۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی سے توبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے مدنی ماحول ضروری ہے ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچّھی صُحبت کے فقدان (یعنی کمی) کے سبب استِقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجایئے۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ماحول میں رَچنے بسنے کی برکت سے متعدّد اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک مدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچِہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدَنی ماحول سے وابَستہ

ہونے سے پہلے T.V. پر فلمیں ڈِرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نَماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یُوں میرے صبح وشام غفلت ومَعصِیت میں بسر ہورہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں خوابِ غفلت سے بیدار ہوگئی۔ ان بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نَمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردَگی سے پکّی توبہ کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی بُرقع میرے لباس کا حصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو پہلے گانے گنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! نعتِ مصطفٰے سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاوَرت کی خادِمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی سَعادت حاصل کررہی ہوں۔

(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۱)

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی! ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عُقبٰی میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ایسی اسلامی بہن جو

گناہوں کے دلدل میں پھنسی ہوئی تھی اس کو خوفِ خدا جیسی عظیم دولت مل گئی۔ بے پردگی سے توبہ کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ آپ بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیانات کی کیسٹیں خود بھی سنیں اور اپنے محارِم رشتہ داروں کو بھی تحفۃً پیش کریں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کی بھی دعوت دیتی رہیں کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ اجتماع میں شرکت کر کے قران وسنّت کی راہ پر آ گئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہو گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا مدَنی ذہن بنا لے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے **''مدَنی انعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے اپنے محارم کو، جن کی عُمر 22 سال یا اس سے زیادہ ہے، **''مدَنی قافلوں''** میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۱۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیل ڈالنے کے مَدَنی پھول

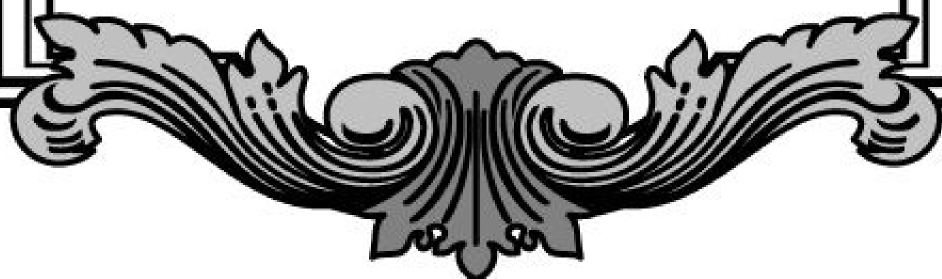
فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے'' (ابوداؤد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج٣ ص٦١٧) بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تَعَالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تَعَالٰی عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن ابی شَیبہ ج٦ ص١١٧) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ''جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے'' (اَلجامِعُ الصَّغِیر ص ٢٨ حدیث ٣٦٩) ''کَنْزُ الْعُمّال'' میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے۔ (کَنْزُ العُمّال ج٧ ص٤٦ رقم ١٨٢٩٥) (٧٦٢٩)



خاتونِ جنّت

کا

وِصالِ مُبارَک



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاتونِ جنّت کا وِصالِ مُبارَک

موتیوں کا تاج

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المَدینہ کی مَطْبُوعہ **308** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**اِسلامی بہنوں کی نماز**'' صَفْحہ **72** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دُرودِ پاک کی فضیلت نَقْل فرماتے ہیں: اِنْتِقال کے بعد حضرتِ سیِّدُنا ابوعبّاس احمد بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جنّتی لباس میں مَلْبُوس "شیراز" کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** عَزَّوَجَلَّ! میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا کہ **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت کر دی اور مجھے تاج پہنا کر داخِلِ جنّت فرمایا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علٰی رسولِ اللّٰہ، ص۱۲۳، ملخصاً)

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفاتِ سیِّدہ کی خبر

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ''**اَنْتِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لُحُوْقًا بِیْ** یعنی میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم (وفات پاکر) مجھ سے ملوگی۔'' (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء، ذکر النساء الصحابیات، فاطمۃ بنت رسول اللہ، ج۲، ص۵۰، حدیث۱۴۴۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر ارشاد فرمائی کہ ''میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔'' غیب کیا ہوتا ہے؟ آیئے! سنئے، چُنانچہ مفسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیب کے (لفظی) معنٰی غائب یعنی چُھپی ہوئی چیز۔ اصطلاح (مخصوص۔مرادی معنٰی) میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو کہ ظاہری باطنی حواس (محسوس کرنے کی قُوَّتوں) اور عقل سے چُھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ،

ناک، کان وغیرہ سے معلوم ہو سکے اور نہ غور وفکر سے عقل میں آسکے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج ۱، ص ۱۲۷)

مثلاً جنّت ہمارے لئے اس وقت غیب ہے کیونکہ اس کو ہم حوَاس (یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے معلوم ہی نہیں کر سکتے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ اللہ بن عُمر شیرازی بیضاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''غیب سے مراد پوشیدہ شے ہے کہ حس اس کا ادراک نہ کر سکے (حواسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے سے نہ جانا جاسکے) اور بداہتِ عقل اس کا تقاضا نہیں کرتی۔'' (تفسیرُ البَیْضاوِی، ج ۱، ص ۱۸۰)

ایمان افروز خواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے مکّی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک ایمان اَفروز خواب مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ ایک اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جو کچھ بتایا اس کا خُلاصہ یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجھے خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی سعادت ملی، ہمّت کر کے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو علمِ غیب

ہے؟ارشادفرمایا:ہاں! اس کے بعدسرکارِنامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آیتِ قرآنی سنائی،سرکارِمدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لَب ہائے مبارَکہ سے تلاوت،آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوش آوازی اورادائیگی حروف کا حُسنِ اُسلوب (یعنی حروف کی اپنے مخارج سے ادائیگی کی خوبصورتی) مرحبا!ایسی عمدہ اورشیریں آواز وقراءت میں نے کبھی نہیں سنی،آیتِ شریفہ میں بھول گیا ہوں،ہاں!اتنایاد پڑتا ہے کہ اُس کے آخر میں لفظ ''بِضَنِیْن'' تھااس پرامیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی آیت نمبر ڈبل بارہ (24) سنائی، ''وَمَاهُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾'' وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے،ہاں! ہاں!یہی آیتِ کریمہ تھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کو آیتِ کریمہ کا ترجمہ بتایااورفرمایا کہ یقیناً سرکارِدوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت وعنایت سے علمِ غیب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حِکایت سے کوئی اس وَسوَسے میں نہ پڑے کہ لوبھئی!خوابوں سے علمِ غیب ثابت کیا جارہا ہے۔حالانکہ غیرِ نبی کا دیکھا ہواخواب توحُجّت (یعنی دلیل) ہی نہیں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ واقعی ہرمسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا،مگر یہاں خواب سے نہیں،خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قرآنی آیت سے علمِ غیب کا

ثبوت پیش کیا جا رہا ہے اور وہ آیتِ کریمہ واقعی علمِ غیبِ مصطفٰے پر دال (یعنی دلیل) ہے۔لہٰذا ذکر کردہ آیت مع ترجمہ مُلاحظہ فرمایئے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

(پ ٣٠ التکویر: ٢٤)

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بتائے گا وہی جس کو علم ہو گا۔تو بلاشک وشُبہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی عنایت سے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علمِ غیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضا:

یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی شانِ عظمت نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پروردگار کا دیدار کیا،تو یوں اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل وکرم سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر وآشکار ہوگیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح نِہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَہ فاطِمَۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پہلے ہی غیبی خبر عطا فرمادی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ اب یہ مُلاحظہ فرمایئے کہ وصالِ مصطفٰی کے بعد خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کیفیت کیا تھی؟

غمِ مصطفٰی کا غلبہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غمِ مصطفٰی کا اِس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہوگئی! اپنے وِصال سے قبل صِرْف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ تشویش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ

عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَرَخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کو دکھایا۔ آپ بہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یِہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔ (جَذبُ القُلُوب (مُتَرجَم)، ص ۲۳۱)

چُو زَہرا باش از مخلوق رُو پوش
کہ دَر آغوش شبّیرے بہ بینی

یعنی حضرتِ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو، تا کہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا شبّیرِ نامدار، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ جیسی اَولاد دیکھو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کتنی اسلامی بہنیں پردہ کرتی ہیں۔ ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے۔ شرعی پردہ کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی ہے۔ کیا اَیسے حالات میں شَرعی پردہ ترک کر دیا جائے؟ نہیں، شَرعی پردہ ہرگز ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردَگی سخت گناہ۔ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ

ملے گا۔ منقول ہے: اَفۡضَلُ الۡعِبَادَاتِ اَحۡمَزُهَا یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔'' (کَشفُ الخِفاء، حرف الهمزة مع الفاء، ج ١، ص ١٤١، حدیث ٤٥٩)

شیخ الاسلام حافظ محیُ الدِّین ابوزکریا یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عبادت میں مشقّت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ (شَرۡحُ صَحِیۡحِ مُسۡلِم لِلنَّوَوِی، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام......الخ، ج ١، ص ٣٩٠)

نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: افضل عمل وہ ہے جس پر نفوس کو مجبور کیا جائے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، الشطر الاول، ج ٤، ص ٧٥)

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدۡہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: ''حشر میں وہ عمل وزن دار ہوگا جو دنیا میں دشوار محسوس ہوتا ہے۔''

(تَذۡکِرَۃُ الۡاَوۡلِیَاء (مترجم)، ص ٧٢)

ہاں! اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان ''نُورُالۡعِرفان'' صَفۡحَہ 772 پر فرماتے ہیں: ''جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری،

سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے، رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔'' (تفسیر نور العرفان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الایۃ: ۸۱، ص ۷۷۲)

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بعض اسلامی بہنیں یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ بس'' **ہمارے لئے دل کا پردہ کافی ہے**'' یہ کہنا درست نہیں، درست کیوں نہیں؟ آیئے! مُلاحظہ فرمایئے! **دعوتِ اِسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **397** صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' صفحہ **193** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قولِ بدتر از بَول میں اُن قُراٰنی آیاتِ مبارَکہ کے اِنکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حُکم دیا گیا ہے، مَثَلاً پارہ **22** سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر **33** میں فرمایا گیا، ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی۔ اِسی سورۂ مُبارَکہ کی آیت نمبر **59** میں ہے: ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورَتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں...... اِلَخ۔ سُوْرَۃُ النُّور کی آیت نمبر **31** میں

ہے: ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ...... اِلَـخ۔ جو جسم کے پردے کا مُطلَقاً انکار کرے اور کہے کہ ''**صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے**'' اُس کا ایمان جاتا رہا۔ شادی شُدہ تھی تو نِکاح بھی ٹوٹ گیا کسی کی مُرید تھی تو بیعَت بھی خَتم ہوئی اگر فرض حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا نیز گزشتہ زندگی کے تمام نیک اَعمال برباد ہو گئے۔ اپنے اس کُفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو اور شوہرِ اوّل ہی سے نئے سرے سے نِکاح کرے۔ (ہاں! اگر شوہرِ اوّل نکاح کرنا نہ چاہے تو کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے) اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامعِ شرائط پیر سے بیعَت ہو جائے۔ البتّہ اگر کوئی پردہ کی فرضیّت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نَوعِیّت (یعنی مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلُّق ضَروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کُفر نہیں۔

کفر سے توبہ نیز تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ **16** صَفحات کے مختصر رِسالے ''**28 کلماتِ کفر**'' سے دیکھ لیجئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حقیقت تو یہ ہے کہ ''ظاہر'' دل کا نُمائندہ ہے، دل اچّھا ہو گا تو اس کا اثر خارِج میں بھی ظاہر ہو گا لہٰذا پردہ وُہی کرے گی جس کا دل اچّھا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی طرف مائل ہو گا، چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت

فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطِن (یعنی دل) صاف ہونا چاہیے ظاہر کیسا ہی ہو مَحض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اِس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فتاوٰی رَضَوِیّہ، ج۲۲، ص۶۰۵)

اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دَیْوَر جیٹھ سے پردہ کرو اُن سے ہرگز بے تکلُّف مت بنو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلّاؤ گی

(وسائل بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنّت کی وَصِیّتیں

حضرتِ سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے وصال سے قبل دو وصیّتیں فرمائیں: (۱)...... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو وصیّت کی کہ میری وفات کے بعد آپ حضرتِ اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کرلیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وصیّت پر عمل کیا۔ یہ نکاح زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِہتمام سے ہوا۔ (اِکمال (مُتَرجَم) مع مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۷، مُلَخَّصاً)

(۲)...... جب میں دُنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دفن کریں تا کہ میرے جنازے پر نامحرم کی نظر نہ پڑے۔ (فتاوٰی رَضَوِیّہ، ج۹، ص۳۰۷)

خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل وَصِیّت فرمائی، وَصِیّت کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے کیا فضائل ہیں؟ آیئے! مُلاحظہ فرمایئے!

وصِیّت کسے کہتے ہیں؟

بہارِ شریعت میں ہے: وصِیّت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطورِ اِحسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(بہارِ شریعت، وصیت کا بیان، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۳۶)

وَصِیّت کی اَقسام

وَصِیّت چار قسم کی ہے: (1)......**واجبہ:** جیسے زکوٰۃ کی وَصِیّت اور کفّاراتِ واجبہ کی وصِیّت اور صدَقہ، صیام وصلوٰۃ کی وصِیّت (2)......**مباحہ:** وصیت اغنیا کے لئے (3)......**وصیت مکروہہ:** جیسے اہلِ فسق و(اہلِ) مَعْصِیَت کے لئے وصیت جب یہ گمان غالب ہو کہ وہ مالِ وصِیّت گناہ میں صرف کرے گا (4)......**مستحب:** اس کے علاوہ کے لئے وصیت مستحب ہے۔

(اَلدُّرُّ الْمُخْتَار ورَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الوصایا، ج۱۰، ص۳۵٤)

اس کو آپ اس طرح یاد رکھیں کہ جن حقوق کا ادا کرنا فرض ہے ان کے لئے وَصِیّت فرض ہو گی اور جن حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ان کے بارے میں وَصِیّت کرنا واجب ایسے معاملات جو مستحبات میں سے ہیں ان کی وصِیّت کرنا بھی

مستحب مباح کاموں کی وصیّت بھی مباح، مکروہ کاموں کی وصیّت مکروہ اور حرام کاموں کے لئے وَصِیّت کرنا حرام۔

وصِیّت باعثِ مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو اچھی وصیت پر مرا وہ دین کے راستے اور سنت پر مرا اور تقویٰ وشہادت کی موت مرا اور بخشا ہوا مرا۔'' (مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، ج ۱، ص ۵۶۷، الحدیث ۳۰۷۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: (اچھی وصیت سے مراد یہ ہے کہ) مرتے وقت اپنے مال کا کچھ حصہ فقرا پر یا کسی کارِ خیر میں لگانے کی وصیت کر گیا یا کسی دینی اِدارہ میں لگانے کی وصیت کر گیا۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نیک عمل بظاہر معمولی تر ہیں مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے دیکھو! بعدِ موت مال راہِ خدا میں خرچ کرنا معمولی کام ہے کہ وہ انسان اب مال سے بے نیاز ہو چکا مگر اس پر بھی اتنا بڑا ثواب ملا اور ایسے درجے کا مستحق ہوا۔ اسی لئے صوفیاء فرماتے ہیں کہ معمولی نیکی کو بھی ہلکا نہ جانو، کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچا لیتا ہے اور معمولی گناہ کر نہ لو کہ کبھی چھوٹی چنگاری

گھر جلا دیتی ہے۔خیال رہے کہ یہاں شہادت سے مراد حکمی شہادت ہے۔(مِرْاٰۃُ الْمَناجِیح شَرْح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیح،باب الوصایا ج ٤، ص ٣٨٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے وَصِیّت کے بارے میں سنا ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی نِیّت کرنی چاہئے۔ابھی تک جن کے جو حقوق ہمارے ذمہ ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور جو حقوق ادا کرنے میں وقت درکار ہے (ابھی نہیں ہوسکتے) اپنے مَحارِم میں سے کسی کو ان کی وَصِیّت فرمادیں۔اس کے متعلّق مزید رہنمائی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا مُرتَّب کردہ 16 صفحات پر مشتمل رِسالہ **"مدنی وصِیّت نامہ"** حاصل فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنی وصِیّتیں لکھنے میں بھی بہت مدد ملے گی۔اور وصِیّت کے تفصیلی اَحکام جاننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1197** صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد3، انیسویں حصے سے **"وصِیّت کا بیان"** کا مطالعہ فرمالیں۔

خاتونِ جنّت کو کس نے غُسل دیا؟

اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ **اِمام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس کی وضاحت کرتے ہوئے **"فتاویٰ**

رضویہ" (مُخَرَّجَہ یعنی مُ۔خَ۔رَ۔جَہ) جلد 9 میں اِرشاد فرماتے ہیں: وہ جو منقول ہوا کہ سَیِّدُ نا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ نے حضرت بتول زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کو غسل دیا:

اَوّلاً...... (پہلی بات تو یہ کہ) اس کی ایسی صحت ولیاقتِ حُجّیّت محلِّ نظر ہے (یعنی اس کے صحیح ہونے اور دلیل بننے کے لائق ہونے پر اعتراض ہے)۔

ثَانِیاً...... (دوسری یہ کہ ایک) دوسری رِوایت یوں ہے کہ اس جناب کو حضرت اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا، نبی صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دائی نے غسل دیا۔

ثَالِثاً...... (تیسری یہ کہ یہاں) بمعنی امرِ شائع (یعنی چونکہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے غسل دینے کا حکم فرمایا تھا اس وجہ سے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف ہی غسل دینے کی نسبت کردی گئی اور عربی کلام میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کام کرنے کی نسبت اس کام کا حکم دینے والے کی طرف کردی جاتی ہے جیسے) کہا جاتا ہے: بادشاہ نے فلاں قوم سے جنگ کی (حالانکہ بادشاہ خود ہتھیار لے کر جنگ نہیں کرتا بلکہ فوج کو جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے تو اس حکم دینے کی وجہ سے جنگ کرنے کی نسبت ہی بادشاہ کی طرف کردی جاتی ہے، اسی طرح) حدیث میں آیا: نبی صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اذان دی یعنی اذان کا حکم دیا۔

رَابِعاً...... (چوتھی یہ کہ) اِضافتِ فِعْل بسوئے مُسَبَّب غیرِ مُسْتَنْکَر اور حدیثِ علی ان وُجوہ پر محمول کرنے سے تعارُض مُرتَفِع یعنی (بعض دفعہ کسی کام کی نسبت اس کی طرف کردی جاتی ہے جو اس کام کے کرنے کا سبب ہوتا ہے اور یہ کوئی غیرِ معروف بات نہیں، خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کو غسل دیئے جانے کا سبب

چونکہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اس طور پر کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے انہیں غسل دیے جانے کا حکم فرمایا، یا آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے غسل کا سامان مُہَیّا فرمایا اس بِنا پر غسل دینے کی نسبت آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی طرف ہی کر دی گئی، چُنانچہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے غسل دینے کی روایتوں میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ) اُمِّ ایمن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے اپنے ہاتھوں سے نہلایا اور سیِّدُ نا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حکم دیا یا اَسبابِ غسل کو مُہَیّا فرمایا۔

خَامِساً...... (پانچویں یہ کہ) مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے لئے خصوصیّت تھی اَوروں کا قیاس ان پر رَوا (یعنی دُرُست) نہیں، ہمارے عُلَماء جو شوہر کو غسلِ زوجہ سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعدِ موت بسببِ اِنْعِدامِ مَحَل، مِلکِ نِکاح ختم ہوجاتی ہے (یعنی مرنے کے بعد چونکہ نِکاح کا مَحَل ہی ختم ہوگیا لہٰذا نِکاح بھی ختم ہوگیا اور جب نِکاح ختم ہوا) تو شوہر اجنبی ہوگیا۔

اسی لئے منقول ہوا کہ سیِّدُ نا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس (غسل دینے والے) اَمر پر اِعتراض کیا، حضرت مرتضٰی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) نے جواب ارشاد فرمایا: کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اِنَّ فَاطِمَۃَ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی فاطمہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہے۔''

تو دیکھو! اس خصوصِیَّت کی طرف اِشارہ فرمایا کہ یہ رشتہ مُنقَطِع (یعنی ختم) نہیں یہ جواب نہ فرمایا کہ شوہر کو اپنی عورت کا نہلانا رَوا ہے۔ اس سے اور بھی ثابت ہوا کہ صحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ) کے نزدیک صورتِ مذکورہ میں مذہب، عدمِ جواز تھا (یعنی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ کے نزدیک مرد کا بیوی کی میّت کو غسل دینا ناجائز تھا) جب تو حضرت ابنِ مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ) نے اِنکار فرمایا اور حضرت (سیِّدُنا علی) مرتضیٰ (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم) نے اسے تسلیم فرما کر اپنی خصوصیت سے جواب دیا۔ (فتاویٰ رَضَوِیّه (مُخَرَّجه)، ج۹، ص۹۴-۹۲، ملتقطاً)

سیّدہ زہراء کا جنازہ

حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے منقول ہے کہ حضرتِ فاطمۃ الزَّہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی نمازِ جنازہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے پڑھائی۔ (کَنۡزُ الۡعُمَّال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص۳۰۳، حدیث۴۲۸۵۶)

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے منقول ہے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ رسول اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ (کَنۡزُ الۡعُمَّال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص۲۹۹، الحدیث ۴۲۸۱۶)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح شَرْح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الفضائل، باب مناقب اھل بیت النبی، ج۸، ص۴۵۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض اسلامی بہنیں سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی کہانی اوراس طرح کے دیگر من گھڑت قصے پڑھتی اور گھروں میں پڑھاتی ہیں۔ آیئے! اس بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں کہ یہ پڑھنا کیسا ہے؟ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **499** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **''نماز کے اَحکام''** صفحہ **485** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیِّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی کہانی وغیرہ، سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ''وَصِیّت نامہ'' لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی **''شیخ احمد''** کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں اس کا بھی اعتبار نہ کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''یٰسین شریف پڑھو'' کے بارہ حروف کی نسبت سے سورۂ یٰسین شریف کے 12 فضائل

اگر ایصالِ ثواب کے لئے پڑھنا ہے تو کلمہ شریف پڑھئے، دُرودِ پاک پڑھئے، سورۂ یٰسین پڑھئے، سورۂ مُلْک پڑھئے، قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا عظیم خزانہ حاصل ہوگا۔ آیئے! سورۂ یٰسین شریف کے فضائل مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچِہ

قراٰن کا دل

(1)......حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **سورۂ یٰسین قراٰن کا دل ہے جو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔** (مُسْنَدِ اَحْمَد، مسند البصریین، معقل بن یسار، ج ۸، ص ۲۳۶، الحدیث ۲۰۸۳۶، ملتقطاً)

10 قراٰن کا ثواب

(2)......حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے اور جو ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن**

پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔(سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب فضائل القران،باب ما جاء فی فضل سورۃ یٰس، ص ٦٧١، الحدیث٢٨٨٧)

دُنیا وآخرت کی بھلائی

(3)......حضرتِ سیِّدُ نا حسان بن عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سرکارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تَورات میں سورۂ یٰسین کا نام مُعِمَّۃ ہے، کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کو دنیا وآخرت کی ہر بھلائی عطا کرتی ہے، اس سے دنیا وآخرت کی بلائیں دُور کرتی ہے اورآخرت کی ہولنا کیوں سے نجات بخشتی ہے۔اوراس کا نام دَافِعَۃ اور قَاضِیَۃ بھی ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے سے ہر برائی کو دُور کردیتی ہے اوراس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے،جس شخص نے اس کی تلاوت کی یہ اس کے لئے 20 حج کے برابر ہے اورجس نے اس کو سنا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک ہزار دینار خرچ کرنے کے برابر ہے اورجس نے اس کو لکھا پھر اسے پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار نُور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل ہوں گی اور اس سے ہر دھوکا اور بیماری نکال دیتی ہے۔(کنزالعمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، سورۃ یٰس، ج ١، الجزء الاول، ص ٢٩٤، حدیث ٢٦٨٣)

شہید کی موت

(4)......حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اَکرم،

رسولِ مُحتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ ہر رات سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا رہا پھر مر گیا تو وہ شہید مرے گا۔
(المعجم الاوسط، بقية ذكر من اسمه محمد، ج۵، ص۱۸۸، حديث۷۰۱۸)

تمام حاجات پوری ہوں

(5)......حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح تابعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن کی ابتدا میں سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا، اس کی تمام حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (سنن الدارمي، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة طه ويس، ص۱۰۳۵، حديث۳۴۱۹)

پہلے گناہ معاف

(6)......حضرتِ سیِّدُنا معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بیشک حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس سورۂ یٰس کی تلاوت کرے گا، اس کے پہلے کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، تو تم اس کی تلاوت اپنے مرنے والوں کے پاس کرو۔ (شُعَبُ الايمان، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والاٰيات، ج۲، ص۴۷۹، الحديث۲۴۵۸)

نزع میں آسانی

(7)...... حضرتِ سَیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین تلاوت کی جاتی ہے۔ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس پر (اس کی رُوح قبض کرنے میں) نرمی فرماتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲٤۰، حدیث ٤۲۱۷۹)

مغفرت کا اِنعام

(8)...... حضرتِ سَیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت ہوجائے گی اور جس نے بھوک کی حالت میں پڑھی وہ شکم سیر ہوجائے گا اور جس نے راستہ بھول جانے کی حالت میں پڑھی وہ رہنمائی پالے گا اور جس نے کسی چیز کے گم ہونے پر اس کی تلاوت کی تو اسے گمشدہ چیز مل جائے گی اور جس نے کھانے پر اس کے کم ہونے کے خوف سے تلاوت کی تو وہ اسے کفایت کرے گا اور جس نے کسی مرنے والے کے پاس اس کی تلاوت کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر نرمی فرمائے گا جس نے کسی عورت کے پاس اس کے بچے کی ولادت کی دشواری پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اس پر آسانی ہوگی اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآنِ پاک

کی تلاوت کی اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔(شُعَبُ الایمان، باب فی تعظیم القراٰن، فصل فی فضائل السور والایات، ج ۲، ص ۴۸۱، الحدیث ۲۴۶۷)

دل نرم ہو گا!

(9)......حضرتِ سیِّدُ نا ابو جعفر محمد بن علی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دل میں سختی پائے تو وہ ایک پیالے میں زعفران سے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْم لکھے، پھر اُسے پی جائے۔(اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا دل نرم ہو گا)۔(اَلْمَرْجِعُ السَّابِق، ص ۴۸۲، الحدیث ۲۴۶۸)

ہر حرف کے بدلے مغفِرت

(10)......امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطَّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ہر جمعہ کو اپنے والدین، دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کی اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بخشش ومغفرت فرما دے گا۔(کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء السادس عشر، ص ۱۹۵، حدیث ۴۵۴۷۸)

(قبر کی زیارت کا حکم مردوں کے لئے ہے اسلامی بہنوں کو قبرستان جانا منع ہے گھر

پڑھی تلاوت فرما کر اسکا ثواب والدین کو اِیصال کردیں۔)

عظیم سعادت

(11)......حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قرآنِ حکیم میں ایک سورت ہے جسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عظیم کہا جاتا ہے، اس کے پڑھنے والے کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں شریف کہا جاتا ہے، قیامت کے روز، ربیعہ اور مضر قبائل سے بھی زائد افراد کے حق میں اس کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی، وہ سورۂ یٰسین ہے۔'' (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف القاف، المحلی بأل من ھذا الحرف، ج٥، ص٣٣٨، حدیث١٥٥٢٠)

برکاتِ یٰسین

(12)......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مُشتمِل کتاب ''جنّتی زیور'' صفحہ 595 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ سورۂ یٰسین پڑھو اس میں بیس برکتیں ہیں: ﴿1﴾...... بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے۔ ﴿2﴾...... پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ ﴿3﴾...... ننگا پڑھے تو لباس ملے۔ ﴿4﴾...... مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔

﴿5﴾...... عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ ﴿6﴾...... بیمار پڑھے تو شفا پائے۔ ﴿7﴾...... قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے۔ ﴿8﴾...... مسافر پڑھے تو سفر میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مدد ہو۔ ﴿9﴾...... غمگین پڑھے تو اس کا رنج و غم دُور ہو جائے۔ ﴿10﴾...... جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ مل جائے۔ سورۂ یٰسین کی ایک آیت سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ (پ۲۳، یٰسٓ:۵۸) کو ایک ہزار چار سو اُنہتر (1469) بار پڑھو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہوگی، **خواجہ دیربی** لکھتے ہیں: یہ مجرّب ہے۔ اور سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ (پ۲۳، یٰسٓ:۵۸) کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادثات اور چور وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ جو شخص صبح کو سورۂ یٰسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ (جنّتی زیور، ص ۵۹٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مُلْک" کے تین حرف کی نسبت سے سورۂ ملک کے 3 فضائل

(1)...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "جب

بندہ قبر میں جائے گا تو (عذاب) اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ کھڑے ہو کر سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر (عذاب) اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ **سورۂ مُلک** پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ **سورۂ مُلک** پڑھا کرتا تھا۔'' پس یہ سورت روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے بچاتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورۂ مُلک ہے۔ (**اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيْحَيْن لِلْحَاكِم، كتاب التفسير، تفسير سورة الملك ج٣، ص٣٢٢، حديث٣٨٩٢**)

بیداری تک حفاظت

(2)......حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں قرآن میں ایک سورت پاتا ہوں اس کی **30** آیات ہیں جو شخص سوتے وقت اس (سورت) کی تلاوت کرے، اس کے لئے **30** نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے **30** گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے **30** دَرَجات بلند کئے جائیں گے، **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ اپنے فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ اس کی طرف بھیجے گا

جواس پر اپنے پر بچھا دے گا اور جاگنے تک ہر چیز سے اس کی **حفاظت** کرے گا اور یہ **مُجَادَلَہ** (یعنی جھگڑا) کرنے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قبر میں **جھگڑا** کرے گی اور یہ "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة مع النون، ج۳، ص ۲۳۰، حدیث ۸۴۷۹)

نجات دلانے والی

(3)......حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیث **تحفے** کے طور پر نہ دوں جس کے ساتھ تو خوش ہو جائے، اس نے عرض کی بیشک! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ سورت پڑھو: "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" اور یہ سورت اپنے اہل وعیال، اپنے تمام بچوں، اپنے گھر کے بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو سکھاؤ (اس کی انہیں تعلیم دو) کیونکہ یہ **نجات** دلانے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے قاری کے لئے اپنے ربّ کے پاس **جھگڑنے** والی ہے اور یہ اسے تلاش کرے گی تاکہ اسے جہنم کے عذاب سے نجات دلائے اور اسکے سبب اس کا قاری عذابِ قبر سے بھی **نجات** پا جائے گا۔

(الدر المنثور، پ۲۹، سورة الملك، ج۸، ص ۲۳۱)

معمولِ رسول

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اس وقت تک آرام نہ فرماتے جب تک الٓمّٓ تنزیل، اور تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ تلاوت نہ فرمالیتے۔

(الادب المفرد، باب ما یقول اذا أوی الی فراشه، ص٣٥٣، حدیث١٢٠٧)

آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر رات سورۂ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے اسلامی بہنوں کو عطا کردہ **63** مدَنی انعامات میں سے مدَنی انعام نمبر **3** میں ہے کہ''کیا آج آپ نے نمازِ پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۂ اخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورۂ ملک پڑھ یا سن لی؟ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی ہماری توجُّہ اسی طرف کروا رہے ہیں۔ یہ مدَنی انعامات نیک بننے کا نسخہ ہیں اگر ہم روزانہ فکرِ مدینہ کرنے میں کامیاب ہوگئیں تو ہمارے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب کا بھی خزانہ ہاتھ آئے گا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور وفکر کرنا **60** سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ **(اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر لِلسُّیُوْطِی مع فیض القدیر، حرف الفاء، ج٤، ص ٥٨٢، الحدیث٥٨٩٧)**

(1)......اسلامی بہنیں حیض ونفاس کے ایام میں قراٰنِ پاک کی تلاوت نہ کریں۔

دُعائے عطّار

مدنی انعامات کی عاملات کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دُعا بھی ہے۔فرماتے ہیں: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے مدنی انعامات پر عمل کر کے روزانہ اس رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر ماہ اپنی ذیلی مشاورت ذمہ دارہ کو جمع کروائے تو اس کے عمل میں اِستِقامت عطا فرما کر اس کو اپنی مقبول بندی بنالے۔"

تو ولی اپنا بنا لے اس کو ربِّ لَم یَزَل
مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"وَاحِد" کے چار حروف کی نسبت سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل

(1)......خوش نصیب کون؟

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے **خوش نصیب** لوگ کون ہوں گے؟ فرمایا: اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے

مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا **خوش نصیب** وہ ہوگا جو صِدقِ دل سے "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ" کہے گا۔(صَحِیحُ البُخارِی،کتاب العلم،باب الحرص علی الحدیث، ص ۱۰۰، حدیث ۹۹)

(2)......افضل ذکر ودُعا

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ،صاحبِ معطّر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوفرماتے ہوئے سنا:سب سے **افضل** ذکر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہےاورسب سے **افضل** دُعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ہے۔

(سُنَن اِبْنِ ماجة،کتاب الادب،باب فضل الحامدین، ص۶۰۹،حدیث ۳۸۰۰)

(3)......آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ھیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر،سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جس بندے نے اخلاص کے ساتھ " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی،احادیث شتی،باب دعاء ام سلمه،ص ۸۲۰،الحدیث ۳۵۹۰)

(4)......تجدیدِ ایمان

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ فرمایا: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کثرت سے پڑھو۔

(مُسْنَدِ اَحْمد، مسند ابی هريرة، ج٤، ص٣٩٤، الحديث ٨٩٤٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذہنی مریض تندرُست ہو گیا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ فضائل و برکات پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بنا ہو گا کہ ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کرنی چاہیے، ذکر و درود میں اپنے اَوقات گزارنے چاہئیں مگر جیسے کتاب پڑھ کر فارِغ ہوں گے تو ہماری کیفیت دوبارہ تبدیل ہونا شروع ہو جائے گی اور شیطان ہم پر اس قدر وار کرے گا کہ شاید ہم میں سے بعض تو آج بھی ان پر عمل کرنے سے محروم رہیں۔ نیکیوں پر اِستِقامت پانے کے لئے نیکیوں بھرا ماحول بہُت ضروری ہے اور یہ نعمت ہمیں دعوتِ اسلامی کی صورت میں مُیَسَّر ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! ان بَرَکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں

بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی بے شمار بَرَکات کے ساتھ ساتھ آپ کے مسائل بھی حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے غیبی امدادیں ہوں گی، چُنانچِہ کہروڑ پکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی گھریلو ناچاقیوں، تنگ دستیوں وغیرہ پریشانیوں کے سبب مسلسل ٹینشن (یعنی ذہنی دباؤ) میں مبتلا رہنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ذہنی مریض بن گئے تھے اور اُول فُول بکتے رہتے تھے، یہاں تک کہ مَعَاذَ اللّٰہ اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے اور خُودکشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا ترس آتا مگر میں ایک بے بس عورت کیا کرسکتی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی، وہاں میں نے بھائی جان کی صحّت یابی کے لئے گڑگڑا کر دُعا مانگنی شروع کردی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میرے بھائی کو اللّٰہُ شافی عَزَّوَجَلَّ نے شِفا عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اب وہ امّی اور ابّو کی عزّت اور ان کا اِحترام کرنے کے باعث ان کی آنکھوں کے تارے بن چکے ہیں۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص ۱۹۵)

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غوث ورضا مدَنی ماحول

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مدَنی ماحول

بُری صحبتوں سے کَنارہ کشی کر　　کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول

سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ　　تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

(وسائل بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ٦٠٤)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کے وصالِ باکمال کے بارے میں پڑھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اسلام پر زندہ رکھے ایمان پر موت عطا فرمائے۔ بہت سارے دنیا میں کفر پر زندہ رہیں گے کفر پر مریں گے۔ بہت سے لوگ اسلام پر زندہ رہیں گے اسلام پر مریں گے۔ بہت کفر پر زندہ رہیں گے مگر مرنے سے پہلے اسلام قبول کر کے جائیں گے۔ جی ہاں! **دعوتِ اسلامی** کا ایک مدَنی قافلہ کینیا گیا اور وہاں ایک غیر مسلم جو کہ ہاسپٹل (Hospital) میں تھا اسلامی بھائیوں نے جا کر اِنفرادی کوشش کی اس نے اسلام قبول کرلیا اور اسلام قبول کرنے کے تقریباً 45 منٹ بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ ساری زندگی کفر پر رہا مگر موت سے قبل اسلام قبول کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔ اور بہت سارے بدنصیب ایسے بھی ہوں گے جو اسلام پر زندہ رہیں گے کفر پر مریں گے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کے صدقے ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کیا کرتے تھے کہ جس کا خاتمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ہوگا وہ داخلِ جنّت ہوگا پھر روتے ہوئے کہتے تھے: میرے لئے کون ضمانت دیتا ہے کہ میرا خاتمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ہوگا؟ (تَنبِیۃ

اَلْمُغْتَرِّیْن، الباب الثالث فی جملة اخری من الاخلاق، شدّةُ خوفهم من سوءِ الخاتمة، ص١٣٦) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص٧٨)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے ہفتہ وار اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کی ذمہ دارہ کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لئے **''مدنی انعامات''** پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو، جن کی عُمر 22 سال یا اس سے زیادہ ہے، **''مدنی قافلوں''** میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مدنی پھول

﴿1﴾...... فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔“ (حِلْیَةُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

﴿2﴾...... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

﴿3﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کے نامِ مبارک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰہِیَّہ کی کثرتِ درس وتدریس کے باعِث آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کا نام اِدریس ہوا۔

(تفسیرِ کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیرُ الْحَسَنات ج ۴ ص ۴۸)

﴿4﴾...... حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰی صِرْتُ قُطْباً یعنی میں نے عِلْم کا درس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہو گیا۔

(قصیدۂ غوثیہ)

﴿5﴾...... فیضانِ سُنَّت سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی کام ہے۔

گھر، مسجِد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ درس کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے **مدنی پھول** لُٹایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

﴿6﴾...... **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو درس** دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ''گھر درس'' ضَرور ہو)

﴿7﴾...... پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیعہ **فیضانِ سُنّت** کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D. بھی گھر والوں کو سنایئے)

﴿8﴾...... ذِمّے دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ **چوک درس** کا اہتمام کریں۔ مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اِہتمام کیجئے۔ (مگر حُقوقِ عامّہ تلف نہ ہوں مَثَلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

﴿9﴾...... دَرس کیلئے وہ نَماز مُنتَخَب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی

بھائی شریک ہو سکیں۔

﴿10﴾......درس والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیے۔

﴿11﴾......محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

﴿12﴾......ذَیلی مشاورت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجِد میں دو خیر خواہ مقرّر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

﴿13﴾......پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر دَرس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نَمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿14﴾......آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الامکان اتنی آواز سے درس دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

﴿15﴾......درس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿16﴾......جو کچھ دَرس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تا کہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

﴿17﴾...... **فیضانِ سنّت** کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **تَلَفُّظ** کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿18﴾...... **حمد و صلوٰۃ**، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیَتِ دُرُود اور اِختِتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿19﴾...... **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** سے شائع ہونے والے **مدنی رسائل** سے بھی درس دے سکتے ہیں۔[1]



﴿20﴾...... دَرس مع اِختِتامی دُعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمَّل کرلیجئے۔

﴿21﴾...... ہر مبلّغ کو چاہئے کہ وہ **دَرس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اختِتامی دُعا** زبانی یاد کرلے۔

﴿22﴾...... دَرس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں۔

تکبُّر سے بچنے کی فضیلت

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تکبر، خیانت اور دَین (یعنی قرض وغیرہ) سے بری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(سنن الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث: ۱۵۷۸، ج۳، ص۲۰۸)

(1)...... امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ**

تفصیلی فہرست

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعظَّم ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا: اے اہلِ مجمع! اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ حضرتِ فاطمہ بنتِ محمد مصطفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پل صراط سے گزریں۔

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

ماٰخذ ومراجع

نام کتاب	مؤلف /مصنِّف	مطبوعات
قرانِ مجید	کلام باری تعالٰی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تَفْسِیرِ رُوْحُ الْبَیَان	امام اسماعیل حقی بروسوی متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
تَفْسِیرِ خَازِن	امام علامہ علی بن محمد خازن متوفّٰی ۷۴۱ھ	المکتبۃ الشاملۃ
اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر	امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی متوفّٰی ۵۱۶ھ	پشاور ۱۴۳۶ھ
تفسیرِ نعیمی	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ مرکز الاولیا لاہور
تفسیرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیرِ نورُ الْعِرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
صَحِیْحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
صَحِیْح مُسْلِم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
سُنَنُ التِّرْمِذِی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
سُنَن اِبْنِ ماجة	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
سُنَنِ اَبِیْ دَاوٗد	امام ابو داود سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
صَحِیْحُ اِبْنِ حِبَّان	امام حافظ محمد بن حبان متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
اَلْمُصَنَّف لِاِبْنِ اَبِیْ شَیْبَة	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبہ عبسی متوفّٰی ۲۳۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
سُنَنُ الدَّارِمِی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	المکتبۃ الشاملۃ
مُسْنَد اَحْمَد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم	امام محمد بن عبد اللہ حاکم متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۷ھ

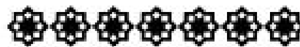
فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
كَنْزُ الْعُمَّال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
مَكَارِمُ الْاَخْلَاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
جَامِعُ الْاَحَادِيْث	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	المکتبۃ الشاملۃ
كَشْفُ الْخِفَاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
اَلْمُعْجَمُ الْكَبِيْر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ
اَلتَّرْغِيْب وَالتَّرْهِيْب	امام زکی الدین منذری متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
شُعَبُ الْاِيْمَان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
شَرْحُ السُّنَّة	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْن	حافظ محمد بن فتوح الحمیدی متوفّٰی ۴۸۸ھ	المکتبۃ الشاملۃ
اَلْاَدَبُ الْمُفْرَد	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۰ھ
مُسْنَدِ اَبِيْ يَعْلٰى	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح	علامہ ولی الدین تبریزی متوفّٰی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
جَمْعُ الْجَوَامِع	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
دَلَائِلُ النُّبُوَّة	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
اَلْكَامِلُ فِيْ ضُعَفَاءِ الرِّجَال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اَلْجَامِعُ الصَّغِيْر	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
تَيْسِيْر شَرْح جامع صَغِيْر	حافظ زین الدین عبدالرؤف مناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام شافعی الریاض ۱۴۰۸ھ
فَيْضُ الْقَدِيْر	حافظ زین الدین عبدالرؤف مناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
نُزهۃ القاری شرح صحیح البخاری	فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ

شرح المسلم للنووی	امام حافظ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی ۶۸۶ھ	باب المدینہ کراچی
مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح بِشَرْحِ مِشْکَاۃِ الْمَصَابِیْح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
مراۃ المناجیح	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
اُسْدُ الْغَابَۃ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ	علی بن محمد ابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ مصر
المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح	شرف الدین عبد المؤمن دمیاطی متوفی ۷۰۵ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۲ھ
اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع	امام محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی شافعی متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۳۹۵ھ
جَذْبُ الْقُلُوْب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۱۹ھ
اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	دار الحدیث القاہرۃ ۱۴۲۳ھ
مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	کوئٹہ
انساب الاشراف	حافظ احمد بن یحییٰ بلاذری متوفی ۲۷۹ھ	دار المعارف مصر
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مَدَارِجُ النُّبُوَّت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۹ھ
اَلْوَفَا بِاَحْوَالِ الْمُصْطَفٰے	امام عبد الرحمٰن بن علی جوزی متوفی ۵۹۷ھ	حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور
جامعُ الْمُعْجِزات	شیخ محمد واعظ اصفہانی	مصر
بَرِیْقَۃ مَحْمُوْدِیَّہ	ابو سعید محمد بن مصطفٰے الحنفی الخادمی متوفی ۱۱۷۶ھ	المکتبۃ الشاملۃ
سُبُلُ الْھُدٰی وَالرَّشَاد	محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ	المکتبۃ الشاملۃ
مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار البشائر الاسلامیۃ بیروت
اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی	امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
تمہید الفرش	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	مکتبۃ مشکاۃ الاسلامیۃ

الزہد وقصر الامل	شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی	دار الغزالی دمشق ۱۴۱۷ھ
قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن	امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفّٰی ۳۷۵ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
اَلرَّوْضُ الْفَائِق	مبلغ اسلام شیخ شعیب حریفیش متوفّٰی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
قُوْتُ الْقُلُوْب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی متوفّٰی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء علوم الدین	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
لباب الاحیاء	امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار البیروتی دمشق ۱۴۲۴ھ
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
خطباتِ مُحَرَّم	مفتی جلال الدین احمد امجدی متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
اَوراقِ غم	سید محمد احمد قادری متوفّٰی ۱۳۸۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۹ھ
بَهْجَةُ الْاَسْرَار	ابو الحسن نور الدین علی شطنوفی متوفّٰی ۷۱۳ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۹ھ
تَذْكِرَةُ الْاَوْلِيَاء	فرید الدین عطار متوفّٰی ۶۱۶/۶۰۶ھ	کتب خانہ حاجی نیاز احمد مدینۃ الاولیاء ملتان
مَشْعَلَةُ الْاِرْشَادِ فِیْ حُقُوْقِ الْاَوْلَاد	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة	علامہ ابو بکر بن علی حداد متوفّٰی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
دُرِّ مُخْتَار	علامہ علاء الدین حصکفی متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
رَدُّ الْمُحْتَار	محمد امین ابن عابدین شامی متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
تَبْيِيْنُ الْحَقَائِق	امام فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی متوفّٰی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اَلْفَتَاوٰی الْهِنْدِيَّة	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۶ھ
احکامِ شریعت	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	احمد رضا بریلوی کتب خانہ کراچی ۱۴۳۰ھ
بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
مَثْنَوِی مولانا رُوم	مولانا جلال الدین رومی متوفّٰی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۳۰ھ
اَحْسَنُ الْوِعَاء	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان متوفّٰی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

گُلستانِ سَعْدِی	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی متوفّٰی ۶۹۱ھ	مکتبہ دانیال مرکز الاولیاء لاہور
جَآءَ الْحَق	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	قادری پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
سفینۂ نوح	مفتی محمد شفیع اوکاڑوی متوفّٰی ۱۴۰۴ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
مَسَائِلُ الْقُرْاٰن	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ
فضائلِ دُعا	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
عاشق اکبر	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
مدینے کی مچھلی	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
پُر اَسرار بھکاری	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
خاموش شہزادہ	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
بیانات عطاریہ	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
152 رحمت بھری حکایات	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجمِ کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
ضیائے صدقات	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
تربیت اولاد	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
سیرت رسول عربی	نور بخش توکلی حنفی نقشبندی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
سیرت سیِّدُنا ابو درداء	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ امیرِ اہلسنّت)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
قبر کا امتحان	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
بہشت کی کنجیاں	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
تعارف امیر اہلسنّت	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ امیرِ اہلسنّت)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
نیک بننے اور بنانے کے طریقے	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
اسلامی بہنوں کی نماز	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

امہات المؤمنین	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٨ھ
کراماتِ صحابہ	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی متوفّٰی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
جنّتی زیور	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی متوفّٰی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
خوفِ خدا	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٦ھ
فیضانِ سنّت جلد اوّل	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٨ھ
غیبت کی تباہ کاریاں	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
نیکی کی دعوت	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
نماز کے احکام	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
مدنی پنج سُورہ	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
رسائلِ عطّاریہ	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٨ھ
منّے کی لاش	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٨ھ
تکبُّر	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
سینگوں والی دلہن	المدینۃ العلمیۃ (شعبہ امیرِ اہلسنّت)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ١٣٤٠ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور
ذوقِ نعت	شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان متوفّٰی ١٣٢٦ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ١٤٢٨ھ
سامانِ بخشش	مفتیٔ اعظم ہند نوری متوفّٰی ١٤٠٢ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
دِیْوَانِ سَالِک	حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان متوفّٰی ١٣٩١ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
وَسَائلِ بَخْشِش	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
کافی کی نعت	علامہ کفایت علی کافی شہید متوفّٰی ١٢٧٤ھ	مرکز الاولیاء لاہور ١٤١٦ھ



مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 239 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی 15 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِي أَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03......فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَه) (کل صفحات:60)

09......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

10......شریعت وطریقت (مَقَالِ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْع وعُلَمَا) (کل صفحات:57)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

13......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

14...... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)

15......کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)

16......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَه (کل صفحات:46) 17......حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)

عربی کُتُب:

18 تا22......جَدُّ الْمُمْتَارعلی رَدِّالْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

23......اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)

24......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِم (کل صفحات:74)

25......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَہ (کل صفحات:62)

26......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)

27......اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّہ (کل صفحات:93)

28......اَلْفَضْلُ الْمَوْہَبِی (کل صفحات:46)

29......تَمْہِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)

30......اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَار (جلد ٦، ٧)

﴿شعبہ تراجمِ کُتُب﴾

01......مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاہِرفِی حُکْمِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاہِر) (کل صفحات 112)

02......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْہِیْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)

03......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُالْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)

04......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّہ) (کل صفحات:54)

05......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِی ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)

06......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلددوم) (اَلزَّوَاجِرعَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:1012)

07......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (اَلزَّوَاجِرعَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:853)

08......امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وصیتیں (وَصَایَااِمَام اَعْظَم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) (کل صفحات:46)

09......اصلاحِ اعمال (جلداول) (اَلْحَدِیْقَۃُالنَّدِیَّہ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّہ) (کل صفحات:866)

10......اللّٰہ والوں کی باتیں (حِلْیَۃُالْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) جلداول (کل صفحات:896)

11......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر) (کل صفحات:98)

12......عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَہ فِی طَلَبِ الْحَدِیْث) (کل صفحات:105)

13......فیضانِ مزاراتِ اولیا (کَشْفُ النُّوْرعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)

14......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی (اَلزُّھْدُ وَقَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

15......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

16......اِحْیَاءُ الْعُلُوْم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)

17......حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)

18......اِحْیَاءُ الْعُلُوْم مترجم (جلد اول) (کل صفحات:1124)

19......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

20......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

21......اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَہ) (کل صفحات:122)

22......شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)

23......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)

24......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

25......آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)

26......شاہراہِ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

27......152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات:324)

28......بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64) 29......اَلدَّعْوَۃُ اِلَی الْفِکْر (کل صفحات:148)

30......قوت القلوب (مترجم، جلد اوّل) (کل صفحات:826)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......حلیۃ الاولیا (جلد دوم)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

01......مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

02......الاربعین النوویہ فی الأحادیث النبویہ (کل صفحات:155)

03......اتقان الفراسہ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات:325)

04......اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

﴿شعبہ تخریج﴾

03......بہارِ شریعت (جلد دوم، حصہ 7تا13) (کل صفحات:1304)

04......بہارِ شریعت جلد سوم (کل صفحات 1332)

05......جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات 470)

06......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ (کل صفحات:59)

07......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108) 08...... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)

09......بہارِ شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات 312) 10......تحقیقات (کل صفحات:142)

11...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56) 12......جنتی زیور (کل صفحات:679)

13......علم القرآن (کل صفحات:244) 14......سوانح کربلا (کل صفحات:192)

15......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) 16......کتاب العقائد (کل صفحات:64)

17......منتخب حدیثیں (کل صفحات:246) 18......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)

19......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)

20تا26......فتاویٰ اہل سنت (سات حصے) 27......فتاویٰ اہلِ سنت جلد اوّل

28......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249) 29......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)

30......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346) 31......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)

32......سیرت مصطفیٰ (کل صفحات:875) 33......19 دُرود و سلام (کل صفحات:16)

34......فیضانِ نماز (کل صفحات:49) 35......آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)

36......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (کل صفحات:132)

02......حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (کل صفحات:89)

03......حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (کل صفحات:56)

04......حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (کل صفحات:60)

05......حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (کل صفحات:72)

06......فیضانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (کل صفحات:722)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

﴿ شعبہ فیضانِ صحابیات ﴾

شانِ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (کل صفحات:471)

عنقریب آنے والی کُتُب

شانِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿ شعبہ اِصلاحی کُتُب ﴾

01......غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حالات (کل صفحات:106) 02......تکبر (کل صفحات:97)

03......40 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)

04......بدگمانی (کل صفحات:57) 05......قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32) 07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)

08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164) 09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

10......ریاکاری (کل صفحات:170) 11......قوم جِنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)

12......عشر کے احکام (کل صفحات:48) 13......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)

14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150) 15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187) 17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)

18......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32) 19......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

20......مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96) 21......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)

22......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215) 23......نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)

24......خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160) 25......تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)

﴿شعبہ امیرِ اہلسنّت﴾

16......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)

17......اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)

18......میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات:32) 19......چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32)

20......تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات:86)

21...... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)

22......خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32) 23......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)

24......بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

25......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

26......کرسچین کا قبول اسلام (کل صفحات:32) 27......صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)

28......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)

29......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:32)

30......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32) 31......فیضان امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)

32...... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)

33......ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32) 34......قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)

35...... تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (2) (کل صفحات:48) 36......گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)

37......مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33) 38......ناکام عاشق (کل صفحات:32)

39......چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32) 40......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)

41......تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط1 (کل صفحات:49) 42......تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط4 (کل صفحات:49)

43......غافل درزی (کل صفحات:36) 44......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)

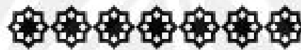
45......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32) 46......کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)

47......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32) 48......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)

49......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24) 50......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)

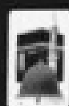
51......نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32) 52......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والی کُتُب



دکھاوے کیلئے زیورات پہننا کیسا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' صفحہ 270 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: عورت کو بطورِ فخر وتکبُّر دِکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا باعِثِ عذاب ہے۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، دافِعِ رنج والم، صاحبِ جود وکرم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے جو عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔ (سنن ابی داود، ج٤، ص١٢٦، حدیث٤٢٣٧)



حدائقِ بخشش



اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدّدِ
دین و ملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن





فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب

بہارِ شریعت

تخریج شدہ

جلد سوم (3)
حصہ 14 تا 20

صدر الشریعہ بدر الطریقہ
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی



مجلس المدینۃ العلمیۃ
شعبہ تخریج

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286



رسالہ نمبر: 118

شیطان کے بعض ہتھیار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

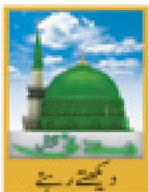
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی اِنعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافِلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net